

۱۴۱

بخش قسم
۱۱۲۵

۵۲۰۴۸

نقحات الاس

مُصَنَّف

کتابخانه
بخش قسم
۱۱۲۵

مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره

باضافه


فہرست اسمائے صوفیائے کرام بہ ترتیب حروف تہجی

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

مطبوعہ نو لکچور پریس لکھنؤ

جائیداد بیک روزیہ آدم پورہ
آدم معلوم و قدر آدم معلوم

۵۱۹
خود شتر نہ

کتابخانه مجلس شورای اسلامی		 شماره ثبت کتاب ۵۲۰۴۸
کتاب	نقحات الاس	
مؤلف		
موضوع		

کتابخانه مجلس شورای اسلامی	۲
۴۸۹	



۸۴۱

کتابخانه
مجلس شورای اسلامی
۱۳۲۵

۵۲۰۴۸

نقحات الانس

مُصَنَّف

کتابخانه
مجلس شورای اسلامی
۱۳۲۵

مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره

باضافه


فہرست اسمائے صوفیائے کرام بہ ترتیب حروف تہجی

بابت تمام کمپیری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

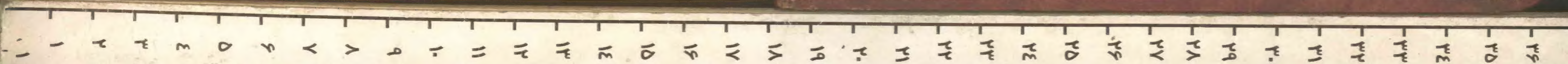
مطبوعہ نو کشور پریس لکھنؤ

جائیداد بیک روزیہ آدم بکھنڈ آدم معلوم و قدر آدم معلوم

۵۱۹
کتابخانه
۱۳۱۰

کتابخانه مجلس شورای اسلامی		 شماره ثبت کتاب ۵۲۰۴۸
کتاب	نقحات الانس	
مؤلف		
موضوع		

کتابخانه مجلس شورای اسلامی	۲
۴۸۹	



اطلاع۔ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کیلئے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہیں ان میں بعض کتب تو ایسی حالت انبیا و اولیا و دو فارسی وغیرہ لکھ کر تے ہیں تاکہ میں فن کی یہ کتاب ہر اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کا رخاںہ سے قدر و انون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کتب حالات انبیا و اولیا و ارو		ملک عرب کا سچا حال و سوانح عمری حضرت خلفاء و اربعہ رضی اللہ عنہم مرتبہ مولوی ظہیر احمد شاہ۔	۶ روپائی
روضۃ الاصفیا۔ ترجمہ قصص الانبیا و از مولوی محمد طاہر صاحب۔	۶ روپائی	سیر المدار۔ معروف بہ ظہیر الامرار جس میں بلاد عرب و عجم و ہندوستان کے سفرون کا بیان و مراتب قطبیت و ولایت کی تصریح و مدار کے معنی وغیرہ کا تذکرہ ہے مرتبہ مولانا شاہ ظہیر احمد صاحب مصنف البدر و ظہیر الاسلام۔	۵ روپائی
ایضاً۔ مطبوعہ مطبع شعلہ طور۔		عکین الولایت۔ حالات اولیا و اللہ خاندان جشتیہ مصنفہ عزیز اللہ شاہ صاحب المعروف بہ منشی ولایت علی۔	۶ روپائی
عجائب القصص۔ حالات انبیا و اولیا از آدم علیہ السلام تا خاتم الانبیا صلعم مرتبہ مولوی فخر الدین صاحب۔		تذکرہ علمائے حال۔ حالات مقدس علماء حال مولفہ مولوی محمد ادریس صاحب حقیقۃ الاولیا۔ از مفتی غلام سرور لاہوری	۶ روپائی
تاریخ حبیب اکہ۔ مدینہ منورہ مولفہ مفتی عنایت احمد صاحب۔		قصص الانبیا۔ کامل کتاب مستطاب دی جملہ حالات انبیا و سلف سے حضرت سید المرسلین صلعم تک حسین مخانب مطبع علمائے مطبع ہذا سے اس مرتبہ دیگر کتب تو ایسی مستندہ سے حالات اضافہ کر کے ہیں سابقہ کتب مطبوعہ مطبع ہذا دیگر مطابع مختصر ہیں اب یہ مکمل ہو گئی	۶ روپائی
ترجمہ فوائد سعیدیہ۔ حالات اولیا از مولانا ابوالحسن کاغذ و قسم (۱) کاغذ سفید گندہ۔	۱۲ روپ		
(۲) کاغذ سفید رسمی۔	۱۰ روپ		
مرآۃ الکوین۔ مصنف غلام نبی صاحب تفریح الاذکیا فی احوال الانبیا۔ جدید تاریخ مقبول عام از ابتداء آدم علیہ السلام تا ائمہ شہداء علیہم السلام بصحت احادیث آثار مولفہ ابوالحسن حسین کاگوری کامل در دو جلد۔	۱۲ روپ		
البدر۔ مشاہیر شہداء اے بدر کی پاک زندگی کا سچا فوٹو تاریخ عرب و جغرافیہ	۱۲ روپ		

فہرست مضامین نفحات الانس

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۷	القول فی انواع الکرامات و خلق العبادات	۱۴	القول فی التوحید و مراتبہ و اربابہ	۴	القول فی الولایۃ والولی
۲۸	القول فی اہمیت الصوفیۃ صوفیۃ	۱۷	القول فی اصناف ارباب الولایۃ		القول فی معرفۃ العارف والمعرف
۵۵۱-۳۱	حالات صوفیا و کرام	۶	القول فی الفرق بین المعجزۃ و الکرامۃ		والجہاں
۵۷۱-۵۷۱	حالات نصرا و العارفات	۱۸	والاستدراج		القول فی معرفۃ الصوفی و المتصوف الملکی
		۲۰	القول فی اثبات کرامۃ الاولیاء		والفقیر والفرق بینہم

اسمائی صوفیای کرام تہرتیب حروفی

۳۹۹	ابو البرکات نقی الدین سنائی	۲۳۲	ابراہیم المتوکل	۲۸	ابراہیم آجری صغیر
۱۸۰	ابوبکر بن ابی سعدان	۲۲۲	مجدوب	۲۸	کبیر
۲۳۱	الاسکات	۲۹۱	بن معصار الجعفری	۲۲	بن ادہم
۱۹۲	اشنائی	۲۰۸	مرغینانی	۲۷	اطردش
۱۸۲	تلمسانی		نارذیہ	۱۳۹	بن ثابت
۱۹۰	جو زقی	۲۱۲	بن یوسف زجاجی	۲۰۷	جلی
۱۷۹	الحجاز البغدادی	۲۸۳	ابن الصبار	۱۳۷	الخواص
۱۸۳	دقی	۲۸۵	ابن الفارض المحوی	۱۶۱	بن داؤد القصار الرقی
۱۹۳	دینوری	۲۷۱	ابن القائد	۲۰۷	دہستانی
۱۹۱	رازی	۵۳۲	ابن المطر الاندلسی	۱۲۷	رباطی
۲۱۹	رازی بکلی	۲۹۶	ابو احمد بدال جشتی	۲۰۶	الرقی
۱۷۲	زقاق صغیر	۱۱۰	ابو احمد القلاشی	۲۵	ستنبہ ہروی
	کبیر	۲۱۰	ابو الادیان	۲۲	بن سعد الجشتی
۱۳۶	سعدی	۲۹۶	ابو اسحاق شانی	۲۰۶	بن شیمان قزوینی
۱۸۲	سکاک	۲۸۲	بن طریف	۲۹	بن شماس قرندی
۱۸۸	سوسی	۲۳۹	گا زونی	۲۸	الضاد البغدادی
۱۷۲	شبل	۳۱۲	ابو اسماعیل نصر آبادی	۱۳۹	بن عیسی
۱۸۶	اشبلی	۳۷	ابو الاسود الراعی	۱۵۱	بن فائک

۱۶۰	ابو الحسن سیوطی	۵۳	ابو تراب بخشی	۲۲۵	ابو بکر شعری
۵۱۲	" شاذلی	۱۰۱	ابو ثابت رازی	۱۷۲	" الشقاق
۱۶۱	" بن شمره	۱۶۲	ابو جعفر احمد بن حمدان	۱۹۰	" شکر
۱۵۹	" الصانع الدینوری		" احمد بن حمید دیکهو احمد بن وصب	۱۸۲	" صفار
۱۶۰	" صبیحی	۱۶۵	" حداد	۱۷۹	" صیدلانی
	" علی بن حمید السعیدی	۲۳۲	" الحراز الاصلطری		" بن طاهر ابهری
	(دیکهو ابن الصبار)	۱۶۳	" الحفار	۱۸۶	" طرسوی
۲۱۲	" قوشچی	۱۶۹	" دامغانی	۱۸۲	" مستانی
۲۳۲	" کردویه	۱۶۵	" سامانی	۳۳۲	" بن عبد الله انساج
۲۹۲	" بن شنی	۵۷	" اسماک	۱۷۲	" عطا جعفری
۱۵۸	" بن محمد المزیّن	۱۶۳	" سوماتی	۱۸۱	" عطوفی
۳۶۳	" بنجار		" صیدلانی	۱۷۹	" بن عیسی مطوی
	" نساج (دیکهو خیر نساج)	۶۲	" فرغانی	۲۱۹	" فالیزبان
۸۰	" نوری	۸۵	" بن کرنی	۱۸۵	" فرا
۶۲	ابو الحسن باروسی	۱۶۷	" بنجدوم	۱۹۱	" قصری
۲۰۹	" بنان	۲۱۰	" محمد بن علی نسوی	۱۹۲	" قطبی
۲۵۷	" حداد	۱۶۶	" معاذ مصری	۱۲۸	" کسائی دینودی
۲۱۹	" الحصری	۵۲	" ابو حاتم عطار	۱۷۲	" کتانی
۲۳۸	" الحلبی	۲۲	" ابو الحارث اولاسی	۱۹۳	" کفشی
۱۶۹	" الدراج		" ابو حامد الاسود	۱۸۳	" مصری
۲۵۹	" سالیب بن ابراهیم	۱۶۱	" المعروف بالزنجی	۱۹۲	" مغازلی
۲۵۶	" سرکی	۲۶۰	" ابو حامد دستان	۱۹۱	" مفید
۱۷۰	" سلامی	۲۲۲	" ابو الحسن ارموی	۱۹۲	" موازینی
۲۲۰	" بن سمعون	۳۰۹	" بشری بخری	۱۷۰	" راسطی
۲۱۷	" سیردانی		" حواری (دیکهو احمد بن حواری)	۱۲۲	" الوراق الترنزی
۲۵۳	" صغیر	۲۷۵	" خرقانی	۱۹۲	" بهدانی
۲۵۵	" طرزی	۷۰	" سبتی	۱۷۸	" یزدان یار ارموی
۲۱۷	" قرانی	۲۲۱	" سوهان آذدن	۵۲	" ابو تراب بلی

۱۶۶	ابو العباس نهاوندی	۲۱۷	ابو سلیمان نبلی	۱۷۰	ابو الحسن مالکی
۹۳	ابو عبد الله انطاکی	۲۸۷	ابو سهل صدوقی	۲۶۰	" مردودی
۲۹۲	" بابونی	۷۸	ابو شیب المفتح	۱۶۹	" دراق
"	" باکو بابونی		ابو صالح (دیکهو حمدون قصار)	۱۷۰	" الماشی
۱۱۳	" البسری	۱۳۲	ابو صالح المزیّن	۲۵۵	" بهدانی
	" بلانی (دیکهو احمد بن بلانی)	۲۳۱	ابو انصاح	۲۹۰	" بن هند الفارسی
۲۳۷	" تردغیزی	۸۹	ابو طالب اجمعی	۶۰	ابو حفص حداد
۱۱۲	" الجبار	۲۳۲	" خردج بن علی	۷۳	ابو حمزه بغدادی
۱۲۳	" چوپاره بهمانی	۱۲۲	" المالکی	۷۲	" خراسانی
۱۱۶	" انصری	۳۲۹	ابو طاهر کرد	۲۰۰	ابو الخیر التتائی الاقطع
۱۲۲	" حفری	۱۳۳	ابو العباس اردیزی	۲۰۵	" حبشی
۱۱۳	" خاقانی صوفی	۱۳۵	" باوردی	۲۰۶	" حصی
۲۲۲	" بن خفیف شیرازی	۱۳۵	" البردوی	۲۰۶	" عثمانی
۲۷۶	" دستانی	۱۳۹	" حمزه	۲۲۲	" مالکی
۲۲۹	" دونی	۵۲۶	" دمنوری	۳۲۲	ابو ذر بوزجانی
۲۵۲	" دینوری	۱۳۲	" دینوری	۱۲۷	" ترندی
۱۶۶	ابو عبد الله رقی	۱۲۸	" سرنج	۲۷۷	ابو الریح الکفیف الملاحی
۲۲۸	" رودباری	۱۳۶	" سرمدی	۲۹۲	ابو زرعه اردبیلی
۱۲۲	" سالمی	۱۳۵	" سیاری	۲۹۳	" رازی
۱۵	" سجری	۲۸۹	" شقاقی	۲۰۶	ابو زید مرغزی
۳۰۳	" صومی	۱۳۲	" شیرازی	۲۷۱	ابو اسود بن شبل
۳۰۸	" طاقی	۱۳۱	" بن عطا	۲۷۷	ابو سعید بن ابی الخیر
۳۲۱	" عبادانی	۲۷۶	" بن عریف الصنهاجی	۲۱۱	" الاعرابی
۱۱۱	" تطلانی	۲۶۵	" قصاب	۷۵	" خراز
۲۲۹	" بن مانک	۵۱۹	" المرسی	۳۱۲	" معلم
۲۸۲	" محمد بن ابراهیم القرشی	۹۰	" بن سروقی		ابو سلمه باوردی
۳۲۱	" المختار	۹۱	" موزه زن بغدادی	۲۰	ابو سلیمان دارانی
۹۱	" مغربی	۱۳۸	" نسائی	۲۱۸	" مغربی

۲۵۰	ابو عبد الله شری	۲۵۰	ابو محمد جاجی	۲۱۱	ابو منصور اصفهانی	۲۴۲
۲۳۹	مولی	۲۳۹	صریفی	۳۰۹	محمد انصاری	۳۰۹
۶۲	محمدی بادری	۶۲	بن نجید	۲۱۵	سخته	۳۱۰
۹۲	نباجی	۹۲	ابو انزبیا صفهانی	۱۱۱	کاد کلاه	۱۵۴
۸۸	ابو عثمان جری	۸۸	ابو انبیت جیل لینی	۵۱۲	گادر	۳۱۲
۸۹	منفری	۸۹	ابو الفضل الجعفی	۲۳۶	ابو النصر بن ابی جعفر خاوندی	۳۲۰
۷۹	ابو عقال بن ملوک المنفری	۷۹	منصری	۲۴۳	خجارت	۲۲۱
۱۲۸	ابو الخلا جرجانی	۱۲۸	محمد بن حسن انطلی	۲۹۰	سراج	۲۶۲
۱۹۶	الکاتب المصری	۱۹۶	نیشاپوری (دیو جاس بن حمزه)	۳۱۶	قبانی	۳۱۶
مشتولی	مشتولی	۲۴۳	ابو القاسم تبریزی	۳۸۸	ابو الوفا خوارزمی	۳۸۸
ابو علی بوته گر	ابو علی بوته گر	۱۲۵	ابو الولید احمد بن ابی الزبیر	۳۰۲	ابو الوید احمد بن ابی الزبیر	۳۰۲
تغفی	تغفی	۳۱۲	رازی	۳۱	ابو ششم صوفی	۳۱
حنین بن محمد کار	حنین بن محمد کار	۱۹۵	سمرقندی	۳۷	ابو ششم یعقوب	۳۷
خیران	خیران	۲۳۸	تغشیری	۱۳۳	ابو یعقوب بن زیزی	۱۳۳
دقاق	دقاق	۱۹۸	قصری	۱۳۲	قطع	۱۳۲
رازی	رازی	۲۴۹	گورگانی	۱۳۵	خرط	۱۳۵
دود باری	دود باری	۱۹۷	مقری	۲۱۸	رازی (دیو یوسف بن حسین)	۲۱۸
زرگر	زرگر	۱۹۳	نصر آبادی	۳۰۹	نزیات	۱۳۲
سندی	سندی	۳۱۲	ابو القصر کالستی	۳۱۷	السوی	۱۳۰
سیاد	سیاد	۶۰	ابو الیث توشی	۲۲۷	الکوردی	۱۳۵
سیرجانی	سیرجانی	۲۴۹	ابو محرز	۳۲	الذکوری	۳۲
شبیوی مروزی	شبیوی مروزی	۱۹۸	ابو محمد بریری	۶۱	مزابی	۱۳۲
عبدالرحمن سلمی	عبدالرحمن سلمی	۲۷۲	حداد	۲۳۱	حیدانی	۱۳۲
فازندی	فازندی	۲۸۵	انخفات	۲۵۱	نهرجری	۱۳۱
کیال	کیال	۳۳۱	الرایسی	۲۲۵	احمد بن ابراهیم الموسوی	۳۵
مشتولی	مشتولی	۳۱۲	الوطائی	۲۷۳	بن ابی الحسن الزفای	۲۷۳
روارجی	روارجی	۱۹۶	ابو بدین المنفری	۶۲	بن ابی عبدالرحمان البنی	۳۱۹
ابو محمد شمشقی	ابو محمد شمشقی	۳۲۶	ابو زاعم شیرازی	۲۵۷	بن ابی الورد	۱۲۹
		۱۵۴	ابو المظفر تری			

۵۲۰	احمد بن جعد	۵۲۰	اسمعیل قصری (شیخ)	۳۷۵	بهاء الدین نقشبند (خواج)	۳۷۵
۲۵۷	جو الکر	۲۵۷	امیر حسینی	۵۲۵	بهاء الدین دلد	۲۰۸
۳۱۰	حبشی (شیخ)	۳۱۰	امیر سید علی همدانی	۳۹۹	ثابت انجاز	۱۰۱
۳۱۱	ماجی (شیخ)	۳۱۱	امیر علی کمال (سید)	۳۲۲	ج	
۲۲۲	حرانی	۲۲۲	امیر چسفال خورش	۲۵۸	جاگیر (شیخ)	۲۸۲
۲۹۱	حامد خسی	۲۹۱	امیر نیشاپوری	۲۷۷	جعفر اخذار	۲۲۵
۱۵۴	بن حسین بن منصور علاج	۱۵۴	امیر علی عمو	۲۸۲	جعفر انوار	۲۱۲
۷۷	بن عادی	۷۷	احمد الدین اصفهانی	۵۲۵	جعفر بن المبرقع	۱۱۶
۵۷	بن خضریه البی	۵۷	بلیاتی	۲۲۳	جلال الدین الیزید پورانی	۲۵۰
۳۰۹	سنبل کاکا	۳۰۹	کرانی	۵۳۲	جلال الدین رومی (مولانا دهم)	۲۰۹
۶۵	بن عاصم انطاک	۶۵	ب		جلال الدین محمود اهرمغانی	۲۱۹
۳۳۶	غزالی	۳۳۶	باب خرغانی	۲۶۲	جمال الدین احمد جرجانی	۳۹۱
۳۱۳	کوفانی	۳۱۳	بابا کمال جندی	۳۸۷	جمال الدین بگلخار	۲۲۶
۳۰۲	بن بود و بن حبشی	۳۰۲	بابا محمود طوسی	۲۰۰	جمال الدین کیلی	۳۸۷
۳۲۲	النامق جانی (شیخ الاسلام)	۳۲۲	بایزید بسطامی	۵۹	جمال الدین لور	۲۲۵
۲۹۲	سجاد استرآبادی	۲۹۲	برکه همدانی	۳۷۲	جنید بغدادی	۸۱
۲۶۸	نصر (شیخ)	۲۶۸	یرکان الدین محقق	۲۰۹	جوهر (شیخ)	۵۲۰
۱۳۲	بن دهب	۱۳۲	بشر حافی	۵۰	جم رقی	۲۲۲
۷۸	احف همدانی	۷۸	بشر طبرانی	۵۱	ح	
۲۰۱	انخی علی مقلق شاه	۲۰۱	بشر سیم (دیو جاسم شریاسین)		حاتم اصم	۶۷
۱۲۷	فرج بخانی	۱۲۷	بقادر بن تود (شیخ)	۲۶۹	حاتم بن سدا الحاسی	۵۲
۳۹۷	محمد دهقانی	۳۹۷	بکیر الدراج	۱۷۰	حافظ شیرازی	۵۵۱
۳۹۶	علی مصری	۳۹۶	بنان بن عبدالله	۱۵۸	حافظ الدین بخاری (خواج)	۳۵۷
۲۹۲	ادیب کندی	۲۹۲	بنان بن محمد الحمال الواسطی	۱۵۶	حجام الاسود	۵۱۸
۲۹۸	استاد مردان	۲۹۸	بندار بن حسین شیرازی	۲۱۵	حسام الدین طلی	۲۱۷
۱۵۸	اسحاق بن ابراهیم الحمال	۱۵۸	بهاء الدین زکریا ملتانی	۲۵۲	حسن ابن عمویه	۲۳۲
۳۱۰	اسمعیل حبشی (خواج)	۳۱۰	بهاء الدین عمر	۲۰۵	حسن دبلوی	۵۲۹
۳۱۲	دباس	۳۱۲	بهاء الدین عمر ابردهی (حافظ)	۲۰۱	حسن سکاک سمنانی	۳۷۱

٣٥٤	حسن عطار (خواجہ)	روز بہان کبیر مصری	٣٤٢	ش	٣٤٢
٩٥	حسن بن علی الموسوی	رویم بن احمد بن یزید	٩٤	ش	٩٤
٢٨٤	حسین بن محمد سلمی	ریحان (شیخ)	٥٢٤	ش	٥٢٤
١٢٩	حسین بن منصور الخلاج	ن	٢٥٨	ش	٢٥٨
٢٥٦	حماد دباس	نکریا بن دلویه	٨٨	ش	٨٨
٤٩	حماد قرشی	نکریا بن یحیی ہروی	٨٨	ش	٨٨
٦٣	حمدون قصار	زہر دین المغربی	١٠٣	ش	١٠٣
٤٢	حمزہ بن عبداللہ الحسینی	زیاد الکبیر الہمدانی	٨٨	ش	٨٨
٢٨١	حیوۃ بن قیس حرانی	زین الدین ابوبکر تائب آبلوی	٢٢٤	ش	٢٢٤
٥٢٦	خاقانی (افضل الدین)	زین الدین ابوبکر خوانی	٢٢١	ش	٢٢١
٢٦٥	خالد بن نیشاپوری	س	٥٣٠	ش	٥٣٠
٥٢٨	خسرو دہلوی	سری سقطی	٥٢٠	ش	٥٢٠
٥٩	خلف بن علی	سعد حداد (شیخ)	١٥٨	ش	١٥٨
٣٢٢	خلیل آتا	سعدون مجنون	١٠٢	ش	١٠٢
٣٢١	خواجہ عارف یوگرودی	سعدی شیرازی (شیخ)	٥٢١	ش	٥٢١
٣١٩	خیرچہ (خواجہ)	سعد الدین حموی	٣٨٣	ش	٣٨٣
١٣٥	خیر ساج	سعد الدین کاشغری	١٢٦	ش	١٢٦
٢٢	داؤد بن احمد رازی	سعید (شیخ ابوعلی)	٥٢٠	ش	٥٢٠
٥٢	داؤد بلخی	سعید الدین فرغانی	٥٠٤	ش	٥٠٤
٢٢	داؤد بن نصر طائی	سلطان مجد الدین طالبہ	٣٢٠	ش	٣٢٠
٣٢	ذوالنون مصری	سلطان ولد	٢١٨	ش	٢١٨
٣٨٩	رضی الدین علی لالا	سلمان بولد	٥٢٢	ش	٥٢٢
٣٩٢	رکن الدین علاء الدولہ سمنانی	سمنون بن حمزہ الحب الکذاب	١٠١	ش	١٠١
٢٢٠	روز بہان بقلی	سنائی (علیم)	٥٣٤	ش	٥٣٤
٧٤٩		سہل بن عبداللہ التستری	٦٩	ش	٦٩
٥٠٩		سہل بن علی المروزی	١٠٨	ش	١٠٨
		سیف الدین باختری	٣٨٥	ش	٣٨٥
		سیف الدین عبدالوہاب	٢٥٨	ش	٢٥٨

٣١٣	عمو (شیخ)	ع	٢٥٩	ع	٢٥٩
٥١٢	عسائی بن ہتاز زمینی	عراقی	٤٢	ع	٤٢
٣٤١	عین الزمان (دیکھو جمال الدین گیلی)	عرون بن وثابہ	٤١	ع	٤١
١٢١	عین القضاۃ ہمدانی	عزالدین محمود کاشی	٤١	ع	٤١
١٢١	غ	عطار بن سلیمان	٣٠٣	ع	٣٠٣
٥٢٨	غلام بن سعد	عقیف الدین تلمسانی	١٥٠	ع	١٥٠
٢٢٩	غیلان سمرقندی	علاء الدین خوارزمی	١٠٠	ع	١٠٠
٣٥٩	غیلان الموسوی	علاء الدین عطار	٢٠٠	ع	٢٠٠
٢٧	فتح بن علی الموصلی	علاء الدین غجدانی	٢٢٨	ع	٢٢٨
٥٠	فتح بن شہرت المروزی	علاء الدولہ سمنانی (دیکھو کن الدین علاء الدولہ)	٢١٦	ع	٢١٦
٣٤٣	فتح - (شیخ)	علی بن بکار	٢٠٠	ع	٢٠٠
٢٠٢	فخر الدین نورستانی	علی بن بندار بصوفی الصیرفی	٢٠٠	ع	٢٠٠
٥٢٠	فرید الدین عطار	علی بن حمزہ صفائی الخلاج	٢٣٣	ع	٢٣٣
٣٨	فضیل بن عیاض	علی راتینی (خواجہ)	١٥٥	ع	١٥٥
١٠٥	ق	علی بن سہل اصفہانی	١٩٨	ع	١٩٨
٥٣٥	قاسم تبریزی	علی بن شعیب السقاء	٥٣٢	ع	٥٣٢
٥١	قاسم حوی	علی بن شلموہ	٥٢٩	ع	٥٢٩
٣٢٣	قشقم (شیخ)	علی بن عبد الحمید الخزاعی	٣٣٩	ع	٣٣٩
٣١٨	قرنج	علی بن عثمان الجلابی	٢٦٠	ع	٢٦٠
٢٤٠	قضیب البان موصلی	علی کردی (شیخ)	٢٢٨	ع	٢٢٨
٢٩٩	قطب الدین مودود چشتی (خواجہ)	علی کی	٢٣٨	ع	٢٣٨
٥٢٣	قطب الدین یحیی جانی	علی بن موق البغدادی	٢٥٢	ع	٢٥٢
٢٢٢	قوام الدین سمنانی (امیر)	علی بیدانی	٣٤٣	ع	٣٤٣
٢٢٦	کمال بخندی	علی حسن بن حسن کرمانی	١٢٥	ع	١٢٥
٢٥٩	کمال الدین عبدالرزاق کاشی	عمار یاسر (شیخ)	٣٦٢	ع	٣٦٢
٨٥	کھس بن حسین الہمدانی	عمر بن عثمان المکی الصوفی	٣٤٢	ع	٣٤٢

تو آن برق منطوی و متواری گردد و بهوب آن لغو باطن ایشان را از هیچ آتش طلب
و تلقی شوق روحی آرامی بخشد و دیگر باره چون آن برق منقطع گردد و آن نفوس را شود ظهور
صفات نفوس و حرارت طلب و تلقی شوق معاودت نماید و سالک خواهد که یکی از ملائیس صفات
و جوهر منسلخ و منحل گردد و غرق بحر فنا شود تا از تعب وجود یکبارگی بیاساید و چون آن مکان هنوز
مقام در نگشته باشد و گاه گاه بدو نازل گردد و باطن مطلع و مشتاق این مقام باشد و از تعب و مشقت
حق مجذوبان و اصل کرده شد و اما مشقت مبطّل مجذوبان و اصل طائفه باشند که دعوی استغراق
در بحر فنا و استهلاک در عین توحید کنند و حرکات و سکونات خود را هیچ وجه بخود اصنافت نکنند
و گویند حرکات ما بجز حرکات ابواب است که بی محرک ممکن نبود و این معنی هر چند صحیح است
و لیکن نه حال آن جماعت بود زیرا که ملو ایشان ازین سخن تهید عذر معاصی و مناهی بود و
حوالت آن بارادت حق و دفع ملازمت از خود و آیین طائفه را ز نادقه خوانند سهل بن
عبدالله را رحمة الله تعالی گفتند شخصی می گوید نسبت فعل من بارادت حق چنان است که نسبت
حرکت ابواب با محرک آن گفت این قائل اگر کسی بود که مراعات اصول شریعت و محافظت
حدود احکام عبودیت کند از جمله صدیقان باشد و اگر کسی بود که از تود و او نهانک محالفاست احکام
شیخ باک ندارد و این سخن برای آن گوید تا وجه حوالت فعال با حق سبحانه و اسقاط ملائیس طائفه خود
با طمع از دین و ملت ظاهر گردد و انداز جمله زندیقان بود و اما متشبه حق بلامتیته طائفه باشند که بتعمید
تخریب نظر خلق بمبالات و زیادت نه نمایند و اکثر سعی ایشان در تخریب عبادات بتو و ادواب
محالطات بود و ستمایه حال ایشان جز فراغ خاطر و طیب القلب نباشد و ترمیم بر اسم زاهد و عبادان
ایشان صورت نه بند و اکثر نوافل و طاعات از ایشان نیاید و تمسک بخرام اعمال نمایند و
جز براداری و انفس و اطاعت نه کنند و جمع و استکثار اسباب دنیوی بایشان منسوب نباشد و
بطبیته القلب قانع باشند و طلب مرید احوال نکنند ایشان را قلندریه خوانند و آیین طائفه از حجت
عدم ریا با لامتیته مشابست دارند و فرق میان ایشان آنست که طاعتی جمع نوافل و فضائل میکنند
و لیکن آنرا از نظر خلق پنهان دارند و اما قلندریه از حد فراتر می روند و با طهارت اعمال و انقباض از خلق
مقید نبود و اما طائفه که دین زمان بنام قلندری موسوم اند و بقبه اسلام از گرون برداشته اند

و این

عبدالله
را رحمة الله
تعالی گفتند
شخصی می گوید
نسبت فعل من
بارادت حق
چنان است که
نسبت حرکت
ابواب با محرک
آن گفت این
قائل اگر کسی
بود که مراعات
اصول شریعت
و محافظت
حدود احکام
عبودیت کند
از جمله صدیقان
باشد و اگر کسی
بود که از تود
و او نهانک
محالفاست احکام
شیخ باک ندارد
و این سخن برای
آن گوید تا وجه
حوالت فعال با
حق سبحانه و
اسقاط ملائیس
طائفه خود با
طمع از دین و
ملت ظاهر گردد
و انداز جمله
زندیقان بود
و اما متشبه حق
بلامتیته طائفه
باشند که بتعمید
تخریب نظر خلق
بمبالات و زیادت
نه نمایند و اکثر
سعی ایشان در
تخریب عبادات
بتو و ادواب
محالطات بود
و ستمایه حال
ایشان جز فراغ
خاطر و طیب القلب
نباشد و ترمیم
بر اسم زاهد و
عبادان ایشان
صورت نه بند و
اکثر نوافل و
طاعات از ایشان
نیاید و تمسک
بخرام اعمال
نمایند و جز
براداری و انفس
و اطاعت نه کنند
و جمع و استکثار
اسباب دنیوی
بایشان منسوب
نباشد و بطبیته
القلب قانع
باشند و طلب
مرید احوال
نکنند ایشان
را قلندریه
خوانند و آیین
طائفه از حجت
عدم ریا با
لامتیته
مشابست دارند
و فرق میان
ایشان آنست
که طاعتی جمع
نوافل و فضائل
میکند و لیکن
آنرا از نظر
خلق پنهان
دارند و اما
قلندریه از حد
فراتر می روند
و با طهارت
اعمال و انقباض
از خلق مقید
نبودند و اما
طائفه که دین
زمان بنام
قلندری موسوم
اند و بقبه
اسلام از گرون
برداشته اند

و ازین اوصاف که شمرده شد خالی اند این امم برایشان عاریت است و اگر ایشان را حشوی نه خوانند
لا یضر و اما متشبه بطل بلامتیته طائفه باشند هم از نادقه که دعوی اخلاص کنند و برانها فسق و فجور
مبالت غایت نمایند و گویند مراد ما ازین ملائیس خلق و افعال طائفه مردم است و حق سبحانه از طاعت خلق
بی نیاز است و از معصیت ایشان غیر متضرر و معصیت را در از از خلق منحصر دانند و طاعت را در احسان
و اما متشبه حق بزاهدان طائفه باشند که هنوز رغبت ایشان بکلی از دنیا مصروف نشده باشد و خواهند
که یکبارگی از دنیا رغبت گردانند و ایشان را متضرر خوانند و اما متشبه بطل بدیشان جماعتی باشند که اگر
قبول خلق ترک دینست دنیا کنند و خاطر از جمیع اسباب دنیوی باز گیرند و بدان تحصیل طلب ماه کنند
در میان مردم و ممکن بود که بر بعضی مال ایشان مشتبه شود و مردم بپندارند که ایشان از دنیا اعراف کلی
کرده اند و ایشان خود ترک مال جاه خریده اند **قُلْ كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْدَ لَنَا دُنْيَا لَئِنْ كُنَّا لِلْآخِرَةِ قٰرِنًا لَمَنْعُوا** و لیکن که برایشان بیو مال بود
شان متشبه شود گمان برند که چون خاطر شان بطلب اسباب دنیوی مشغول نیست علت آنست که
اعراض کرده اند و این طائفه را می خوانند و اما متشبه حق بفقرا آنست که ظاهرش بر سر فقر مترسم بود
و باطنش خوابان حقیقت فقر و لیکن هنوز میل بنیاد دارد و بتکلف بر فقر صبر می کند و فقیر حقیقی فقر را
نیست فاص و انداز حق سبحانه و بران و طائفه شکر همواره بتقدیم می رسانند و اما متشبه بطل بفقرا
آنست که ظاهرش بر سر فقر مترسم بود و باطن حقیقت آن غیر مطلع و مرادش مجرد اظهار دعوی فقر
و عیبت و قبول خلق و این طائفه را هم می خوانند و اما متشبه حق بنجادم آنست که همواره بخیرت
بنده گان حق سبحانه قیام می نماید و باطن می خواهد که خدمت ایشان را بشاید غرض دنیوی مالی با بایست
مشوب نگرداند و دینت را از خواست بطل و هوا و تر با تحلیلص کند و لیکن هنوز بحقیقت زهد نرسیده باشد
چس و حق بکلم غلیه نور ایمان و اخفا انفس بطن از خدمات او در محل استحقاق افتد و در آن بکلم غلیه
انفس خدمت او بهو او را آمیخته بود چه را که در محل استحقاق باشند و وقع محبت و ثناء و عیبت بطن بطن
رساند و بعضی را که مستحق خدمت باشند محروم گذارد و انجینس کس را نتواند خواند و اما متشبه
بطل بنجادم کسی بود که او را در خدمت نیست اخروی نباشد بلکه خدمت خلق را و ادم منافع
دنیوی کرده بود تا بآن سبب استجلا بلیقوات و اسباب می کند و اگر آنرا در تحصیل غرض
و تقسیم مراد خود موخر نه بیند ترک کند پس خدمت او مقصور بود بر طلب جاه و مال کثرت اقبال

عبدالله
را رحمة الله
تعالی گفتند
شخصی می گوید
نسبت فعل من
بارادت حق
چنان است که
نسبت حرکت
ابواب با محرک
آن گفت این
قائل اگر کسی
بود که مراعات
اصول شریعت
و محافظت
حدود احکام
عبودیت کند
از جمله صدیقان
باشد و اگر کسی
بود که از تود
و او نهانک
محالفاست احکام
شیخ باک ندارد
و این سخن برای
آن گوید تا وجه
حوالت فعال با
حق سبحانه و
اسقاط ملائیس
طائفه خود با
طمع از دین و
ملت ظاهر گردد
و انداز جمله
زندیقان بود
و اما متشبه حق
بلامتیته طائفه
باشند که بتعمید
تخریب نظر خلق
بمبالات و زیادت
نه نمایند و اکثر
سعی ایشان در
تخریب عبادات
بتو و ادواب
محالطات بود
و ستمایه حال
ایشان جز فراغ
خاطر و طیب القلب
نباشد و ترمیم
بر اسم زاهد و
عبادان ایشان
صورت نه بند و
اکثر نوافل و
طاعات از ایشان
نیاید و تمسک
بخرام اعمال
نمایند و جز
براداری و انفس
و اطاعت نه کنند
و جمع و استکثار
اسباب دنیوی
بایشان منسوب
نباشد و بطبیته
القلب قانع
باشند و طلب
مرید احوال
نکنند ایشان
را قلندریه
خوانند و آیین
طائفه از حجت
عدم ریا با
لامتیته
مشابست دارند
و فرق میان
ایشان آنست
که طاعتی جمع
نوافل و فضائل
میکند و لیکن
آنرا از نظر
خلق پنهان
دارند و اما
قلندریه از حد
فراتر می روند
و با طهارت
اعمال و انقباض
از خلق مقید
نبودند و اما
طائفه که دین
زمان بنام
قلندری موسوم
اند و بقبه
اسلام از گرون
برداشته اند

توحید صرف که یکبارگی استوار و رسوم و وجود و در متلاشی گردد و گاه گاه در مثال برق طعت
 مانع گردد و فی الحال منتفی شود و بقایای رسوم دیگر باریه معادرت کند و درین حال
 بکمال بقایای شرک خفی مرتفع گردد و در این مرتبه در توحید آدمی را مرتبه دیگر
 ممکن نیست و اما توحید الهی آنست که حق سبحانه و تعالی را از انزال بنفس خود توحید دیگری
 همیشه بوصف و حدایت و لغت و حدایت موصوف بود و شعوت کان الله و لکن
 یکن مع شکی و اکنون همچنان بر لغت ازلی واحد و فرد است و لکن کما کان
 و تا ابد آلا با هم برین وصف خواهد بود و شکی همالک لوجه لغت یسک
 تا معلوم شود که وجود همه اشیا در وجود او امروزه با لک است و حواله مشا به این حال
 بقدر حق محجوبانست و الا ارباب بصائر و اصحاب شهادت که از معنیق زمان و مکان خلاص
 یافته اند این دعو در حق ایشان عین تقدست و این توحید الهی است که از وصفت
 نقصان بر نیست و توحید خلایق بسبب نقصان وجود ناقص و حضرت شیخ الاسلام قدس
 سره کتاب منازل السائرین را باین سه بیت ختم کرده است **ما و حد الحق احد**

بسیار از حقیقت
 توحید با یکدیگر آنچه
 در کتب و شهودی
 است بسیط و صافی
 است از حقیقت پس
 است از حقیقت حق که
 طاعت و صحت حق است
 بسیط حقیقی است
 نبود و خوف بود از
 واقع و اقتدا عمل
 عرف
 یکبار توحید گویند
 و فتح حاد و احده
 شده ۱۶

تعالیه قل و قدرت
 بسیار حقیقی است
 نفس حق و توحید
 است از نسبت توحید
 درین معنی توحید
 فی همان است توحید
 که در همان است توحید
 و تا ابد آلا با هم
 به صورت بلکان حلال
 یک شدن دل است
 غیر حق سبحانه تعالی
 است که لا اله الا الله

مَنْ وَاحِدٌ بِأَذْكَلِّ مَنْ وَحَدَ جَاحِدٌ وَحِدٌ مَنْ يَنْطِقُ عَنْ نَفْسِهِ بِعَارِيَةِ أَبْطَلَهَا
 الْوَاحِدُ تَوْحِيدُهُ إِتَاكَ تَوْحِيدُهُ وَنَفْسُ مَنْ يَنْتَعِلُ لِحَدِّ الْقَوْلِ فِي أَصْنَافِ رِيبِ
 الْوَلَايَةِ قَدَسَ لَهِ تَعَالَى اسرارهم و فی کتاب کشف المحجوب خداوند سبحانه و تعالی برهان
 نبوی را باین گردانیده است و اولیای اسبیل ظهیر آن کرده تا پیوسته آیات حق و محبت صدق محمد صلی الله
 علیه و سلم ظاهر می باشد و مرایشان را دایمان عالم حق گردانیده و تا مخیر و مجید در حدیث وی را گشته اند
 و راه متابعت نفس در نوشته از آسمان باران ببرکات اقدام ایشان آید و از زمین نبات بصفا احوال
 ایشان روید و بر کافران مسلمانان نصرت بهمت ایشان یابند و از ایشان چهار هزار نیکو مکتوب ماند و هر یک یکبار
 نشانند و جمال حال خود ندانند و اندر کل احوال ز خود و خلق مستو باشند و اخبار برین اوست و سخن اولیا
 برین طاق و در خود اندرین معنی بچراغ خبر حیا گشت و اما آنکه اهل حل و عقدند و سر بنگاران سرگاه حق اند
 سید اند که مرایشان را اخبار خوانند و چهل دیگر از ایشان ابدال خوانند و هفت دیگر ایشان را ابرار خوانند
 و چهار دیگر اند که ایشان را اوتاد خوانند و سه دیگر اند که ایشان را نقبا خوانند و یکی دیگر که وی را قطب غوث
 خوانند و این جمله یکدیگر را بشناسند و اندر امور باذن یکدیگر محتاج باشند و برین نیز اخبار مروی ناطق است
 و اهل حقیقت بر صحت این مجتمع اند صاحب کتاب فتوحات مکیه رضی الله عنه فصل سی و یکم از باب صد و نود و ششم
 از آن کتاب رجال متفکانه را ابدال گفته است و در اینجا ذکر کرده که حق سبحانه و تعالی زمین را بهمت اعلی
 گردانیده و هفت تن از بندگان خود برگزیده و ایشان را ابدال نام نهاده و وجود هر اقلیمی بر هر یک
 از آن متفکانه نگاه میدارد و گفته است که من در حرم مکه با ایشان جمع شدم و بر ایشان سلام گفتم
 و ایشان بر من سلام گفتند و با ایشان سخن گفتم **فما رأیت فیما رأیت احسن منکم**

اولیای باران بیجا قدام
 ایشان آید تا که ایشان را صفی در این
 بان بود و خود و خلق مستو با غایت
 از ایشان با اختیار صلوات الله
 ایشان شرف و عجب و شرف و شرف
 تا که در اندک آنکه از این بخت
 تا که در اندک آنکه از این بخت
 تا که در اندک آنکه از این بخت
 تا که در اندک آنکه از این بخت

بسیار از حقیقت
 توحید با یکدیگر آنچه
 در کتب و شهودی
 است بسیط و صافی
 است از حقیقت پس
 است از حقیقت حق که
 طاعت و صحت حق است
 بسیط حقیقی است
 نبود و خوف بود از
 واقع و اقتدا عمل
 عرف
 یکبار توحید گویند
 و فتح حاد و احده
 شده ۱۶

اما بخدا که ازان بیرون تواند شد آن کس سوین گفت مرا گروهی مزه و ران بود و چون کاری که من کردم تمام شد همه مزد خود بستند یکی ازان ناپدید شد من از مزد وی گو سفند خریدم کیسالی و دو سال و ده سال و چهل سال گذشت مرد پدید نیامد من تلخ آن گو سفند نگاه میدارم روزی آمد و گفت که من وقتی کار تو کرده ام یاد داری و اکنون مرا با آن مزد حاجت ست اورا گفتم برو و آن گو سفند از جمله حق تست بزان آن مرد گفت بر من افسوس میداری گفتم افسوس نمیدارم و راست می گویم آن همه فرادی بود و ادم و ببر و بار خدا یا اگر من درین راست گویم مرا فرجی فرست پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم گفت آن سنگ یکبار ازان در غار فراتر شد بیرون آمد و دوا این فعل ناقض عادت بود و دیگر حدیث مجتبی را بهیست در اوی آن حدیث ابوهریره است رضی الله عنه که پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم گفت که در بنی اسرائیل راهی بود جرجیج نام و مردی مجتهد بود و مادر وی داشت مستوره روزی به آن مردی دیدار پسریا دوی در نماز بود و در صومعه نکشاده و باز گشت روز دوم و سوم همچنان کرد مادرش گفت از تنگداری که یارب پسر مرا رسوا گردان و بحق منفس بگیر دران زمانه زنی بود بد سیرت گفت من جرجیج را از راه ببرم به صومعه وی شد جرجیج التفات نکرد و شبانی دران راه صحبت کرد و حامله شد چون بشهر درآمد گفت این از جرجیج است چون بار نهاد مردم قصد صومعه جرجیج کردند و ویرایش سلطان آوردند جرجیج گفت آه غلام پدر تو کیست گفت مادر من بر تو دروغ می گوید پدر من شبانی است ثم قال لا ماسام المستغفر فی رحمة الله و الحجة علیهم من طریق لا تشار کثیرة منها قول ابی بکر الصديق رضي الله عنه لا ينه عبد الله يا بني ان وقع بين العرب يوم الاختلاف فالت الفار الذي كنت قدينا و رسول الله صلى الله عليه وسلم و كن فيه فانه يا تيك رزقك بكرة و عشيا و في قوله رضي الله عنه فانه يا تيك

و در این حدیث آمده است که پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که هر کس از این حدیث بخواند...

عبد الله که ای پسر من اگر روزی در میان این اختلاف واقع شدی و رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم از روی تو بپاک مدار شبانگاه رزق تو خواهد رسید این سخن ابو بکر الصديق رضي الله عنه که در رزق تو خواهد بود...

بر رزقك بكرة و عشيا اثبات الكرامات بلا و ليا و روى الامام المستغفر فی رحمة الله یا سنادیه عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال امر ابو بكر رضي الله عنه فقال اذا انامت فجيئوني على الباب يعني باب البيت الذي فيه قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم قد قفوه فان فتيكم لكم فادفوني فيه قال جابر رضي الله عنه فانطلقنا قد قفنا الباب وقلنا ان هذا ابو بكر رضي الله عنه قد اشتهى ان يدفن عند النبي صلى الله عليه وسلم فقبحه الباب ولا ندرى من فتي لنا و قال لنا ادخلوه وادفوه كرامة ولا تروى شخصا ولا تروى شيئا روى الامام المستغفر فی سنادیه عن مالك بن انس عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما ان عمر بن الخطاب رضي الله عنه خطب الناس

و در این حدیث آمده است که پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که هر کس از این حدیث بخواند... و در این حدیث آمده است که پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که هر کس از این حدیث بخواند...

و در این حدیث آمده است که پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که هر کس از این حدیث بخواند... و در این حدیث آمده است که پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که هر کس از این حدیث بخواند...

گفت که وقتی با جماعتی در کشتی نشستم تا از مصر بجهت روم جوانی مرقع داره با مادر
 کشتی بود و مرا از روی صحبت می می بود اما بهیبت وی مرا نمی گذاشت پس گفتن با او
 که سخت عزیز روزگار بود و هیچ که از عبادت خالی نه تا روزی صتره زرد و جواهر از آن
 مرده غائب شد و خداوند صتره مرا آن جوان را متمم کرد و خواستند که با و بیضا کنند
 گفتیم که با و ازین سخن مگوئید تا من از و بی بخوبی پرسم نزدیک و بی آدم و با و بی
 بتلفظ گفتیم که این مردمان را صورت چنین دست داده است و بتوبه بگمان شده اند
 و من ایشان را از کشتی و جواهر از دستم اکنون چه باید کرد و او رو به آسمان
 کرد و چیزه گفت ما میان دریایه رو به آب آمدند هر یک جوهره در دهان گرفته
 یک جوهره بستند و بدین مرد و او قدم بر روی آب نهاد و برفت پس آنکه صتره را
 برده بود صتره را بیفتد و بیاقتند و اهل کشتی ندانست بسیار خوردند و از انون سیلج
 بودی گوید و قتی میرفتم جوانی دیدم شورس بود در و بی گفتیم از کجایه اے
 غریب گفت غریب کسی بود که با او میوانست ندارد بانگ از من بر آمد و بی مقدم و
 بیوش شدم چون بهوش آمدم گفت چه شد گفتم دار و بار و موافق افتاد شیخ الاسلام
 گفت قدس سره که خسته او پیدا بود کسی که او را دیده بود جهان در تن او شنید او بود
 هر جا که آرام یا بد دشمن آرام شود که او وطن غریب است و مایه مفلس است و همراه
 یگانگ است و قتی که کسی یابی که بصناعت تو بدست او بود و در تو با دار و بی او موافق
 بود و امن او را استوار دارد و انون مصری بفرستد پیش عزیزه که از متقدمان
 مشایخ است بجهت مسئله آن عزیزه گفت هر چه آمده اگر آمده که علم اولین و آخرین
 بیاموزی این را روی نیست این همه خالق داند اگر آمده که او را جوئے سخن که اول
 کام برگرفته او خود آنجا بود شیخ الاسلام گفت که او با جوئے خود همراه است دست
 جوئیده خود گرفته در طلب خودی تا از اند اسرافیل رحمت الله از مقدانست شیخ الاسلام

از من با جماعتی
 گفت که با و ازین
 سخن مگوئید تا من
 از و بی بخوبی
 پرسم نزدیک و بی
 آدم و با و بی
 بتلفظ گفتیم
 که این مردمان
 را صورت چنین
 دست داده است
 و بتوبه بگمان
 شده اند و من
 ایشان را از کشتی
 و جواهر از دستم
 اکنون چه باید
 کرد و او رو به
 آسمان کرد و چیزه
 گفت ما میان دریایه
 رو به آب آمدند
 هر یک جوهره در
 دهان گرفته یک
 جوهره بستند و
 بدین مرد و او
 قدم بر روی آب
 نهاد و برفت
 پس آنکه صتره را
 برده بود صتره را
 بیفتد و بیاقتند
 و اهل کشتی
 ندانست بسیار
 خوردند و از انون
 سیلج بودی گوید
 و قتی میرفتم
 جوانی دیدم شورس
 بود در و بی
 گفتیم از کجایه
 اے غریب گفت
 غریب کسی بود
 که با او میوانست
 ندارد بانگ از
 من بر آمد و بی
 مقدم و بیوش
 شدم چون بهوش
 آمدم گفت چه
 شد گفتم دار و
 بار و موافق
 افتاد شیخ
 الاسلام گفت
 قدس سره که
 خسته او پیدا
 بود کسی که او
 را دیده بود
 جهان در تن او
 شنید او بود
 هر جا که آرام
 یا بد دشمن آرام
 شود که او وطن
 غریب است و مایه
 مفلس است و
 همراه یگانگ
 است و قتی که
 کسی یابی که
 بصناعت تو بدست
 او بود و در تو
 با دار و بی او
 موافق بود و امن
 او را استوار
 دارد و انون
 مصری بفرستد
 پیش عزیزه که
 از متقدمان
 مشایخ است
 بجهت مسئله
 آن عزیزه گفت
 هر چه آمده
 اگر آمده که
 علم اولین و
 آخرین بیاموزی
 این را روی
 نیست این همه
 خالق داند
 اگر آمده که
 او را جوئے
 سخن که اول
 کام برگرفته
 او خود آنجا
 بود شیخ
 الاسلام گفت
 که او با جوئے
 خود همراه
 است دست جوئیده
 خود گرفته در
 طلب خودی تا
 از اند اسرافیل
 رحمت الله از
 مقدانست شیخ
 الاسلام

و قدوم بر روی آب نهاد
 شیخ جانکه در جیم و بی
 آید و در دنیا از کجایه
 حکام طبیعت حاجت که
 می باشد در دنیا از کجایه
 از من با جماعتی
 گفت که با و ازین
 سخن مگوئید تا من
 از و بی بخوبی
 پرسم نزدیک و بی
 آدم و با و بی
 بتلفظ گفتیم
 که این مردمان
 را صورت چنین
 دست داده است
 و بتوبه بگمان
 شده اند و من
 ایشان را از کشتی
 و جواهر از دستم
 اکنون چه باید
 کرد و او رو به
 آسمان کرد و چیزه
 گفت ما میان دریایه
 رو به آب آمدند
 هر یک جوهره در
 دهان گرفته یک
 جوهره بستند و
 بدین مرد و او
 قدم بر روی آب
 نهاد و برفت
 پس آنکه صتره را
 برده بود صتره را
 بیفتد و بیاقتند
 و اهل کشتی
 ندانست بسیار
 خوردند و از انون
 سیلج بودی گوید
 و قتی میرفتم
 جوانی دیدم شورس
 بود در و بی
 گفتیم از کجایه
 اے غریب گفت
 غریب کسی بود
 که با او میوانست
 ندارد بانگ از
 من بر آمد و بی
 مقدم و بیوش
 شدم چون بهوش
 آمدم گفت چه
 شد گفتم دار و
 بار و موافق
 افتاد شیخ
 الاسلام گفت
 قدس سره که
 خسته او پیدا
 بود کسی که او
 را دیده بود
 جهان در تن او
 شنید او بود
 هر جا که آرام
 یا بد دشمن آرام
 شود که او وطن
 غریب است و مایه
 مفلس است و
 همراه یگانگ
 است و قتی که
 کسی یابی که
 بصناعت تو بدست
 او بود و در تو
 با دار و بی او
 موافق بود و امن
 او را استوار
 دارد و انون
 مصری بفرستد
 پیش عزیزه که
 از متقدمان
 مشایخ است
 بجهت مسئله
 آن عزیزه گفت
 هر چه آمده
 اگر آمده که
 علم اولین و
 آخرین بیاموزی
 این را روی
 نیست این همه
 خالق داند
 اگر آمده که
 او را جوئے
 سخن که اول
 کام برگرفته
 او خود آنجا
 بود شیخ
 الاسلام گفت
 که او با جوئے
 خود همراه
 است دست جوئیده
 خود گرفته در
 طلب خودی تا
 از اند اسرافیل
 رحمت الله از
 مقدانست شیخ
 الاسلام

گفت که من از پیران ذوالنون مصریست از مغرب بوده و بمصر رسیده بوده وی را سخنانست
 بسیار در زهد و توکل و معاملات نیکو شیخ الاسلام گفت فتح شرف بمصر شد و قصد فرسخ
 بیک سوال و با سرافیل چون فرصت یافته از و پرسید هل یقرب لک الشراء
 قبل الصلوة گفت مرا صبر ده سه روز و در چهارم گفت مرا جواب دادند اگر روا بود ثواب
 پیش از عمل هم روا بود عذاب پیش از زل این گفت و زعمه بزد و در شور یک پس
 آن سه روز بنیست و برفت فتح الاسلام گفت آن سه روز رنگ پس جواب آن
 سه روز رنگ خواستن بود و گریه در وقت جواب داد و در وقت برفتی شیخ الاسلام
 گفت ربوبیت هم عین عبودیت است او قسمتها بکرده پیش از گریه فلق و خلق زیر حکم
 خواست می اسپر تا هر یک را رقم چیست عاقبت آن کند که خود خواهد و ویراست
 حکم در آن عادل است کس را چون و چرا نیاید و نه مزد و نه کار بر علم و حکمت می کند
 و کرد تا نزل بر کس چیست و عنایت می بکیت ابوالاسود مکی رحمت الله بزیارت
 عزیزی رفت و سلام کرد و گفت ایها الشيخ من دوست توام عزیز می بر جیت و گفت
 علیک السلام چونی و در حال ز خود غائب گشت همان حال بود تا سه روز ابوالاسود
 بدانست که عزیزه از دست آب و خاک و رسوم انسانیت بیرون شده است
 دیدار و غنیمت دانست و باز گشت ابوالاسود راعی رحمت الله از مشایخ
 از مشایخ بوده و قتی در بادیه اهل خود را گفت پدر و باش که من رفتم خواهر او مطهره
 پیر از شیر کرد و بوس داد و برفت چون بطهارت احتیاج شد خواست که طهارت
 کند از مطهره شیر بیرون آمد از راه باز گشت و گفت آب ندارم که طهارت کنم آب
 واجب ترست از شیر مطهره را از شیر نمی کرد و از آب می کرد و برفت هر که طهارت کرد
 آب فرو آید و چون تشنه و گرسنه شدی شیر او را بشم و عقیوب همه الله ازین

و قبل تقدیر
 از آنکه عذاب کند اگر در دنیا از کجایه
 از من با جماعتی
 گفت که با و ازین
 سخن مگوئید تا من
 از و بی بخوبی
 پرسم نزدیک و بی
 آدم و با و بی
 بتلفظ گفتیم
 که این مردمان
 را صورت چنین
 دست داده است
 و بتوبه بگمان
 شده اند و من
 ایشان را از کشتی
 و جواهر از دستم
 اکنون چه باید
 کرد و او رو به
 آسمان کرد و چیزه
 گفت ما میان دریایه
 رو به آب آمدند
 هر یک جوهره در
 دهان گرفته یک
 جوهره بستند و
 بدین مرد و او
 قدم بر روی آب
 نهاد و برفت
 پس آنکه صتره را
 برده بود صتره را
 بیفتد و بیاقتند
 و اهل کشتی
 ندانست بسیار
 خوردند و از انون
 سیلج بودی گوید
 و قتی میرفتم
 جوانی دیدم شورس
 بود در و بی
 گفتیم از کجایه
 اے غریب گفت
 غریب کسی بود
 که با او میوانست
 ندارد بانگ از
 من بر آمد و بی
 مقدم و بیوش
 شدم چون بهوش
 آمدم گفت چه
 شد گفتم دار و
 بار و موافق
 افتاد شیخ
 الاسلام گفت
 قدس سره که
 خسته او پیدا
 بود کسی که او
 را دیده بود
 جهان در تن او
 شنید او بود
 هر جا که آرام
 یا بد دشمن آرام
 شود که او وطن
 غریب است و مایه
 مفلس است و
 همراه یگانگ
 است و قتی که
 کسی یابی که
 بصناعت تو بدست
 او بود و در تو
 با دار و بی او
 موافق بود و امن
 او را استوار
 دارد و انون
 مصری بفرستد
 پیش عزیزه که
 از متقدمان
 مشایخ است
 بجهت مسئله
 آن عزیزه گفت
 هر چه آمده
 اگر آمده که
 علم اولین و
 آخرین بیاموزی
 این را روی
 نیست این همه
 خالق داند
 اگر آمده که
 او را جوئے
 سخن که اول
 کام برگرفته
 او خود آنجا
 بود شیخ
 الاسلام گفت
 که او با جوئے
 خود همراه
 است دست جوئیده
 خود گرفته در
 طلب خودی تا
 از اند اسرافیل
 رحمت الله از
 مقدانست شیخ
 الاسلام

و با جماعتی
 گفت که با و ازین
 سخن مگوئید تا من
 از و بی بخوبی
 پرسم نزدیک و بی
 آدم و با و بی
 بتلفظ گفتیم
 که این مردمان
 را صورت چنین
 دست داده است
 و بتوبه بگمان
 شده اند و من
 ایشان را از کشتی
 و جواهر از دستم
 اکنون چه باید
 کرد و او رو به
 آسمان کرد و چیزه
 گفت ما میان دریایه
 رو به آب آمدند
 هر یک جوهره در
 دهان گرفته یک
 جوهره بستند و
 بدین مرد و او
 قدم بر روی آب
 نهاد و برفت
 پس آنکه صتره را
 برده بود صتره را
 بیفتد و بیاقتند
 و اهل کشتی
 ندانست بسیار
 خوردند و از انون
 سیلج بودی گوید
 و قتی میرفتم
 جوانی دیدم شورس
 بود در و بی
 گفتیم از کجایه
 اے غریب گفت
 غریب کسی بود
 که با او میوانست
 ندارد بانگ از
 من بر آمد و بی
 مقدم و بیوش
 شدم چون بهوش
 آمدم گفت چه
 شد گفتم دار و
 بار و موافق
 افتاد شیخ
 الاسلام گفت
 قدس سره که
 خسته او پیدا
 بود کسی که او
 را دیده بود
 جهان در تن او
 شنید او بود
 هر جا که آرام
 یا بد دشمن آرام
 شود که او وطن
 غریب است و مایه
 مفلس است و
 همراه یگانگ
 است و قتی که
 کسی یابی که
 بصناعت تو بدست
 او بود و در تو
 با دار و بی او
 موافق بود و امن
 او را استوار
 دارد و انون
 مصری بفرستد
 پیش عزیزه که
 از متقدمان
 مشایخ است
 بجهت مسئله
 آن عزیزه گفت
 هر چه آمده
 اگر آمده که
 علم اولین و
 آخرین بیاموزی
 این را روی
 نیست این همه
 خالق داند
 اگر آمده که
 او را جوئے
 سخن که اول
 کام برگرفته
 او خود آنجا
 بود شیخ
 الاسلام گفت
 که او با جوئے
 خود همراه
 است دست جوئیده
 خود گرفته در
 طلب خودی تا
 از اند اسرافیل
 رحمت الله از
 مقدانست شیخ
 الاسلام

بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَ الْعَبْدِ الْحَاسِبَةِ دَاوُدَ بْنَ أَحْمَدَ دَارَانِي رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 برادر ابوسليمان دارانی است و صاحب ریاضت عظیم بود و با ابوسليمان صحبت داشته بود
 و سخنان در معاملات مثل سخنان برادر وی بود و احمد بن ابی الحواری گوید که از دَاوُد
 پرسیدم که چه گویی در ولی که آواز خوش در می آید گفت آن دل ضعیف و بیار بود
 او را معالجه باید کردن و هم می گفت لکل شیء صداء و صداء القلب الشبَعُ
ابو سليمان دَاوُدَ بْنَ نَصْرٍ الطَّائِي رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ از کبراء
 مشایخ و سادات اهل تصوف بود و در زمان خود بنی نظیر و شاگرد ابوحنیفه رضی الله عنه
 بود و از اقران فضیل و ابراهیم دهم و غیر ایشان بود از طبقه اولی است و در طریقت
 مرید حبیب راعی بود و در جملہ علوم حفظ و فرا داشت و بدرجہ اعلی بود و در معرفت
 فقیهہ الفقہاء بود و عزالت اختیار کرد و از ریاست اعراف نمود و طریق زہد و ورع
 و تقوی بردست گرفت و میرا فضائل بسیار است و مناقب بی مذکور است گفته مریدے را کہ
 اِنْ اَرَدْتَ السَّلَامَةَ سَلِّمْ عَلَى لَدُنَّ بَاوَانَ اَرَدْتَ الْكَلِمَةَ كَلِّمْ عَلَى لَدُنَّ خَرَقَ
 لے پس اگر سلامت خواهی دنیا را وداع کن و اگر راست خواهی بر آخرت تکبیر گوی و از مغرب
 کرخی قدس مترو روایت کنند کہ گفت هیچکس اندیدم کہ دنیا را در چشم می گذارد و خطم کمتر بود از
 دَاوُد طائی کہ ہمہ دنیا را و اہل آنرا بہ نزدیک می رسید مقدار نبود و در فقر بچشم کمال
 تکرستی اگر چه بر آنست بودندی ابراهیم بن دهم قدس اللہ تعالی روحہ
 از طبقہ اولی است کنیت او ابواسحاق است و نسب او ابراهیم بن دهم بن سليمان
 بن منصور البجلي است از انباء ملوک است در جوانی تو بہ کرد و قتی بصید بیرون رفتہ بود ہاتھی
 آواز داد کہ ابراهیم نہ برے این کار آفریدہ اند ترا ویرا گاہی پدید آمد دست در طریقت
 نیکو زد کہ رفت و آنجا با سفيان ثوری فضیل عیاض و ابویوسف غسولی صحبت داشته
 و بشام رفت آنجا کسب میکرد و طلب حلال ناظر رانی می کرد و ویرا حدیث سے از اہل کلمات
 و ولایت است و بشام از دنیا رفتہ در سنتہ اصدی و ثنین و ثنین و مایہ و يقال فی سنتہ
 و ثنین و ہکذا کہ تر و شغفہ بابر ابراهیم دهم ہمراہ شد و ہمراہی و سے ویر کشید

نجات الانس
 از کتب معتبره
 است و در کتب معتبره
 منافع الکمال
 معارف و حقائق
 را مدد سازد
 و غسولی فقیہ
 و فقیہین معتبره
 و ناظر بطل
 و دقت بان
 حدیث است

علم حدیث
 قولہ نو اکثر
 قول اخیر کہ در کتاب
 صد و شصت
 و شش
 قول بیشتر مردم
 قول از ان
 است و قول کہ صد و
 شصت و یک
 است یا صد و
 شصت و دو
 و شصت و دو
 و شصت و دو

چون بخواست کہ جدا شود گفت شاید کہ درین صحبت از من بدینچه شمره باشی کہ بنی حرمی
 فراوان کردم ابراهیم گفت من ترا دوست بودم دوستی عیب تو بر من پوشید من از
 دوستی خود ندیدم کہ نیک میکنی یا بد شمر و یقین من سَوَالِ الْفَعْلِ عَنْدِی
 فَفَعَلَهُ فَحَسْبُكَ وَنَاكَ ذَاكَ عَمَّا عَمَّا رَہ گفت کہ بنی حرمی بودم با ابراهیم
 بن ادہم و محمد بن ثوبان و عباد مقرر می سخن می گفتیم جوانی دور تر نشسته بود بارادت و بنا
 تمام گفت ای جوانمردان من مردے ام گرد این کارے گردم بشب تخیم و بروزی پنج
 نخورم و عمر خویش را بخش کرده ام یکسال حج کنم و یکسال غزا چونست کہ مرا یوسے غیر سر
 و در دل خود پنج خبر نمی یابم و نمیدانم کہ شامچے می گوید گفت هیچکس ما جواب دے باز دارد
 و در سخن خویش برفتند آخریکے از یاران گفت کہ مراد لے بر نیاز دے بسوخت گفت
 لے جوانمردانیاں کہ گرد این کار میگردند آنرا خواہان و طالبند و در فراوانے طاعت و
 خدمت میکنند و در نگر بستن و تیز بینی لے کوشند شیخ الاسلام گفت این نہ آنست کہ
 خدمت و طاعت نباید کرد یعنی بآن چیز دیگرے باید صوفی بے خدمت بنودا تصوف
 نہ خدمتے ست صوفیان خدمت نہ بگذارند بلکه از ہر خلق زیادت آرند اما آنچه کنند برو
 نشانند یعنی عوف و مزد و مکافات بآن طلب نکنند و ای ایشان چیزی دیگرست
 در باطن و نہ در ظاہر ظاہر تلبیس گذارند و بہ باطن در جهان دیگر زندہ با القاسم
 نصر آبادی گفته حَدِّثْہُ مِنْ حَدِّثَاتِ الْحَقِّ شَرِّی حَلَّی عَمَلِ الثَّقَلَيْنِ
 یک کشیدن کہ دل تو با و نگر د یعنی بخت و معرفت و محبت ترابہ از کردار آدمی
 ویرے ابراهیم دهم و علی بکار و حدیث تر شمس و شمس خواص یاران
 یکدیگر بودند با یکدیگر بیعت کردند کہ هیچ چیز نہ نخوریم مگر کہ دانیم کہ از حلال

نجات الانس
 از کتب معتبره
 است و در کتب معتبره
 منافع الکمال
 معارف و حقائق
 را مدد سازد
 و غسولی فقیہ
 و فقیہین معتبره
 و ناظر بطل
 و دقت بان
 حدیث است

رواجہ
 و در کتب معتبره
 است و در کتب معتبره
 منافع الکمال
 معارف و حقائق
 را مدد سازد
 و غسولی فقیہ
 و فقیہین معتبره
 و ناظر بطل
 و دقت بان
 حدیث است

علم حدیث
 قولہ نو اکثر
 قول اخیر کہ در کتاب
 صد و شصت
 و شش
 قول بیشتر مردم
 قول از ان
 است و قول کہ صد و
 شصت و یک
 است یا صد و
 شصت و دو
 و شصت و دو
 و شصت و دو

اما ندانم که چه خواهیم کرد و دوسے گفته کہ تو کس آنست کہ دل تو آدم گیرد یا بچہ خدا تعالیٰ اگر آنم
فرمودہ وہم دے گفته اصحاب الناس کما تصحب النار احد منقطعہا واحدا
آن تخرقک و در بعض تواریخ بلخ مذکورست کہ شقیق را در سنہ اربع و سبعین و مائتہ
در ولایت ختلان شہید کردند و قبرشے آنجاست و او دینی قدس سرہ
از قدام مشایخ خراسانست ابراہیم ادہم گوید کہ در میان کوفہ و بکہ بامرے مصاحب شدم
چون فریضہ نماز شام گذارد بعد از آن دور کعت سبک گذارد و در زیر لب سخی گفت
از جانب دست راست دے کائسہ خرید و کوزہ آب پیدا آمد خود بخورد و مرا نیز واداین
قصد را بایکی از مشایخ کہ صاحب آیات و کرامات بود بگفتم گفت ای فرزند دے برادر من
داؤد دست و وصف حال دمی چند آن بگفت و ہر کہ در آن مجلس بود بگریست پس گفت وی
از دمی از دیہ ہا سے بلخ آنست کہ آن دیہ بر سائر بقاع افتخار دارد و داؤد از وی سست
پس آن شیخ از من پرسید کہ ترا چہ آموخت گفتم انعم اعظم گفتم کہ اہمست گفتم آن درد دل
من این ان بزرگترست کہ بر زبان بگذرانم حارث بن اسد المحاسبی قدس سرہ
از طبقہ اولی اہمست کنیت دے ابو عبد اللہ است از علمای مشایخ سست و قدام ایشان
جامع علوم ظاہر و علوم اصول و معاملات و اشارات و دیر اتصانیف بودہ و تا بدین اوقات
باصول از بصرہ است اما در بعد او بر رفتہ از دنیا در سنہ ثلث و اربعین یا تین پس از احمد جنبل
ہموسال حارث گفت من صلی علیہ باطنہ بالمراقبۃ و لا خلاص نیک اللہ

صالح القرب یعنی کسی که درست سازد باطن خود را بقریب غیر از یک خالی است خاطر از غیر حق سزا میزنند و سزا نمیخورند بلکه در ملکوتی بر سرکه اسرار گرانوار عباد او آماج منتها

و از قول آنست که دل و
 از آنکه در اینجا بقدری قاضی قاضی و عده فرموده
 است که ما من دانی فی الارض الا علی الله عز و جل
 و آن هم مبارک الله است که از آنکه ترا نبود و در صحبت دایم بودم چنانکه بآنش صحبت می کردی
 و اختلاف است که آیا آن یک علم است یا اسماست بحسب اینی ص و در بین این اسما
 در شریعت بطریق احوال است که از آن یک علم است یا اسماست بحسب اینی ص و در بین این اسما
 و این اصول کلام و اصول فقه و مراد
 و این اصول کلام و اصول فقه و مراد
 و این اصول کلام و اصول فقه و مراد

ظَاهِرُهُ بِالْحَا حِدَّةٍ وَاتِّبَاعِ الشُّنَّةِ وَهَمٌّ كَفْتُهُ مِنْ أَمْرِ يَهْدِيهِ نَفْسُهُ
بِالْوِيضَاتِ لَا يَقْتَرِكُ لَهُ السَّبِيلُ إِلَى سُنَنِ الْمَقَامَاتِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ خَفِيفُ كَرِيمٍ
أَقْتَدَى وَابْنُ خَمْسَةِ مِنْ شَيْوُخَائِهِ وَابْنُ الْقَوَاتِ سَلَّمَ مَعَ الْحَوَالِهِمْ حَارِثُ
الْمُحَاسِبِيِّ وَالْجَنْدِ وَدَوَيْمُ وَابْنُ الْعَطَاوَعِ وَابْنُ عُثْمَانَ الْمَكِّي قَدَّسَ اللَّهُ
تَعَالَى أَسْرَارَهُمْ لَا تَهْتُمُ جَمْعُ وَابْنِ الْعِلْمِ وَالْحَقَائِقِ وَهَمَّ حَارِثُ حَابِسُ كَفْتُهُ
صِفَةُ الْعَبُودِيَّةِ أَنْ لَا تَرَى نَفْسَكَ مَلِكًا وَتَعْلَمَ أَنَّكَ لَا مَلِكَ إِلَّا نَفْسُكَ
ضَرَّاءُ وَلَا تَقْعَا وَكَوْنِيْد حَارِثُ حَابِسُ رَحِمَهُ اللَّهُ جَلَّ سَالِ بَرُوزِ وَبَشْ بَشْتِ
بَرُوزِ اِرْبَارِ بَارِزِنَهَادُ وَجَزُوزِ اَنُوشْتِ اَزُورِ سِيدِنَكُ چِرَاغُورِ اَتَعِبِ مِيدَارِي كَفْتُهُ
شَرْمِ مِيدَارِمُ كِه در حضرت مشاهد بنده وار نشینم اَبُوتَرَابِ نَخْشِي قَدَسِ اَللّٰهِ رُوحِهِ
از طبقه اولی است نام او عسکر بن الحَقِیقِینِ است وَكَلَمَةُ اَنْدَكُ عَسْكَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَحْمَدِ بْنِ اَبِي
شَاخِ خُرَاسَانَ سِتْ بِلُحْمِ وَفُتُوشِ وَزَهْرُ وَتُوكَلِ وَبَا اَلْبُوحَا قَمِ عَطَارِ بَصَرِي وَحَاتَمِ هَمِّ حَبِیْتِ
دَاشْتِ اَسْتَادِ اَبُو عَبْدِ اَللّٰهِ جَلَّ اَبُو عُبَیْدِ بُشَرِی سِتْ اَلْوَتَرَابِ بَاسِیْعِدِ رُكُوه دَارُورِ بَاوِیْدِ
دَوْتَنِ بَاكُ مَانِزْدِ اَبُو عَبْدِ اَللّٰهِ جَلَّ اَبُو عُبَیْدِ بُشَرِی وَدِیْگَرُ هَمِّ بَارِزِشْتِ دَوِی كَفْتُهُ كِه
عَارِفِ اَنْسِتْ كِه بَیْجِ چِیزِ اَوْرِ اَتِیرِه نَكْتِه وَهَمِّ چِیزِ بَاوِشْتِ خُودِ وَهَمِّ دِی كَفْتُهُ كِه نِیْسِتْ اَزْ
عِبَادَاتِ چِیزِی بَا مَنفَعَتِ تَرَا اَصْلَاحِ خَوَاطِرِ دِلْهَا وَهَمِّ دِی كَفْتُهُ كِه مَن شَغْلِ مَشْغُولِ

قوله ان المؤمن نفس خور و باطن خور
یعنی کسی که کاینده و باطنش نفس خور و باطنش خور
میوی است و اینی به پنج قسم تقوایان که در دنیا و آخرت
قوله اقتدا و اینی به پنج قسم تقوایان که در دنیا و آخرت
مسلک باید داشت و لیکن اقتدا با ایشان توان کرد و اینی به پنج قسم تقوایان که در دنیا و آخرت
قوله اقتدا و اینی به پنج قسم تقوایان که در دنیا و آخرت
مسلک باید داشت و لیکن اقتدا با ایشان توان کرد و اینی به پنج قسم تقوایان که در دنیا و آخرت

[illegible]

三

می ژنت نشسته و این بیت میخواند و میگفت **لَا فِي الشَّهَادَةِ وَلَا فِي اللَّيْلِ لِي**
قَدَحٌ **فَلَا أَبَايَ أَكْأَلُ اللَّيْلُ أَمْ قَصْرُ** **أَجْسَدِي** که در وقتیکه مختصر بود و جنید را
گفت **إِيَّاكَ مِنْ حُجَّةِ الْإِسْأَرِ** **وَلَا تَقْطَعُ عَنِ اللَّهِ بِحُجَّةِ الْإِسْأَرِ**
شیخ الاسلام گفت که جنید گفته که وقتی پیش سری سقطی بودم نشسته قومی بر سر او
بودند نشسته سری مرا گفت کیست بر در چرخ بیگانه نیست گفتم نه مدویشی ست همین کار
میجوید ویر بخوان بخوانم سری بکس دستم آمد و میخواند سخن چنان باریک شکله من چرخ
در نیافتم تنگدل گشتم آخر سری گفت که شاگردی که کرده گفت مرا برات استاد است که
فراتض نماز را بوی باید آموخت اما علم تو حیدر او را تقصیر می کند سری گفت تا این علم
در خراسان بجای بود همه جای بود چون آنجا بر شدم هیچ جای نماند سری گفته
سرفت از بالا فرود آید چون مرغ پرواز کنان تا او را رسید که در و شدم بود و جیا
آنجا فرود آید و بهم دسے گفته **يَا أَيُّهَا الْمَعْزُوقُ خَيْرٌ مِنْ الْمُقْبِلِ لِلْمَقْبُولِ**
الْحَقِّ **وَهُمْ دَسْ** گفته من **مَنْزِلَتِي لِلنَّاسِ بِهَا لَيْسَ فِيهِ سَقَطٌ مِنْ عَيْنِ اللَّهِ**
عَمَّا وَجَلَّ وَهُمْ دَسْ گفته که در طریقت بسیار شدم جمعی از گرانجامان قرایان
بمیاوت من آمدند و چندان بنشستند که من آزار یافته و طول شدم بعد از آن از من
استدعا و دعا کردند دست برداشتم و گفتم **اللَّهُمَّ عَلَّمْتَنِي كَيْفَ نَقُودُ**
الْمَرْحُومَةَ جنید گفته که روزی بر سری سقطی در آمدم مرا کار فرمود آنرا بساختم

منه فتح طاب و سكنه لاني طاهر ۱۳۰۵ زلزال غلج بري که باطن ايشان به حقيقت خالي است ۱۳۰۵ قورالام عينا کينه اخذ الرضی یعنی ضایعاً کرم که ما که چو در بیا و بیا چشم کش کفریم ۱۳۰۵

۱۰۰ یعنی مراد از شب و روز چنان نیست
 و غلامی است و نه مراد از چنان نیست
 ۱۰۱ بکندیم از درازی کوکوبای شب من دراز و خوابی کوتاه
 ۱۰۲ نه شبی است و نه روزی است و شب من دراز و خوابی کوتاه
 ۱۰۳ بیکان بسز خداست و عجب الاشکال الخ معنی به پیروز خود از محبت دار به نیکان کوکوب مشغول نیاید
 ۱۰۴ یعنی تشاره بدایت معنی بسز و تمام خود است که از مشغول و علائق ظاهر یاریان آید
 ۱۰۵ تا که یکا نه شود حق را حسب باطن از مومن و عوائق باطنی ۱۲
 ۱۰۶ نظر غایت حق سبحانه و تعالی نیقصد و یعنی این طایفه
 ۱۰۷ آن بود که اگر کسی خود را بصفه نماید که در
 ۱۰۸ آن بود که اگر کسی خود را بصفه نماید که در

تفحات الانس

و پیش و رفتم کاغذ پاره بین داد و روئے نوشته که سمعت حدیثاً یحذرو
فی البادية و یقولون اَبی و ما یدریک ما یدبکینی: اَبی حذراً
ان تفارقینی و تقطع حبلی و تجزینی علی بن عبد الحمید الغضائری رحمه الله
از مقدان مشایخ است که لا احوال البدیعة و لا اعمال الرقیعة و کان یعد
من لا بد الی وے گوید که در خانه سری بگوئیم شنیدم که میگفت اللهم من
شغلنی عنک فافعل به عینی از برکت این دعا وے حق سبحانه و تعالی
مراجله از حلب روزی کرد ابو جعفر السامانی رحمه الله تعالی وی بغدادی است
از مشایخ سری قطعی منزوی و منقطع و متعبد بوده است جنید گوید که از سری شنیدم که
گفت روزی ابو جعفر سماک بر من در آمد و دید که نزدیک من جمعی نشسته اند ایستاده نشسته
پس من نگریت و گفت یا سیرفی صورت من انا البطل الین و باز گشت و جماعت آن
جماعت را گرد من نپسندید احد بن خضر و یحیی البلیخی قدس سره از طبقه اولی
است کینت او ابو حادست از بزرگان مشایخ خراسان است از بلخ بود با ابو تراب
نخشب و حاتم اصم صحبت داشته بود و ابراهیم او هم را دیده بود و وے گوید که ابراهیم
او هم گفت التوبة کما هی الرجوع الی الله بصفاء القلب و النظیر ان بایزید
و ابو حفص صد است در سفر حج ابو حفص از یارت کرد و در نیشاپور و بایزید را در بسطام
ابو حفص را گفتند که ازین طائفه که از بزرگتر دیدی گفت از احمد خضر و یحیی بن محمد
و صدق احوال شخصی از احمد طلب وصیت کرد و گفت آمیت نفساک حتی
تجیبها و وے گفت له الطریق و ارضهم و الحق لا یخیر و الدار یرع

و کرمست حاد و بی شرمند و سرور می گفت
 ز یاد تو که کاشتر میرند و سرور می گفت
 و سرور دین بود که یکی از خلق سیم صراحی در کلام حق است و حاصلش آن گشتی گشتی
 آمد و دست گویا هر مصحفی که در این ده چه در کلام حق است و حاصلش آن گشتی گشتی
 میفرموده اند و در سوره ر با جمعی خوان میگیم که ز تو چه
 بخوان و در کلام حق است و حاصلش آن گشتی گشتی
 شادان دارم جد و جد یک از روزیم حیران دارم از آن خلق
 اللهم شغنی الرحمنی خدا یا که کلام حق است و حاصلش آن گشتی گشتی
 خود شغول گردان از من تا بشنوی که در یاد تو
 نزد من نیاید و در کلام حق است و حاصلش آن گشتی گشتی
 میفرموده اند و در سوره ر با جمعی خوان میگیم که ز تو چه

[illegible]

قَدْ أَسْمَعَ نَمَّا التَّحِيْرُ بَعْدَ هَذَا الْإِلَامِنِ الْعَنِي تَوَفَّى رَحْمَةً لِّلَّهِ فِي سَنَةِ
 أَرْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ وَفَرَسَ بِهَلْ مَشْهُورٌ يُزَامُ وَيَتَبَرَّكُ بِهِ يَحْيَى بْنُ عَمَّادٍ
 الرَّازِي رُوحُ الْقُدْرَةِ وَحَمْدُ الْطَبِيقَةِ أُولَى اسْتَكْنِيتِ الْبُزْكَرِيَا سِتْ وَلَقَبَ أَوْ
 وَاعْظُ يَوْسُفَ بْنِ الْحُسَيْنِ الرَّازِي كَفْتُ بَصْدُ دُمِيتْ شَهْرُ رَسْمِ بَدِيدِارِ عِلْمًا وَحُكْمًا
 وَمَشَافِخُ بِيْكَسْ نَدِيمِ قَادِرِ تَرْبِخْنِ اَزْ يَحْيَى مَعَاذِ رَازِي دَوَسْ كَفْتُ اِنْ كَسَا الْكَلَامِ
 أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ صَوْلَةِ الْمُطِيعِينَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ كَفْتُ وَفَتٍ بُوْدَ كَمْ مَرْدَسْ رَاوِ
 طَاعَتِ افْكَندِ وَاَزَا بَجَا بِيْرُوْنِ آوِ لِيْنِ دَرْ غُرُوْرَ افْكَندِ وَحُجْبُ فُوْدُ بُوْدُ وَفَتٍ بُوْدَ كَمْ شَيْخُ
 افْكَندِ يَاوِ مِصْبِيْتِي وَوِيْرَ اَزَا نِيْكَوْ بِيْرُوْنِ آوِ رُوْدُ رَا نِ غَفْلَتِ وَيَا بُوْدُ مَشْهُوْلِ كَنْدِ وَفَتٍ بُوْدُ
 خُوْدُ بُوْسْ اِرْزَانِي دَاوِدْ خُدا وَنَدَا سِتْ هَرْ جِهْ كَنْدِ وَخَوَاهِدْ تَوَانِدْ وَيَا رَا سِدْ وَا بِيْنِ
 بُوْدُوْنِ بَرْ هَرْ دُوْ غُرُوْرُ وَكِرَا سِتْ كَمْ حُكْمِ اُوْدُ رَا نِ نَدَانِي وَعَاقِبَتِ خُوْدُ رَا نِ نَشَا سِتْ يَابِدِ
 كَمْ دَلِيْرُ نَاشِي كَمْ اَللهُ تَعَالَى كَمْ سَتِ كَنْدَا زِ قَوْسِ كَمْ دَلِيْرُ وَاوِ رَحِيْتِ هِيْ مِيْرُوْدُ مَعِيْ كُوْنِدِ
 سَتِيْ كَفْتُ كَمَا اِيْنِ خُوْدُ مَارَا بِيَا مَزُوْ بِيْجْ چِيْزِ دَرْ كَنَاهِ بَرَا نِزْ حَقِيْرُ دَا شَتْنِ اَنْ نِيْسِتْ دَرْ
 حَقَارَتِ اَنْ مَنْكَرُوْرَ اَنْ نَكْرُ كَمْ بَا كَمْ نِيْسِرْ وُ دِيْجِيْ مَعَاذِ رَا كَفْتُ سَنَدُ قَوْمِيْ كَمْ
 مِيْكَوْنِدِ مَابَجَا سِيْ دِمِ كَمْ مَارَا نَا زِ بَا يَدِ كَرْ دَكْفُتِ كُوِيْ رَسِيْدِ اِيْدِ اَمَا هُوْدُ زِ
 رَسِيْدِ اَمُوْدُ وُ سِ كَفْتُ حَقُّ اَلْحَبِيْبِ الْعَمَلِ بِطَاعَةِ
 الْكُحْبُوتِيْ بِيْ دِيْمِ وُ سِ كَفْتُ كَمْ زَاهِدَانِ غُرَبَاءِ دُنْيَا اَنْدِ وَا عَارِفَانِ غُرَبَاءِ
 اَخِرَتِ دِيْمِ وُ سِ كَفْتُ كَمْ حَقِّ سُبْحَانِهِ وَتَعَالَى قَوْسِ رَاوِ دُوسْتِ دَا شَتِ دِلِ

بهر
جسز
این
نست
که
دست
خوب
نست
سرد
ع
ن
باز
نست

وَلَقَدْ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ هَذَا الْإِلَامِنَ الْعَنِي تَوَفَّى رَحْمَةً لِّلَّهِ فِي سَنَةِ
 أَرْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ وَفَرَسَ بِهَلْ مَشْهُورٌ يُزَامُ وَيَتَبَرَّكُ بِهِ يَحْيَى بْنُ عَمَّادٍ
 الرَّازِي رُوحُ الْقُدْرَةِ وَحَمْدُ الْطَبِيقَةِ أُولَى اسْتَكْنِيتِ الْبُزْكَرِيَا سِتْ وَلَقَبَ أَوْ
 وَاعْظُ يَوْسُفَ بْنِ الْحُسَيْنِ الرَّازِي كَفْتُ بَصْدُ دُمِيتْ شَهْرُ رَسْمِ بَدِيدِارِ عِلْمًا وَحُكْمًا
 وَمَشَافِخُ بِيْكَسْ نَدِيمِ قَادِرِ تَرْبِخْنِ اَزْ يَحْيَى مَعَاذِ رَازِي دَوَسْ كَفْتُ اِنْ كَسَا الْكَلَامِ
 أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ صَوْلَةِ الْمُطِيعِينَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ كَفْتُ وَفَتٍ بُوْدَ كَمْ مَرْدَسْ رَاوِ
 طَاعَتِ افْكَندِ وَاَزَا بَجَا بِيْرُوْنِ آوِ لِيْنِ دَرْ غُرُوْرَ افْكَندِ وَحُجْبُ فُوْدُ بُوْدُ وَفَتٍ بُوْدَ كَمْ شَيْخُ
 افْكَندِ يَاوِ مِصْبِيْتِي وَوِيْرَ اَزَا نِيْكَوْ بِيْرُوْنِ آوِ رُوْدُ رَا نِ غَفْلَتِ وَيَا بُوْدُ مَشْهُوْلِ كَنْدِ وَفَتٍ بُوْدُ
 خُوْدُ بُوْسْ اِرْزَانِي دَاوِدْ خُدا وَنَدَا سِتْ هَرْ جِهْ كَنْدِ وَخَوَاهِدْ تَوَانِدْ وَيَا رَا سِدْ وَا بِيْنِ
 بُوْدُوْنِ بَرْ هَرْ دُوْ غُرُوْرُ وَكِرَا سِتْ كَمْ حُكْمِ اُوْدُ رَا نِ نَدَانِي وَعَاقِبَتِ خُوْدُ رَا نِ نَشَا سِتْ يَابِدِ
 كَمْ دَلِيْرُ نَاشِي كَمْ اَللهُ تَعَالَى كَمْ سَتِ كَنْدَا زِ قَوْسِ كَمْ دَلِيْرُ وَاوِ رَحِيْتِ هِيْ مِيْرُوْدُ مَعِيْ كُوْنِدِ
 سَتِيْ كَفْتُ كَمَا اِيْنِ خُوْدُ مَارَا بِيَا مَزُوْ بِيْجْ چِيْزِ دَرْ كَنَاهِ بَرَا نِزْ حَقِيْرُ دَا شَتْنِ اَنْ نِيْسِتْ دَرْ
 حَقَارَتِ اَنْ مَنْكَرُوْرَ اَنْ نَكْرُ كَمْ بَا كَمْ نِيْسِرْ وُ دِيْجِيْ مَعَاذِ رَا كَفْتُ سَنَدُ قَوْمِيْ كَمْ
 مِيْكَوْنِدِ مَابَجَا سِيْ دِمِ كَمْ مَارَا نَا زِ بَا يَدِ كَرْ دَكْفُتِ كُوِيْ رَسِيْدِ اِيْدِ اَمَا هُوْدُ زِ
 رَسِيْدِ اَمُوْدُ وُ سِ كَفْتُ حَقُّ اَلْحَبِيْبِ الْعَمَلِ بِطَاعَةِ
 الْكُحْبُوتِيْ بِيْ دِيْمِ وُ سِ كَفْتُ كَمْ زَاهِدَانِ غُرَبَاءِ دُنْيَا اَنْدِ وَا عَارِفَانِ غُرَبَاءِ
 اَخِرَتِ دِيْمِ وُ سِ كَفْتُ كَمْ حَقِّ سُبْحَانِهِ وَتَعَالَى قَوْسِ رَاوِ دُوسْتِ دَا شَتِ دِلِ

ایشان را در خود بست که که رادوست دار و دل را در خود بسته دوست دارد و بهم
 و س گفته که هر که از دوست جز دوست دید و دوست ندید و بهم وی گفته که اهل
 معرفت و خوش انداز در زمین با انس موافقت نکنند و بهم و س گفته که حقیقت محبت
 آنست که بر بنیفراید و بخانکا بد قال اَهْلُ النَّارِ يُخْرَجُونَ مِنْهَا يَبْكُونَ
 مَعَاذِ اِلَهِیْ بَلْ كَمْ بِهَا مَدَّةٌ ثُمَّ رَجَعُوا اِلَیْهَا یَبْكُونَ وَفَوَاتِ
 بِهَا مَسَّةٌ ثَمَّ اِنْ وَخَمْسِيْنِ وَمِائَتَيْنِ خَلَفَ بِنِ عَلِيٍّ رَحِمَهُ اَللهُ تَعَالَى
 وُ سِ اَزْ بَهْرِهِ بُوْدُ وَا بِيْجِيْ مَعَاذِ صَحْبَتِ دَا شَتِ بُوْدُ وِیْ كَفْتُ كَمْ وَفَتٍ بُوْدُ مَشْهُوْلِ كَنْدِ وَفَتٍ بُوْدُ
 بُوْدُ مِیْ كَمْ رَاوِ دُوسْتِ پَدِيْدِ اَمُوْدِ كِرْ اَزْ شَيْخِ پَرَسِيْدِ كَمْ وُ سِ رَا چِهْ بُوْدُ هِ اسْتِ كَفْتُ
 سَخْنِ خَدِیْ لَشَنِيْدِ سُرُوْدِ حِدَا نِيْتِ دَرْ وُشْ كَشَفْ شَدْ صَفْتِ اَنْسَانِيْتِ مَوْشَرِ بَا نِيْزِيْدِ
 بِسْطَامِيْ قَدِ سِ اَللهُ تَعَالَى سُرُوْدِ اَزْ طَبِيقَةِ اُولَى سِتْ نَامِ دِيْ طَبِيقِ رِ بِنِ عِيْ بِنِ اَمِ
 بِنِ سُرُوْشَانِ سِتْ جِدَا وَا كِرْ بُوْدُ سِلْمَانِ شَدِ اَزَا قِرَانِ اَحْمَدِ خُضْرُوِيْدِ اَوْفَافِ اِيْجِيْ
 مَعَاذِ سِتْ وَشَقِيْقِ لُحْنِيْ رَا دِيْدِهِ بُوْدُ وَفَاتِ دَرْ سَنَةِ اَحَدِيْ وَسْتِيْنِ وَبِائِيْنِ بُوْدُ وُ رَسَنَةِ
 اَرْبَعِ وَثَلَاثِيْنِ نِيْزِ كَفْتُ اَنْدِ وَاوِلِ دَرْ سِتْ تَرَسْتِ وَاُسْتَاوِ وُ سِ كِرْ بُوْدُ وُ سِتْ كَرْ وُ
 كَمْ قَبْرِ مَنِ فَرُوْدِ تَرَا زِ اُسْتَاوِ مَنِ نَهِيْدِ حُرْمَتِ اُسْتَاوِ وُ سِ اَزَا صَوَابِ رَا یِ بُوْدُ
 لِيْكِنِ وُ سِ رَاوِلَا تِيْ كَشَاوِ كَمْ مَذْهَبِ دِرَا نِ پَدِيْدِ نِيَا شَيْخِ الْإِسْلَامِ كَفْتُ كَمْ بَرَا يَزِيْدِ اَزَا نِ
 دَرْ وُ غَمَا بَسْتِ اَنْدِ سِيْ كَمْ اَنْسِتْ كَمْ وُ سِ كَفْتُ خُدْمِ دُخِيْمِ زُوْمِ بَرَا بَرُوْشِ شَيْخِ الْإِسْلَامِ
 كَفْتُ اِيْنِ سَخْنِ دَرْ تَرْبِيْعِ كَفْرِ سِتْ دَرْ حَقِيْقَتِ بَعْدِ حَقِيْقَتِ دَرْ سِتْ مِيْ كَنِيْ بَقَاوِيْدِ
 آوِرُوْنِ خُوْلِيْشِ حَقِيْقَتِ چِيْسِتِ بَرَسْتِنِ اَزْ خُوْلِيْشِ حَقِيْقَتِ بِنَا بُوْدُ خُوْدُ دَرْ سِتْ
 كَرْ دِنِ بَرَا بَرِ خُوْدِ كَفْتُ اَفْرَسِتْ كُوْجِيْدِ بَدُوْ كَا سِ كَمْ دَرْ سِتْ مِيْ كَنِيْ وَا بَرِ سِيْدِنِ بَا يَدِ
 فَرَا سِيْدِنِ حَصْرِيْ كَفْتُ كَمْ اَكْرُ عَرَضِ بِيْنِ كَا فَرَا سِشْمِ جَنِيْدِ مَنَكْنِ بُوْدُ وَاوِلَاوِ

وَلَقَدْ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ هَذَا الْإِلَامِنَ الْعَنِي تَوَفَّى رَحْمَةً لِّلَّهِ فِي سَنَةِ
 أَرْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ وَفَرَسَ بِهَلْ مَشْهُورٌ يُزَامُ وَيَتَبَرَّكُ بِهِ يَحْيَى بْنُ عَمَّادٍ
 الرَّازِي رُوحُ الْقُدْرَةِ وَحَمْدُ الْطَبِيقَةِ أُولَى اسْتَكْنِيتِ الْبُزْكَرِيَا سِتْ وَلَقَبَ أَوْ
 وَاعْظُ يَوْسُفَ بْنِ الْحُسَيْنِ الرَّازِي كَفْتُ بَصْدُ دُمِيتْ شَهْرُ رَسْمِ بَدِيدِارِ عِلْمًا وَحُكْمًا
 وَمَشَافِخُ بِيْكَسْ نَدِيمِ قَادِرِ تَرْبِخْنِ اَزْ يَحْيَى مَعَاذِ رَازِي دَوَسْ كَفْتُ اِنْ كَسَا الْكَلَامِ
 أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ صَوْلَةِ الْمُطِيعِينَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ كَفْتُ وَفَتٍ بُوْدَ كَمْ مَرْدَسْ رَاوِ
 طَاعَتِ افْكَندِ وَاَزَا بَجَا بِيْرُوْنِ آوِ لِيْنِ دَرْ غُرُوْرَ افْكَندِ وَحُجْبُ فُوْدُ بُوْدُ وَفَتٍ بُوْدَ كَمْ شَيْخُ
 افْكَندِ يَاوِ مِصْبِيْتِي وَوِيْرَ اَزَا نِيْكَوْ بِيْرُوْنِ آوِ رُوْدُ رَا نِ غَفْلَتِ وَيَا بُوْدُ مَشْهُوْلِ كَنْدِ وَفَتٍ بُوْدُ
 خُوْدُ بُوْسْ اِرْزَانِي دَاوِدْ خُدا وَنَدَا سِتْ هَرْ جِهْ كَنْدِ وَخَوَاهِدْ تَوَانِدْ وَيَا رَا سِدْ وَا بِيْنِ
 بُوْدُوْنِ بَرْ هَرْ دُوْ غُرُوْرُ وَكِرَا سِتْ كَمْ حُكْمِ اُوْدُ رَا نِ نَدَانِي وَعَاقِبَتِ خُوْدُ رَا نِ نَشَا سِتْ يَابِدِ
 كَمْ دَلِيْرُ نَاشِي كَمْ اَللهُ تَعَالَى كَمْ سَتِ كَنْدَا زِ قَوْسِ كَمْ دَلِيْرُ وَاوِ رَحِيْتِ هِيْ مِيْرُوْدُ مَعِيْ كُوْنِدِ
 سَتِيْ كَفْتُ كَمَا اِيْنِ خُوْدُ مَارَا بِيَا مَزُوْ بِيْجْ چِيْزِ دَرْ كَنَاهِ بَرَا نِزْ حَقِيْرُ دَا شَتْنِ اَنْ نِيْسِتْ دَرْ
 حَقَارَتِ اَنْ مَنْكَرُوْرَ اَنْ نَكْرُ كَمْ بَا كَمْ نِيْسِرْ وُ دِيْجِيْ مَعَاذِ رَا كَفْتُ سَنَدُ قَوْمِيْ كَمْ
 مِيْكَوْنِدِ مَابَجَا سِيْ دِمِ كَمْ مَارَا نَا زِ بَا يَدِ كَرْ دَكْفُتِ كُوِيْ رَسِيْدِ اِيْدِ اَمَا هُوْدُ زِ
 رَسِيْدِ اَمُوْدُ وُ سِ كَفْتُ حَقُّ اَلْحَبِيْبِ الْعَمَلِ بِطَاعَةِ
 الْكُحْبُوتِيْ بِيْ دِيْمِ وُ سِ كَفْتُ كَمْ زَاهِدَانِ غُرَبَاءِ دُنْيَا اَنْدِ وَا عَارِفَانِ غُرَبَاءِ
 اَخِرَتِ دِيْمِ وُ سِ كَفْتُ كَمْ حَقِّ سُبْحَانِهِ وَتَعَالَى قَوْسِ رَاوِ دُوسْتِ دَا شَتِ دِلِ

بهر
جسز
این
نست
که
دست
خوب
نست
سرد
ع
ن
باز
نست

شیخ الاسلام گفت لذت و خوشی در طلب است دریافت خوشی نیست دریافت صدمت است که
 ترا فردی شکند شیخ الاسلام **وَجَدَ اَنْكُمْ فَوْقَ الشُّرُورِ وَفَقَدَ كُمْ فَوْقَ الْحُزْنِ**
 ابو حمزه گوید که الله تعالی می گوید **اَعْرَضَ عَنْ الْجَاهِلِينَ وَنَفْسٍ جَاهِلَةٍ** جاهلان است
 سزاوارتر است بآنکه از وی اعراض کنی وقتی ابو حمزه در بغداد از قریب شد چیزی می اندیشید
 از خود غائب گشت همچنان در رفتن ایستاد چون با خویشین آمد خود را در میان بادی دید در زیر پای
 شیخ الاسلام گفت این زیادتست از آنکه شیخ علی سقا در بادی از قرب الله تعالی چیزی
 می اندیشید از خود غائب گشت چون با خود آمد سیزده روز گذشته بود ویرا گفتند از چه بجای
 آوردی که چندین روز بگذشت که کسی نبود که ترا بگوید گفت پیش از آنکه غائب گشتم از راه
 سیزده روز مانده بود چون با خویش آمدم ماه نو دیدم دهنم که چند روز گذشته و ابو حمزه
 گفت **حُبُّ الْفَقْرِ أَشَدُّ يَدًا وَلَا يَصْبِرُ عَلَيْهِ إِلَّا صِدِّيقٌ وَتَقِي بَطْرَسُوس**
 رفت ویرا آنجا قبولی عظیم پدید آمد مردمان رو به سوی آوردند ناگاه از دوسه در حال
 سکر خنی صادر شد که مردم فهم آن نکردند برو به جلوس و زندگه گواهی دادند و از طرسوس
 بیرون کردند و چهار پایه ویران کرد و زد و فریاد می کردند که این چارپایان زندق است
 چون از طرسوس بر رفتن بیت را بخاند **لَكَ فِي قَلْبِي الْمَكَانُ الْمُصُونُ بِكُلِّ عَيْبٍ**
عَلَيْ نَبِيكَ يَهُوُونَ و ابو حمزه گفته است **حُبُّ الْفَقْرِ أَشَدُّ يَدًا وَلَا يَصْبِرُ**
عَلَيْهِ إِلَّا صِدِّيقٌ حمزه بن عبد الله العلوی **سَيِّدِي قَدْ سَمِعْتُ كُنْتُ**
أَبُو الْقَاسِمِ ست ساقی فی اَبَادِيَةِ عَلَى التَّوَكُّلِ سَيِّدِي يُقَالُ لَهُ لَمْ يَضَعْ جَنْبَهُ
عَلَى الْأَرْضِ سَيِّدِي فِي الْحَضَرِ وَكَانَ لَا يَحْمِلُ مَعَهُ فِي أَسْفَارِهِ رُكْنًا وَلَا يَقْتَرِفُ
فِي الدُّنْيَا حمزه علوی شاگرد ابو انخیز تپکانی است وی شلم گرسنه در بادی بسر برد گفت

نجات الانس
 گفتار بوده است
 لک فی قلبی
 است از آنکه
 می اندیشید
 از خود غائب
 گشت چون با
 خود آمد
 سیزده روز
 مانده بود
 چون با خویش
 آمدم
 ماه نو دیدم
 دهنم که
 چند روز
 گذشته
 و ابو حمزه
 گفت
 رفت ویرا
 آنجا قبولی
 عظیم
 پدید آمد
 مردمان
 رو به سوی
 آوردند
 ناگاه
 از دوسه
 در حال
 سکر خنی
 صادر شد
 که مردم
 فهم آن
 نکردند
 برو به
 جلوس
 و زندگه
 گواهی
 دادند
 و از طرسوس
 بیرون
 کردند
 و چهار
 پایه
 ویران
 کرد
 و زد و
 فریاد
 می کردند
 که این
 چارپایان
 زندق
 است
 چون
 از طرسوس
 بر رفتن
 بیت
 را بخاند
 گفت
 علی نَبیْکَ
 یَهُوُونَ
 و ابو حمزه
 گفته
 است
 حُبُّ الْفَقْرِ
 أَشَدُّ
 یَدًا
 وَلَا
 یَصْبِرُ
 عَلَیْهِ
 إِلَّا
 صِدِّیقٌ
 حمزه
 بن عبد
 الله
 العلوی
 سَیِّدِی
 قَدْ
 سَمِعْتُ
 کُنْتُ
 أَبُو
 الْقَاسِمِ
 ست
 ساقی
 فی
 اَبَادِیَةِ
 عَلَى
 التَّوَكُّلِ
 سَیِّدِی
 یُقَالُ
 لَهُ
 لَمْ
 یَضَعْ
 جَنْبَهُ
 عَلَى
 الْأَرْضِ
 سَیِّدِی
 فِی
 الْحَضَرِ
 وَكَانَ
 لَا
 یَحْمِلُ
 مَعَهُ
 فِی
 أَسْفَارِهِ
 رُكْنًا
 وَلَا
 یَقْتَرِفُ
 فِی
 الدُّنْيَا
 حمزه
 علوی
 شاگرد
 ابو
 انخیز
 تپکانی
 است
 وی
 شلم
 گرسنه
 در
 بادی
 بسر
 برد
 گفت

نجات الانس
 گفتار بوده است
 لک فی قلبی
 است از آنکه
 می اندیشید
 از خود غائب
 گشت چون با
 خود آمد
 سیزده روز
 مانده بود
 چون با خویش
 آمدم
 ماه نو دیدم
 دهنم که
 چند روز
 گذشته
 و ابو حمزه
 گفت
 رفت ویرا
 آنجا قبولی
 عظیم
 پدید آمد
 مردمان
 رو به سوی
 آوردند
 ناگاه
 از دوسه
 در حال
 سکر خنی
 صادر شد
 که مردم
 فهم آن
 نکردند
 برو به
 جلوس
 و زندگه
 گواهی
 دادند
 و از طرسوس
 بیرون
 کردند
 و چهار
 پایه
 ویران
 کرد
 و زد و
 فریاد
 می کردند
 که این
 چارپایان
 زندق
 است
 چون
 از طرسوس
 بر رفتن
 بیت
 را بخاند
 گفت
 علی نَبیْکَ
 یَهُوُونَ
 و ابو حمزه
 گفته
 است
 حُبُّ الْفَقْرِ
 أَشَدُّ
 یَدًا
 وَلَا
 یَصْبِرُ
 عَلَیْهِ
 إِلَّا
 صِدِّیقٌ
 حمزه
 بن عبد
 الله
 العلوی
 سَیِّدِی
 قَدْ
 سَمِعْتُ
 کُنْتُ
 أَبُو
 الْقَاسِمِ
 ست
 ساقی
 فی
 اَبَادِیَةِ
 عَلَى
 التَّوَكُّلِ
 سَیِّدِی
 یُقَالُ
 لَهُ
 لَمْ
 یَضَعْ
 جَنْبَهُ
 عَلَى
 الْأَرْضِ
 سَیِّدِی
 فِی
 الْحَضَرِ
 وَكَانَ
 لَا
 یَحْمِلُ
 مَعَهُ
 فِی
 أَسْفَارِهِ
 رُكْنًا
 وَلَا
 یَقْتَرِفُ
 فِی
 الدُّنْيَا
 حمزه
 علوی
 شاگرد
 ابو
 انخیز
 تپکانی
 است
 وی
 شلم
 گرسنه
 در
 بادی
 بسر
 برد
 گفت

شلم سیر از معلوم است وی گفته که صوفی را در بادی آن نگاه باید داشت که حشر که صوفی در سفر
 در حشر است یکی از علویان فرایح الاسلام گفت که پدر من مراد است پنج سال هر روز پیش او دید
 که پیری بود از صوفیان مرد میفرستاد از وی یک فائده دارم که روزی گفت تا این علوی کی
 خویش یعنی از تجرید و ترفع کسب بکنی بیرون نیایی ازین کار یعنی تصوف بوسی نیایی
 شیخ الاسلام گفت چنانست که او گفت آنکه با او گوید و با او نیازد صوفی اوست و اگر
 نیاز نیست چیزی نیابد پس گفت هزار و دویست امام شناسم ازین طائفه کی و نیم
 علوی شناسم کی ابراهیم سعد معلوم صاحب کرامات و دیگر حمزه علوی ابو سعید خراسانی
 تعالی سره از طبقه ثانیه است نام وی احمد بن عیسی است واقف وی خراز و گفته اند که
 در روزی خراز موزه می کرد و بازمی کشاد گفتند این چیست گفت نفس خود را مشغول میکنم
 پیش از آنکه مرا مشغول کند و روزی بعد از او لاصل است و محبت صوفیان بصیر شده و در مکه حجاز بوده
 از آنکه قوم واجبه مشایخ است یگانه و بی نظیر شاگرد محمد بن منصور طوسی است و با ذوالنون مصری
 و ابو عبید بصری و ستری سقطی و بشار حافی و غیر ایشان صحبت داشته و گفته اند
 در پیشین کسی است که در علم فناء و بقا سخن گفت شیخ الاسلام گفت که در خویشین را
 بشار کرد جنید فرامی نمود اما با رخدای جنید بود از یاران اقران و یست ولیکن در
 پیش از من بر رفته از دنیا در شرفه است و ثمان و مائین و قیل فی قلبها و قیل فی لبتی
 بعد هالک ا فی تاریخ لا مام عبد الله الیافعی رَحِمَهُ اللهُ جنید گفت که
 طاب الله تعالی بحقیقه ماعلیه ابو سعید الخزاز لهکنا و سئل
 عن راوی هذه الحکایت عن الجنید ایش کان حاله قال اقام کذا
 و کذا سنة یحضر ما فاته الحق بین الخمرین خراز گوید که در او اهل حال

نجات الانس
 گفتار بوده است
 لک فی قلبی
 است از آنکه
 می اندیشید
 از خود غائب
 گشت چون با
 خود آمد
 سیزده روز
 مانده بود
 چون با خویش
 آمدم
 ماه نو دیدم
 دهنم که
 چند روز
 گذشته
 و ابو حمزه
 گفت
 رفت ویرا
 آنجا قبولی
 عظیم
 پدید آمد
 مردمان
 رو به سوی
 آوردند
 ناگاه
 از دوسه
 در حال
 سکر خنی
 صادر شد
 که مردم
 فهم آن
 نکردند
 برو به
 جلوس
 و زندگه
 گواهی
 دادند
 و از طرسوس
 بیرون
 کردند
 و چهار
 پایه
 ویران
 کرد
 و زد و
 فریاد
 می کردند
 که این
 چارپایان
 زندق
 است
 چون
 از طرسوس
 بر رفتن
 بیت
 را بخاند
 گفت
 علی نَبیْکَ
 یَهُوُونَ
 و ابو حمزه
 گفته
 است
 حُبُّ الْفَقْرِ
 أَشَدُّ
 یَدًا
 وَلَا
 یَصْبِرُ
 عَلَیْهِ
 إِلَّا
 صِدِّیقٌ
 حمزه
 بن عبد
 الله
 العلوی
 سَیِّدِی
 قَدْ
 سَمِعْتُ
 کُنْتُ
 أَبُو
 الْقَاسِمِ
 ست
 ساقی
 فی
 اَبَادِیَةِ
 عَلَى
 التَّوَكُّلِ
 سَیِّدِی
 یُقَالُ
 لَهُ
 لَمْ
 یَضَعْ
 جَنْبَهُ
 عَلَى
 الْأَرْضِ
 سَیِّدِی
 فِی
 الْحَضَرِ
 وَكَانَ
 لَا
 یَحْمِلُ
 مَعَهُ
 فِی
 أَسْفَارِهِ
 رُكْنًا
 وَلَا
 یَقْتَرِفُ
 فِی
 الدُّنْيَا
 حمزه
 علوی
 شاگرد
 ابو
 انخیز
 تپکانی
 است
 وی
 شلم
 گرسنه
 در
 بادی
 بسر
 برد
 گفت

نجات الانس
 گفتار بوده است
 لک فی قلبی
 است از آنکه
 می اندیشید
 از خود غائب
 گشت چون با
 خود آمد
 سیزده روز
 مانده بود
 چون با خویش
 آمدم
 ماه نو دیدم
 دهنم که
 چند روز
 گذشته
 و ابو حمزه
 گفت
 رفت ویرا
 آنجا قبولی
 عظیم
 پدید آمد
 مردمان
 رو به سوی
 آوردند
 ناگاه
 از دوسه
 در حال
 سکر خنی
 صادر شد
 که مردم
 فهم آن
 نکردند
 برو به
 جلوس
 و زندگه
 گواهی
 دادند
 و از طرسوس
 بیرون
 کردند
 و چهار
 پایه
 ویران
 کرد
 و زد و
 فریاد
 می کردند
 که این
 چارپایان
 زندق
 است
 چون
 از طرسوس
 بر رفتن
 بیت
 را بخاند
 گفت
 علی نَبیْکَ
 یَهُوُونَ
 و ابو حمزه
 گفته
 است
 حُبُّ الْفَقْرِ
 أَشَدُّ
 یَدًا
 وَلَا
 یَصْبِرُ
 عَلَیْهِ
 إِلَّا
 صِدِّیقٌ
 حمزه
 بن عبد
 الله
 العلوی
 سَیِّدِی
 قَدْ
 سَمِعْتُ
 کُنْتُ
 أَبُو
 الْقَاسِمِ
 ست
 ساقی
 فی
 اَبَادِیَةِ
 عَلَى
 التَّوَكُّلِ
 سَیِّدِی
 یُقَالُ
 لَهُ
 لَمْ
 یَضَعْ
 جَنْبَهُ
 عَلَى
 الْأَرْضِ
 سَیِّدِی
 فِی
 الْحَضَرِ
 وَكَانَ
 لَا
 یَحْمِلُ
 مَعَهُ
 فِی
 أَسْفَارِهِ
 رُكْنًا
 وَلَا
 یَقْتَرِفُ
 فِی
 الدُّنْيَا
 حمزه
 علوی
 شاگرد
 ابو
 انخیز
 تپکانی
 است
 وی
 شلم
 گرسنه
 در
 بادی
 بسر
 برد
 گفت

وما عین برفته از دنیا کذا فی کتاب الطبقات والرسالة القدیة و فی تاریخ الیافعی
 انه مات سنة ثمان وتسعين ومائین وقيل سنة تسع وتسعين ومائین
 والله تعالی اعلم روزی چند در ایام سفر با کودکان بازی میکردی سری قطنی گفت ما تقول
 فی الشکر یا غلام گفت الشکر ان لا تستعین بنعمیه علی معاصیه سری گفت بسیار
 می ترسم که بهره تو همین از زبان تو باشد جنید گفت همیشه از آن سخن ترسان بودم تا آنکه روزی
 بروی در آدم و آنچه محتاج الیه وی بود همراه بروم گفت بشارت باد ترا که از حضرت حق سبحانه
 در خواسته بودم که این را بدست مغللی یا موقفی بن رساند جنید گفت که سری مرا گفت که مجلس
 و مردم را سخن گوی و من نفس خود را متمم میداشتم و استغراق آن نمیدانستم تا آنکه حضرت
 رسالت را صلی الله علیه و آله و سلم در یکی از شهرهای جمع در خواب دیدم که گفت کلمه
 علی الناس بیدار شدم و پیش از صبح در خانه سری رفتم و بگو فتم گفت مرا راست گو
 نداشتی تا ترا گفتند پس بیدار مجلس نهادم و آغاز سخن کردم خبر پیشتر شد که جنید سخن میگوید
 جوانی ترسانه در لباس ترسایان بر کنار مجلس بایستاد و گفت ایها الشیخ ما معنی قول
 رسول الله صلی الله علیه و سلم اتقوا فزاسة المؤمنین فانها ينظر بنو الله جنید گفت ساعته سر بر پیشان گذارم پس سر بر دوشتم و گفتم سلام آور که رفت
 اسلام تو رسیده است امام یافعی گوید که مردم می پندارند که جنید را این یک کرامت است
 و من می گویم همین دو کرامت است یکی اطلاع بر کفر آن جوان و دیگر اطلاع در
 بر آنکه وی در حال اسلام خواهد آورد جنید را گفتند این علم از کجا میگوید گفت اگر از کجا
 بود که بر پیری و دوسه گفته تصوف آنست که ساعته بشین بیه تمامه شیخ الاسلام
 گفت که بیه تیمار چه بودی انت بی حشمت و در بار بیه نگریش که بیه شنده درویدار

و کذا فی کتاب الطبقات و فی تاریخ الیافعی
 و فی تاریخ الیافعی و فی تاریخ الیافعی
 و فی تاریخ الیافعی و فی تاریخ الیافعی
 و فی تاریخ الیافعی و فی تاریخ الیافعی

آن بنوده ۱۲
 گفت ایها الشیخ ما معنی قول
 رسول الله صلی الله علیه و سلم
 اتقوا فزاسة المؤمنین فانها
 ينظر بنو الله جنید گفت
 ساعته سر بر پیشان گذارم
 پس سر بر دوشتم و گفتم
 سلام آور که رفت اسلام
 تو رسیده است امام یافعی
 گوید که مردم می پندارند
 که جنید را این یک کرامت
 است و من می گویم همین
 دو کرامت است یکی اطلاع
 بر کفر آن جوان و دیگر
 اطلاع در بر آنکه وی در
 حال اسلام خواهد آورد
 جنید را گفتند این علم
 از کجا میگوید گفت اگر
 از کجا بود که بر پیری
 و دوسه گفته تصوف آنست
 که ساعته بشین بیه تمامه
 شیخ الاسلام گفت که
 بیه تیمار چه بودی انت
 بی حشمت و در بار بیه
 نگریش که بیه شنده
 درویدار

علتت روی گفته استغرا فی لعل خیر من استغراق العلم فی الوجد
 و هم می گفته اشرف المجالس و اعلاها الجلوس مع الفکر فی میدان التوحید
 و هم می گفته احواف هک الى الله عز وجل وایا ک ان تنظر بالعين التي بها تشاهد
 الله عز وجل الى غير الله عز وجل فتسقط عين الله و هم می گفته که موافقت با این
 بهتر از شفقت شیخ الاسلام گفت طاعت داری به از خدمت داری و هم جنید گوید و مان بدار
 که من شاگرد سری قطنی ام من شاگرد محمد بن علی القصابم از وی پرسیدم که تصوف چیست گفت ندانم
 خلق کریم بظهوره الکریم فی زمان کریم من لعل کریمین قوم کرام شیخ الاسلام گفت
 که سخنی ظریف و نیکوست که اول گفت ندانم پس گفت خلقی است که یک ظاهر می کنند از کریم در زمان کریم
 از مردم کریم میان قوم کریمان و الله تعالی داند که آن خلق چیست شیخ الاسلام گفت اذا صافی عبد
 ارتضا و لخالصته وعدا من خاصته کفی البکر کریمه من لسان کریمه فی وقت کریم
 علامکان کریمین قوم کرام الکلمة الکریمه سخنی تازه بدست بخود می از حق فرستاده و بقی
 گوش آسوده بر دل تشنه بگزاینده و بجان فرا ازل نگران رسانیده و سخنی از دوستی و از دوست نشان
 تشنه را غراب و خسته را در مان شنیدن آسان و از و باز در متن توان و خولک من باب
 الهوی ان اردت یسر و لکن الخروج عیس من لسان کریمه از زبانی و چه زبان از
 حق ترجمان و برنامه صحت عنوان نه گوینده و انست و نه زبان سخن همه گوش شنوند و آن بجان
 فی وقت کریم در چه زمان در زمانی که جز از حق یا نیست و در آن گذشته عمر خجلست از نیکوئی آن

و فی تاریخ الیافعی و فی تاریخ الیافعی
 و فی تاریخ الیافعی و فی تاریخ الیافعی
 و فی تاریخ الیافعی و فی تاریخ الیافعی
 و فی تاریخ الیافعی و فی تاریخ الیافعی

و فی تاریخ الیافعی و فی تاریخ الیافعی
 و فی تاریخ الیافعی و فی تاریخ الیافعی

نسبت
 طاعت داری
 از خدمت داری
 به از خدمت داری
 و هم جنید گوید
 و مان بدار
 که من شاگرد
 سری قطنی ام
 من شاگرد
 محمد بن علی
 القصابم از
 وی پرسیدم
 که تصوف
 چیست گفت
 ندانم
 خلق کریم
 بظهوره
 الکریم فی
 زمان کریم
 من لعل
 کریمین قوم
 کرام شیخ
 الاسلام
 گفت که
 سخنی
 ظریف و
 نیکوست
 که اول
 گفت
 ندانم
 پس گفت
 خلقی
 است که
 یک
 ظاهر
 می
 کنند
 از
 کریم
 در
 زمان
 کریم
 از
 مردم
 کریم
 میان
 قوم
 کریمان
 و
 الله
 تعالی
 داند
 که
 آن
 خلق
 چیست
 شیخ
 الاسلام
 گفت
 اذا
 صافی
 عبد
 ارتضا
 و
 لخالصته
 وعدا
 من
 خاصته
 کفی
 البکر
 کریمه
 من
 لسان
 کریمه
 فی
 وقت
 کریم
 علامکان
 کریمین
 قوم
 کرام
 الکلمة
 الکریمه
 سخنی
 تازه
 بدست
 بخود
 می
 از
 حق
 فرستاده
 و
 بقی
 گوش
 آسوده
 بر
 دل
 تشنه
 بگزاینده
 و
 بجان
 فرا
 ازل
 نگران
 رسانیده
 و
 سخنی
 از
 دوستی
 و
 از
 دوست
 نشان
 تشنه
 را
 غراب
 و
 خسته
 را
 در
 مان
 شنیدن
 آسان
 و
 از
 و
 باز
 در
 متن
 توان
 و
 خولک
 من
 باب
 الهوی
 ان
 اردت
 یسر
 و
 لکن
 الخروج
 عیس
 من
 لسان
 کریمه
 از
 زبانی
 و
 چه
 زبان
 از
 حق
 ترجمان
 و
 برنامه
 صحت
 عنوان
 نه
 گوینده
 و
 انست
 و
 نه
 زبان
 سخن
 همه
 گوش
 شنوند
 و
 آن
 بجان
 فی
 وقت
 کریم
 در
 چه
 زمان
 در
 زمانی
 که
 جز
 از
 حق
 یا
 نیست
 و
 در
 آن
 گذشته
 عمر
 خجلست
 از
 نیکوئی
 آن

وَأَمْسَكَ نَفْسَهُ عَنِ التَّمَوَاتِ وَعَمَّا بَاطِنَهُ بَدَا وَامُ الْمَرَاقِبَةِ وَظَاهِرِهِ
بِاتِّبَاعِ السُّنَّةِ لَمْ يَخْطَأْ لَهُ فِرَاسَةُ أَبُو عَثْمَانَ حَمِيْدُ اللَّهِ تَعَالَى رَحِمَهُ
از طبقه ثانیه است نام وی سید بن اسماعیل بحیری النیسابوریست اصل دے از رے
است شاگرد شاه شجاع است و با ابو حفص حداد و یحیی معاذ را زے صحبت داشته
است امام و یگانه وقت بود استاد و پیشاپور یا است باشاه شجاع از پیشاپور آمد ابو حفص
ویرا گفت اینجا بایست که شاه آنجا اشغال و عیال دارد تو کسے نداری شاه باز گشت
دوی پیش ابو حفص یا استاد ابو حفص برآے مے مجلس نهاد در ماه ربیع الاول سنه
ثمان و تسعين و اربعین برفته از دنیا و قبر دے در پیشاپور است ویرا گفتند جو امر دان که اند
گفت ایشانکه خورانه بیند و هم دے گفتے التَّشَوُّقُ مِنْ شَعَابِ الْمَحَبَّةِ
دویرا امام و مقتداے ربانی گفته اند و ربانی آن بود که شاگردان را بکینه علم
بپروانند تا قوی شوند علم همین را دوی چنان بود در سخن ضعیف است اما در معالمت نیکوتر است
و هم دے گفته التَّهَانُوتُ بِالْأَمْرِ مِنَ قِلَّةِ الْمَعْرِفَةِ بِالْأَمْرِ زَكَرِيَّا بْنِ
وَلَوْ شِئَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى كُنْتُ فِي أَبِي يَحْيَى هَذَا نَهْلُ نَشَابُورِ بُوْدَه ا ست از
شاگردان احمد حرب از جمله زیاد و متوکلان بوده در لقمه نیک با احتیاط بوده و از
کسب خود خورد دے ابو عثمان حیرے رحمه الله گفته هر که چون ابو یحیی زید اورا اندیشه مرگ
نمود و اندیشه بعد از مرگ هم نبود و وفات دے در سنه اربع و تسعين و اربعین بود و پیشاپور
زکریا ابن یحیی الهروی رحمه الله از کبار مشایخ بوده و مستجاب لدعوة
احمد بنبل رحمه الله گفته است زکریا از جمله ابدال است ابو سعید زاهد گفته است
زکریا را دیدم و با دے صحبت داشتم از جمله صدیقان بود و وفات وی در هرات بوده
در رجب سنه خمس و خمسين و اربعین زکریا دالبکیر الهمدانی رحمه الله تَعَالَى

چون سبب بیکدیگر عالمیت از نیایان است در این عالم
یعنی اشتیاق را از محبت است و از نیایان
چون سبب بیکدیگر عالمیت از نیایان است در این عالم
یعنی اشتیاق را از محبت است و از نیایان

التهاون بالام
الانسان
داشتم و زین
بنام قله سرف
آمر است چ
اگر شخص فطرت
آمر و عقارت
قوله الامام
کنند تهاون
را جمال نهد
بن دلوپ یعنی
مال محبت
سکون لاسر
سکون و قوت
نشانه تخانیه
نقیح های محله
سکون لاسر
وای سوده
عزیز
کینه زای
مجموعه وای
نشانه تخانیه
جله ۱۲

از همدان بود و در صحبت جنید قدس سره بوده و فقیه و متجرب لدعوة کمس الهمدانی رحمه الله گفته
که وقتی در مسجد آدینه شدم زیاده دیدم در محراب نشسته و دعاے استقامی کند هنوز دعا
بآخر رسیده بود که باران چنان بگرفت که بخانه باز نتوانستیم آمد ابو عثمان مغربی قدس الله
سره وی از طبقه پنجم است نام مے سید بن سلام المغربي است شاگرد ابو حسیب صاحب دیوبند
از ناحیت قمران مغرب بوده سالها در مکة مجاورت کرده بود و آنجا سید الوقت یگانه مشایخ
بوده آنجا ویرا قضیه افتاد و پیشاپور آمد و در نشاپور برفت در سنه ثلاث و سبعین و ثلاثا ثانیة
قبر دے در نشاپور است بیکوی ابو عثمان حیری و ابو عثمان غیبی هر سه پهلوی بیکدیگر اند صحبت
داشت با ابو علی کاتب و حبیب مغربی و ابو عمر و نجاج و ابو یعقوب نهرجوری را دیده بود و
صاحب کرامات ظاهر بوده و فراست نیز مے گفته که ابتدا در آمدن من درین کار آن بود که من
اچھ دسکے داشتم و در یکی از جزائرم پیوسته شکاری کردم و کاسه شتم چوبین که در آن شیر می کردم
روزی خواستم که از آن کاسه شیر خورم آن سگ بانگ بسیار کرد و بر من حمله آورد چنانکه از
شیر خوردن باز داشت چون بار دوم قصد کردم که شیر خورم باز بر من حمله کرد چون بار سوم خواستم
که بخورم سردران کاسه کرد و شیر را خوردن گرفت در ساعت آس کرد و بر دهمای دوی دیده بود
که ماری سردران شیر کرده بود خود را فدای من کرد چون آنرا دیدم تو بیکدم درین کار آمدم
شیخ الاسلام گفت که ابو حسیب کو اشافی مرا گفت که ابو عثمان مغربی مرا گفت که آن روز که من از دنیا
بردم فرشتگان خاک پاشند ابو حسیب گفت که وی چون برفت من حاضر بودم و نشاپور کس از من
از بسیاری گرد شیخ الاسلام گفت که وی نسی سال در مکة بود در حرم بول نکرده بود و حرمت حرم را
و ابو عثمان گفته که لا یجوزُ هَذَا الْاَمْرُ لَا بِرَأْسِ الدِّمِ و هم وی گفت لَا غِنَاءَ حِفْظُ
الْجَوَارِحِ تَحْتَ الْأَوَامِرِ و هم دے گفته هر که محبت تو را که ان بر صحبت دے ایشان گزیده اند
دیرا برگ دل مبتلا کند و هم دے گفته الْقَاصِي خَيْرٌ مِنَ الْمَدْعِي لِأَنَّ الْقَاصِي بَدَأَ
يَطْلُبُ طَرِيقَ تَوْبَتِهِ وَالْمَدْعِي يَجْتَطِأُ أَبَدًا فِي خِيَالِ دَعْوَاهُ ابُو طَالِبٍ
آیهی رحمه الله تَعَالَى از جمله مشایخ بود و از کرامات ظاهر شد ابو عثمان مغربی گوید
ابو طالب دیدم با مرغان سخن می گفت و هم ابو عثمان گوید که با ابو طالب در سفر بودم در راه

قوله
نهرجوری را دیده
بودن صحبت میان
ایشان منته نشد بود
قوله الامام
بنام قله سرف
آمر است چ
اگر شخص فطرت
آمر و عقارت
قوله الامام
کنند تهاون
را جمال نهد
بن دلوپ یعنی
مال محبت
سکون لاسر
سکون و قوت
نشانه تخانیه
نقیح های محله
سکون لاسر
وای سوده
عزیز
کینه زای
مجموعه وای
نشانه تخانیه
جله ۱۲

از سباع خوف عظیم پدید آمد و سباع بسیار بودند من گفتم بکتری باید گذشت ابوطالب
شب آنجا مقام کرد و من هیچ نخفتم از خوف و او نجفت پس مرا گفت چه نخفتی گفتم از خوف سباع
خواهم نیامد گفتم هر که از خوف حق بود از هیچ چیز ترسید چون تو از سباع میترسی بعد ازین
با من صحبت نداری و بر رفت وی گفته است در مناجات الهی اگر نه فرمان تو بودی گرازه هره بودی
که نام تو بر زبان رانندی طلحه بن محمد بن محمد الصبح النبطی رحمه الله از کبار اصحاب
ابو عثمان جریست مات سنه اثین و ثلثمائة ابو عثمان مغربی ویرا گفت خواهی که ترا پندی
و هم که پنجاه سال است تا خلق را پند میدهم و نمی پذیرند گفت خواهیم گفت تحت بر کردار
خود نه تا قیمت گیرد و تحت از خلق بگیر ترا جنگ بر خیزد شیخ الاسلام گفت که صحبت با الله تعالی
سه جزو است دیدن فضل او و عیب خود و عذر خلق و این را جهل نیست عذر خلق بین
همه آن می رود که اومی خواهد ایشان زیر قدر و حکم او مضطرند و عیب خود بین تا منت
یاد آید شیخ الاسلام گفت که ابو عثمان نصیبی گفت که شبلی گفت که دست بس بر ابو یعقوب
میدانی فرو و آوردم در آن وقت که بمصر می رفتم گفتم جبرک الله هیچ موی نبود بر تن
او که نگفت آیین ابوالعباس بن مسروق قدس الله سره از طبقه ثانیه است
نام وی احمد بن محمد بن مسروق است از اهل طوس است بیلند و ساکن شد و هم آنجا از دنیا
رفت در ۲۹۹ هجری تسع و تسعین و مائتین و گفته اند که در صفر سنه ثمان و تسعین و مائتین و الله تعالی
اعلم جنید از وی حکایت کند از استادان ابو علی رودباری است شاگرد حارث محاسب
و سری سقطی و محمد بن منصور و محمد بن الحسین البرجلانی است با ایشان صحبت داشته
از قدما و مشایخ قوم است و اجله ایشان شیخ الاسلام گفت که ابوالعباس مسروق بغدادی
گوید که شب شنبه نشسته بودم و مادر و پدر من می گریستی از صبحی آنکه من از نماز آدینه آمده
بودم و از بس که به پیران بودی و غمنا که شنیده بودم سئل عن الخوف

جبر زنده یعنی خدا را
تقایی جبر نقصان
تو کنی دالجبر نیکو کردن
حال کسی ۱۲ تاج
المص ۱۲
۱۲ البر جانی
یضم بای موصه
و سکون رای
معله و ضم جم
۱۲ سل
سل عن النضون
یعنی ویر از النضون
پرسیدند دل
نی شدن دل
است از آنچه
از آن گزیده بود
پوشتن با آنچه گزیده
بود و مانده بر این
که منتفع از آنکار
است جنس حق
نیست چه باسوای
وی بجان و بعض
و اول اند ۱۲
ع
ع
ع

۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

[illegible]

۱۰ قوله من ترک التمد بجا
 عاش فی راحت یعنی کسی که دعا گذار داشت
 مبر خود را و ادانست که تمد بفرقی بر نیست
 ۱۱ و او فخر را می مصلحت زندگانی وی بر احوال است چه
 ۱۲ این بیت را می مصلحت یعنی زنگ زده ۱۳ موده زن بغیم و سکون
 که فراغ خاطر بود و نشد یعنی زکر کرده و ترجیه اش این است
 سازد اندوخته و بیج اسباب بلا از فراغ ناشی گردد و ۱۴
 بکنند یعنی فخر بای بوحده و سکون و ادانست که تمد بفرقی بر نیست
 ۱۵ و سکون نون و کسر و ال مصلحت ۱۶ علی زرین فخر را می مصلحت
 ۱۷ زبده منظومه

۲
سین این تاثیر از جهت
بجیند از که
سنگ قوله
۱۲ طه
نشدی
پوشیده
چپ
نفس بود
ندیده
یکی
چرخ
مروی
قوله گفته
۹۶
نیمه نهمیه
۱۱
بای قنانه
وسکون

丁巳

وپاره پاره می شد و بهامون می آمد و وی گفته افضل لاعمال عبادته
 لا اوقات فی المواقبات و بهم می گفته ما فطنت لاهذه الطائفة
 فاحترقت بما فطنت ولا بی عبد الله المغربي قدس سره
 یا من یعد الوصال ذنبه کیف یحذر اری من الذنوب ان کان
 ذنبی کدیک حیّی فانی منهُ لا اتوب و بهم می گفته ما رأیت انصف
 من الدنیان خیدا متها خیدا متک وان ترکتها ترکک هرگز از
 دنیا منصف تر چیزی ندیدم اگر دیو خدمت کنی وی ترا خدمت کند و چون از وی اعراض
 کنی و طلب خداوند بدست گیری از تو بگریزد و اندیشه آن برداشت نیابد پس هر که بعد
 از دنیا اعراض کند از خدا و این گردد و از آفت وی رسته خود ابو عبد الله بنی حاجی
 قدس سره تعالی سره نام می سعید بن یزید است وی از قدام مشایخ است از
 اقران ذو النون مصری و از استادان احمد بن ابی الحواری بنی حاجی گفت لا ادب حلیه
 الا حرا و بهم می گفته لیکن شی خادّم و خادّم الدّین لا ادب شیخ الاسلام
 گفت که ابو عبد الله بنی حاجی گوید که چشم برودار که هیچ نشان و عن ترا ندیست هم ابو عبد الله
 گوید که موسی علیه السلام گفت الهی من ترا کجا یا بم گفت چون قصد درست کنی مرا بای
 و کنائی گوید که چون قصد درست کردی و بر این افتی و حلاج گوید که اکثر شیخ آن یک
 گامست شیخ الاسلام گفت آن یک گام توئی چون از خود گذشته باور سید می

و فتح الباری
آخر بالجم هذه البقرة الى
النبا و هي قمری بایة
البصرة على النصف من
طریق مكة مثل فید لال
الكونه انساب السمعانی
منه قدس سره ۱۲
قوله الادب طه
الاحرار یعنی ادب زینت
آدم دانست ۱۳
قوله لكل شیء خادم
الخ یعنی هر چیز بخدای
معین است و خادم
فقوسه دین ادب
است ۱۴
قصد درستی مرا
بایستی تصحیح قصد
بیدین قصد توجه
است از غیر ۱۵
قوله لا تصحیح
آدم یک
آن یک
است یعنی تقسیم
نشد در خود یک
کلام بزرگ و بایست از
خود ۱۶

ابو عبد الله الانطاکی قدس الله تعالی روحه نام وی احمد بن عاصم الانطاکی است
از اعیان قوم بوده و از سادات ایشان و عالم بعلوم شریعت عمر درازیافت و با فدا صحبت
راشته بود و اتباع و تابعین را دریافته و از اقران بشری مقلی و مرید عارف محاسب
بود و بصحبت فقیل رسیده بود شیخ الاسلام گفت که وی گفته که از هیچکس از هیچ چیز حسد
نیامد مگر از معرفت عارفانه معرفت تصدیقی ابوعلی وفاق گوید قسریه ترجمه قطره
و سیمیه لا علیلاً نشی و لا غلیلاً نشی معرفت رسمی چون باران است
تا بستانی نه بیمار را شفا دهد و نه تشنه را سیراب گرداند و هم انطاکی گفته آنفع الفقیر
ما کنت به ممتحلاً و به راضیاً نافع ترین فقر آنست که تو بدان متحمل باشی و
بآن راضی یعنی جمال خلق همه در اثبات اسباب بود و جمال فقر در نقی اسباب و
اثبات سبب و رجوع باد و رضا با حکام او زیرا که فقر فقد سبب بود و غنا و وجود سبب
و بی سبب با حق بود و با سبب با خود بود پس سبب محل حجاب آمد و ترک اسباب محل
کشف و جمال و جهان در کشف در ضاست و ناخوشی عالم در حجاب غلط و این بیانی
واضح است در تفصیل فقر بر غنا و الله اعلم محمداً و الهی قدس الله روحه
از طبقه ثالثة است از بزرگان مشایخ عراقی است و جو از مردان ایشان یگانه
در علم با کرامات ظاهرو احوال نیکو با تکیه جلال و مه از دوی از مشایخ صحبت
داشته و از اقران جنید درویش و نورس و غیر ایشان بوده گفته اند در سنه ۲۹۹ هجری تسعین
و دواتین برفته از دنیا و می گفته که الله تعالی عارف را آینه داده است در سینه
که هرگاه در آن نگرند الله را بینند شیخ الاسلام گفت که ویرا در دل و من جایست
که جزو می نرسد چون بفرستد در مانند آن باز گردد بسیار ساید حمیری گوید
که دوش می اندیشیدم که گاه گاه مرا چنین تفرست می بود حال مریدان

ابوعبدالله

الانطق ففتح الالف
وسكون النون وفتح الطاء والهمزة
وفي آخره اراك فت بردتية الى بلد
يقال لبلد انطاكية وبها قبر حبيب
قوله عن نفسه محمد بن صالح
درقلت ففتح با بر مدرت باران
در تابستان واين بيان واضح است
در تفصيل فقره غناي خود بحسب
ساختمه فغني بسبب شفا فتم
مجلس مشايخ
مجلس كيان

۴۰
 مانی و فتح
 شینج
 والف
 و درال مطه
 من مستو
 الی دندور
 کسب الال
 و یکنون
 الیابی
 الاخذ
 الحروف
 و فتح النون
 والوادونی
 آخر الی الی
 فی بلدة
 من بلاد
 عنده فرسین
 فرسین
 شاه تفرس
 ۱۱۳۷
 قوله ویرا
 درال تون
 جایست
 که نزدیک
 این طائفه
 آن راسر
 خوانند

بنفاد با سری سقلی صحبت داشته و از وی روایت کند و از حسن مسوحی نیز گفته اند که وے
 حج می کرد با یک پیرهن در واکے و علی بے آنکه رکوع یا کوزه بردارد جز آنکه سببی شامی
 در کوزه نهادی و بوسے می کردی و از میانہ بغداد تا که بان بگذراندی وے گفته من
 فَتَحَلَّه شَيْءٌ مِّنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ فَرَدَّهٗ وَهُوَ مُحْتَاجٌ إِلَيْهِ أَحْوَجُ
 اللَّهُ إِلَى أَنْ يَأْخُذَ مِثْلَهُ بِمَسْئَلَةٍ رُّوَيْحِمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ زَيْدِ بْنِ رُوَيْحِمٍ
 قدس سره از طبقه ثانیه است کینت او ابو محمد است و گفته اند که ابو بکر است و ابو الحسن
 و ابو شیبان نیز گفته اند نبیره رومین است که فرات از نافع روایت کند از بغداد است
 از اجله مشایخ آن نقیه بوده و عالم بر مذہب داود و اصفهانی شیخ الاسلام گفت که روم
 خورشاک و جنید می نمود از یاران و لیست و مه از وی و من وئی از روم دوم و ستر و ام
 که صد از جنید و ابو عبد الله خفیف گوید که هرگز دیده من کسی را ندیده که در توحید
 سخن گفته چنانکه روم سئل رَوَيْحِمٌ عَنِ التَّصَوُّفِ فَقَالَ هُوَ الَّذِي
 لَا يَمْلِكُ شَيْئًا وَلَا يَمْلِكُكَ وَقَالَ أَيْضًا التَّصَوُّفُ تَرَكَهُ
 التَّفَاضُلُ بَيْنَ الشَّيْخَيْنِ خُودِرَادُورُ خَرَمِيَانِ دُنْيَا دَارِ اِنْ پَسَانِ كَرْدُ بَانَ
 شغل محبوب گفته جنید گفته ما فخر مشغولیم و روم مشغول فخر شیخ الاسلام گفته
 روم بزرگست تبلیسی خود را بتوانگرے و مہترے فرامودے و کیل قاضی بود و برا
 چهار بالش بود و احتشام تمام ابو عمر و زجاج کچند خدمت جنیدی کرد ویر گفته بود زمار
 نزدیک روم نروی چون زجاج را عزم رفتن خواست با خود گفت از بغداد بروم و روم
 ندیده باشم چون کسے پرسد چه عذر آرم پنهان از جنید بوسے شد ویرا دید

و در این باب از سبب چون خطه گریست از طعام را
 و در این باب از سبب چون خطه گریست از طعام را
 و در این باب از سبب چون خطه گریست از طعام را
 و در این باب از سبب چون خطه گریست از طعام را

۱۲
 آدم در آن جزئی
 نند از جنس ماکول و
 مشروب و ملبوس الی
 غیر ذلک و توان بود که
 مراد ترک تفاضل بود
 میان جمیع اشیا بود
 در وقت غلبه توحید بود
 ۱۲
 مشغولیم و روم
 مشغول قاضی
 فراغ ما از شغل بیشتر
 است و حال روم
 یکس است و خیر
 فضل ابن کوردگان
 نازند اطفال
 خود را کسے گوید
 گفت که خفیف
 راسے گفت
 و یاران او را
 سینه مراد
 با حجاب که در
 عبا است
 روم است
 آنست

در چهار بالش و احتشام چون خلوت شد دختر کے از آن وی بنزدیک وی آمد و روم ابو عمرو را
 گفت اصحاب تومی گویند چرا این شغل نگذاری و در میان ما آئی چگونه ایم چرا این شغل کو دکان
 نشان ندانایم ایشان را خبر کنیم از آنچه از وی یافتیم و ایشان را علم توحید گویم شیخ الاسلام گفت
 که جنید را می گفت و یاران او را چون ابو عمر و پیش جنید آمد کسی ویرا آگاه کرده بود که وے
 بنزدیک روم رفت گفت بهین بگوے چون دیدے وے را گفت سخت بزرگوار
 گفت الحمد لله از بیم تر می گفتم بوسے مرد نباید که در آن سیرت و تبلیسی بر اینی فرستیم
 تو نیاید مایه خود بیاد و ہی احمد شد نیکو دیده مردے بزرگست در فتوحات مذکور است
 که روم گفته من قَدْ مَعَ الصُّوفِيَّةِ وَخَالَفَهُمْ فِي شَيْءٍ وَمَا يَتَحَقَّقُونَ
 بِهِ نَزَحَ اللَّهُ نُورًا لِيَأْمَانَ مِنْ قَلْبِهِ وَفَقِيَ كَسْرَ رُوَيْحِمٍ رَاجِعًا كَقَوْلِهِ بَدَأَ اِنْ اَحْتِشَامُ
 و لباس گفت بدان می آیم که با کتابه در سر بندم و بیازار بر آیم و پاک ندارم ابو عبد الله
 خفیف بوسے شدی چون بازی گشت روم دست برکت وے نهاد و گفت ای پسر
 هُوَ بَدَّلَ الرُّوحَ فَلَا تَشْغَلْ بِرَهَاتِ الصُّوفِيَّةِ گفت این کار جان
 خدا کردن ست زمار به تر بات صوفیان شغل نشوی شیخ الاسلام گفت بدل روح
 نه آن بود که بغزاشوی تا ترا بکشند آنست که با الله تعالی بهر جان خود منازعت و درگیرے
 جان و تن و دل و سر کار او کنی هنوز بر خود باقی کنی نه که هیچ رنج که از و بتورسد شکایت
 در گیرے کسے بنزدیک وے و آمد و ویرا گفت کَيْفَ حَالُكَ وے گفت کَيْفَ
 حَالٌ مَنْ كَانَ دِينُهُ هَوَاهُ وَهَمَّتْهُ دُنْيَاهُ كَيْسَ بِصَالِحٍ تَقِي وَلَا يَعَارِفُ
 نَقِي چگونه باشد حال آنکس که دین او هواے او بود و هست او دنیا می او نه نیکو کاری
 از خلق رمیده و نه عارف بود از خلق گزیده و این اشارت بهیوب نفس است و بهمانا که در
 جواب تحقیق حال سائل اشاره کرده است و نیز روا بود که در آن وقت او را با و باز
 گذاشته باشند تا از وصف وجود خود عبارت کرده است و انصاف صفت خود داده

و در این باب از سبب چون خطه گریست از طعام را
 و در این باب از سبب چون خطه گریست از طعام را
 و در این باب از سبب چون خطه گریست از طعام را
 و در این باب از سبب چون خطه گریست از طعام را

و بعد
 بعضی
 راجع
 من
 جمع
 شور
 چنانچه
 نمی
 نیست
 عود
 رست
 بعضی
 الصوفی
 لایق
 این
 است
 که
 راجع
 که
 بجز
 حکم
 ۱۲

بودیم ناگاه فیل بچه پیدا شد ویرا بگریختند و بکشتند و از گوشت وی بخوردند و بر من سخن کردند
 گفتم من نذر کرده ام که گوشت فیل بچه نخورم احوال کردند که مقام اضطراست و نقض عهد رخصت
 است من فرمان نبردم و از عهد خود بگریختم چون چیزی بخوردند و خواب شدند هنوز ایشان
 در خواب بودند که مادر آن فیل بچه آمد و بوسه می کشید بباستخوانهای بچه خود رسید آنرا بوسه
 کردن گرفت بعد از آن آمد و آن مردمان را بوی کردن گرفت از هر کدام بوی آن می یافت
 ویرا در زیر دست و پایی مالید و می گشت تا همه را بکشت پس بسوسه من آمد و مرا بوسه
 کرد تا در سوسه و از من پیچ نیافت یشت بجانب من کرد و بخیر طوم خود بمن اشارت کرد که سوار
 شو من و نیافتم پای خود را بالا داشت و انستم که میخواست که سوار شوم سوار شدم پس اشارت کرد
 که راست بنشین رهت پشت من بشتاب تمام رفتم گفت تا آورد مرا و بخت و ضعیفی که ز رعیت
 و سیاه می نمود و اشارت کرد که فرود آه فرود آمدم باز گشت بشتاب تا بنیشت چون ابداد
 کردم جماعتی پیدا شدند و مرا بجای خود بردند و بر همان ایشان حال من پرسیدند قصه را باز گفتم مرا
 گفتند میدانی که از اینجا که ترا آورده است تا اینجا چند راه است گفتم نه گفتند هشت روزه راه است
 که ترا یک شب آورده ابو عبید الله جل جلاله قدس الله روحه از طبقه ثانیه است نام وی احمد
 بن یحیی اجملاست و گفته اند که محمد بن یحیی است و احمد درست تر است بفرادی که اصل است
 اما بزرگوار و مشفق بوده از اجله مشلخ شام است شاگرد ابو تراب نخشی و ذوالنون مصری است
 و از آن پدر خود یحیی اجملا و ابابعدی بصری بوده و صحبت و سفر استاد و دینی بوده عالم بوده و
 صاحب مدح و فقی ابو یحیی مینائی ابو عبد الله جل جلاله را دید که در بهوای رفت در میان ابو یحیی و از او داد
 که بشناختم جواب داد که نشناخته شیخ الاسلام گفت که ابی یحیی شناخت شخص را می گفت
 و ابو عبد الله شناخت مقلم و شعر خن را شیخ الاسلام گفت که ابو بکر واسطه با جلاله خود گفته
 که من مردی و نیم دیده ام آن مرد تمام ابواسیه الماحوری و آن نیم مرد ابو عبد الله اجملا و واسطی را
 گفته چون آنرا مرد تمام گفته و آنرا نیم مرد گفت ابواسیه الماحوری از دست پیچ
 مخلوق چیزه نخورد و گان یا کل صما کیس الخلو قین فی و صنعه
 و ابن جلا از مال مرد می خورد که او را علی بن عبد الله القطان گفتند ابو بکر واسطه

[illegible]

کسی را نه پسندیدی چه از خواری خلق نیز و یک و بلکه از غریزی تو حید و علم او ابو عبید الله
جلال پر سیدند از محبت گفت مای و للحجبة و انا امرید ان اتعلم التوبة
ویرا پر سیدند که متی یستحق الفقیه را سید الفقیه گفت اذاکم یبقی علیه من
نفسیه مطالیه ظاهرا و باطنی شیخ الاسلام گفت سی صد تن با ابو تراب غشی
در بادیه شدند بار کوه هادوتن با او بمانند ابو عبد الله جلالت ابو عبید الله بی ابو عبد الله خاقانی
الصوفی رحمه الله روی از کبار صوفیه بغداد است شیخ جعفر حذا گفته است که وی صاحب
کرامات بوده و از ابن قصاب رازی نقل کرده است که گفت پدر من در بازار بغداد و کانه
داشت من بر دروگان نشسته بودم ناگاه شخصی بگذشت مرا گمان آن شد که دی از فقر او بغداد
و من هنوز بجد بلوغ نرسیده بودم خاطر من بجانب وی کشش کرد بر خواستم و بروی سلام کردم
و با من یک دینار بود وی دادم آنرا بستم و روان بگذشت و با من چندان التفات نکرد
با خود گفتم این دینار را ضائع کردم و عقب وی روان شدم تا مسجد غوثی رسید آنجا دیدم
که سه تن از فقرانشسته اند آن دینار را یکی از ایشان داد و خود در نماز ایستاد آن کس
که دینار را گرفته بود بیرون رفت و من در عقب وی رفتم تا طعام خریدم پیش باران آورده با هم
بخوردند و آن شخص همچنان در نماز بود چون از طعام فارغ شدند روی با ایشان کرد و گفت
پس میبایند که مرا چه چیز از موافقت شما باز داشت گفتند فی ای استاد گفت جوانی
آن دینار بمن داد من تا این زمان از خدا می ترسم و می خواستم که ویرا از بندگی دنیا آزاد
گرداند و آزاد گردانید این قصاب گوید که من پیش و منی بشستم و گفتیم است میگوئی
ای استاد حوی شیخ خاقانی صوفی بود تو فی سنه تسع و سبعین و مائین ابو عبد الله

[illegible]

مغنی و نسخه
از ۱۲
های مایه و تشدید زلال
مجموعه و در هر یک از
شش وزیر به پنج
۵۵
نشین مجموعه و سکون
و او در کسب سکون
و سکون بای شانه
تختانی و کسب از اس
مجموعه و بای نسبت
۵۶
۱۲
تفکیر است
می گوئی چیست
فردا
سکون در دست
از دنیا با دست
وقت
سکون در دست
یعنی معنی و مایه
در سال در دست
و هفتاد و نه است
۱۳

خوردم روزی نفس بر من غالب شد مقدار سه رطب برگرفتم چون یک طبع خوردم ناگاه
دیدم که شخصی بمن نگریست و گفت ای خیمه گر یزپای و او را غلامی بوده است خیر نام از
من گرفته بود شبیه تو بر من افتاد پس مردمان گرد آمدند و گفتند که والله این غلام تست خیر گفت
من حیران ماندم و دانستم که بچه گرفتار شدم و جنایت خود را شناختم پس مرا با آنجا که دیگر غلامان
وے بافندی میگرداند برد و گفت ای بنده بدکار از خواجیه خود میگویی و رای
و همان کار که پیش ازین میکردی میکنی پاشی خود را در کارگاه جولایی آویختم و کرباس میبافتم چنانکه
گویا سالها آن کار کرده بودم چهار ماه با وے باندم و بافندی میکردم شبی برخاستم و وضو
ساختم و در سجده افتادم و گفتم خداوند ایا دیگر باز نکردم یا نه کردم چون با مدد شبیه آن غلام
از من برفت و من بصورت اصلی خود باز گشتم و خلاص شدم بین نام بر من بماند پس سبب نام
بافندی بر من آن جنایت بود که خداوند تعالی امرايان محققت کرد و گویند که وی دوست داشتی
که یواختن سراج خواندی و گفتی روا نباشد که مسلمانان مرا نام نهاد به باشد من آنرا بگیرم و مرا
پس از مرگ بخواب دیدند گفتند خداے با توجه کرد گفت لا تَسْأَلُنِي عَنْ هَذَا وَابْتَغِ الْوَعْدَ
الَّذِي كُنتَ وَعَدْتَهُمْ يَا كَذَّابٌ إِنَّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ مالکی گوید که در وقت نزاع خیر نساج حاضر بودم
وقت نماز شام در آدم و میر اغشی افتاد و از هیوش بشد چون چشمم بکشد بسوے در خانه
اشارت کرد و گفت قِفْ عَفَاكَ اللَّهُ بِإِسْتِئْذَانٍ سَاعَتِي مِلْزَانِ ده که تو ما مور خداوندی و من نیز
ما مور خداوندم و بنده فرمان وی آن فرمان که تو داری از تو فوت نمی شود و من خود در قبضه
قوام امانانم از فرمان ست بوقت باز بسته ترسم که از من فوت نشود پس آب خواست
و وضو ساخت و نماز شام گزارد پس محبت و چشم بهم نهاد و جان بداد وَرَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى
رَحْمَةً رَاسِعَةً مُحَمَّدٌ بْنُ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى لِطَبَقَةِ ثَانِيَةٍ اسْتَوْفِيَ مِنْ
النَّارِ الثَّمَرَةُ وَقَدْ مَاتَ شَاحِدُ نَيْشَابُورِ سِت وَبَزَرَگان ایشان را صاحب ابو حفص و بعد از حفص
بابو عثمان جیری صحبت داشته تا ز دنیا برفته در سنه ثلاث اواخر و ثلثاتیه پہلوے ابو حفص
در قبر است وے گفته التَّوَكَّلُ أَنْ يَأْكُلَ الْعَبْدُ بِالْأَطْنَجِ وَالْآشِرُ بِالْوَدِيمِ وی گفته

قول شده بی بن
افتاد بی صورت
و یاد شده
لا تسألني عن هذا
من الخلیفۃ علیہ السلام
از ابن کثیر
در سوره شوری

قد عفاك الله
خطا بست
بغز اهل السلام
بیفتا بست مایه
دهد ترا خدای
تعالی ۱۲
قول و قیل من
انزاله یک
قول اینست
که دی از طبقه
سوم است
۱۲

خدا که انور
ان چمن
العبد بل جیح
ولاشک فی
علامت توکل
آفست که
نور دن
بلج
بنده باشد
و در حق نباشد
و هم وی
که خدا

نفحات الانس

مَن آتَدَا نَبِيَّصْرَ طَرِيقَ رُسُودِهِ فَلَيْتَهُ سَمَّ نَفْسَهُ فِي الْمَوَاقِفَاتِ فَضْلًا عَنِ
 الْخُلَافَاتِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى دُی بغدادی است یکی از سالکان طریقی تصوف
 است دئی گفت مَن أَبْصَرَ نَفْسَهُ أَبْطَلَى بِمَسَاوِي النَّاسِ وَمَن أَبْصَرَ
 عَيْوَبَ نَفْسِهِ سَلِمَ مِنْ رُؤْيَةِ مَسَاوِي النَّاسِ الْيَوْمَ دُی گفته اَكْثَرُ النَّاسِ
 خَيْرٌ اَسْلَمُ الْمُسْلِمِينَ صَدْرًا اِبْرَاهِيمُ الْخَوَاصُّ قَدَسَ اللَّهُ تَعَالَى سِتْرَهُ از طبقه
 ثانیه است وقیل من الثالثه کینت و ابو اسحاق یگانه بود در طریق تجرید و توکل و گمان
 اَوْ حَادِ الْمَشَارِیخِ فِي وَقْتِهِ اسْتَادَ ابُو جَعْفَرٍ خَلَدِي وَسِيرُوا لِي مَعِيْنِ اسْتَدَ وَغَيْرِ اِيْشَانِ
 گویند بغدادیست و پدر دئی از اَکمل بوده و از اقران منید و نور دئی بود و پیش از ایشان برفته
 از دنیا در سنه اعدی و تسعین و پاتین اگر درست شود یوسف بن الحسین ویرا ششست و دفن کرده
 در سجده برفته از دنیا است شکم هرباری که فایغ گشتی غسل کردی گویند آن روز که برفت از دنیا هفتاد و بار
 اجابت کرده بود و دهر بار غسل آورده و سر را عظیم بود پسین بار و آب بر رفت قبر دے
 در زیر حصار بزرگ است شیخ الاسلام گفته است هرگز قبر دے ندیدم بآن هیبت و شکوه که گوئی
 شیر نیست خفته که ناگاه فرا آن رسی فرو گیر دوی صحبت دار و خضر بوده علیه السلام شیخ ابو بکر
 کتابی گوید وقتی خواص از سفر آمد گفتم در بادیه چه شکفت دیدی گفت خضر علیه السلام بمن رسید
 گفت ابراهیم خواهی که با تو همراهی کنم گفتم نه گفت چرا گفتم او را شکین است ترسم که دل من
 با تو پیوندد شیخ الاسلام گفت که شیخ خرقانی مرا گفت در میان کنجمنانی که با من می گفت اگر خضر

۱۰۰ قولین
 از ادای غنای آنکه خواهد که طریق
 نشود خود را تحصیل کند و بدین یک جهت نمود
 نفس خود را در آنچه پوائی شریعت است که بهانه بدی خود پیکند
 مقصودند مخصوص در آنچه مخالفت شریعت است که بهانه بدی خود پیکند
 که نفس خود را در اعمال نقصان دارد و در ۱۱۰ قولین این انداخت
 خود را که نظر بر اعمال نقصان دارد و در ۱۱۰ قولین این انداخت
 عیوب و زشتیهای نفس خود را مسلم ماند و در بیان مردمان دید
 و سه سالتر بود از بدیها که مسلمانان بحسب تصور و قصد و صفت شایسته
 به نسبت با ایشان ۱۲۰ خواص فایده و تشدید
 و او و صاد مملکت زبیلان ۱۲۰ خواص فایده و تشدید
 اوضاع الملت را بخیال خود
 مشایخ وقت خود
 ۱۰۰

۴
 ۵۶
 صفا
 ففتح
 ط
 م
 و با
 م
 ز فتح
 با
 م
 و با
 ۱۲
 ع
 م
 بعضی
 گفته
 اند
 از
 طبقه
 سوم
 است
 ۱۲
 ۵
 ۵

تَحَارُّوا بَرَاهِيمَ قِصَارُ كَوَيْدِ قِيَمَةٍ كُلِّ إِنْسَانٍ بِقَدْرِ رَحْمَتِهِ فَإِنْ كَانَتْ رَحْمَتُ اللَّهِ نِيًّا فَلَا
قِيَمَةَ لَهُ وَإِنْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ رَضِيَ اللَّهُ فَلَا يَمُكِّنُ اسْتِدْرَاكُ غَايَةِ قِيَمَتِهِ
وَلَا الْوُقُوفُ عَلَيْهَا اِبْرَاهِيمَ مَرْدُءٍ كَوَيْدِ مَرْدُءٍ بِسَيِّدِ اِبْرَاهِيمَ قِصَارُ رَاكِهِ كُلِّ
يُبْدِي الْحُبَّ حُبَّهُ أَوْ هَلْ يَطُوقُ بِهِ أَوْ هَلْ يَطِيقُ كَيْمَانَهُ فَأَنْشَأَ
يَقُولُ مُتَمَثِّلًا شِعْرَ ظَفَرْتُمْ بِكَيْمَانِ اللِّسَانِ فَمَنْ لَكُمْ بِكَيْمَانِ
عَيْنٍ وَمَعَهُ الدَّهْرُ يَذْرِفُ : حَمَلْتُمْ جِبَالَ الْحُبِّ فَوْقَ وَرَثَتِي
لَا تُجْزَعَنَّ حَمْلُ الْقَيْصَرِ وَأَضَعُفُ : وَأَنْشَدْنَا شِعْرَ الْإِسْلَامِ قَالَ
أَنْشَدْنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الطَّائِي لِبَعْضِهِمْ رَحِمَهُمُ اللَّهُ يَتَبَدُّوْا فَاجْهَدُوا أَنْ
أَكَا تَمْجِئُهُ : فَنَبِّئَنِي فِي عِلَامَةِ الْكَيْمَانِ : خَفَقَانُ قَلْبِي وَارْتِعَادُ
مَفَاصِلِي : وَغِيَارُ كَوْنِي وَإِنْعِقَادُ لِسَانِي : فَمَتَى يُكْدِي بَنِي شَهْوَدِ أَرْبَعُ :
وَشَهْوَدُ كُلِّ قَضِيَّةٍ اثْنَانِ : وَأَنْشَدْنَا أَيْضًا لِبَعْضِهِمْ : حَمَلْتُمْ فَوْقَ عَلَيَّ
صُنْعِي بِفَرْقَتِهِمْ : مَا لَيْسَ بِحِمْلِهِ سَهْلٌ وَلَا جَبَلُ اِبْرَاهِيمَ قِصَارُ رَاكِهِ
پسندیده است ترا از دنیا و چیز محبت فقیری و خدمت دوستی از دوستان او و هم می
گفته که مَنْ تَعَزَّزَ بَشَيْءٍ عِزًّا لِلَّهِ فَقَدْ ذَلَّ فِي عِزِّهِ وَهَمَّ مَنَ گفتم که در وقت
مخلوق گفتن قرآن احمد عیسیٰ در زندان بود خبر آوردند که ذوالنون مصری را بر زندان می برند
قرآن را مخلوق گوید و من آوازه ذوالنون شنیده بودم و خلق بنظاره وی می رفتند و آن وقت من
که بودم من هم بر تنم چون ویرا دیدم در چشم من حقیر آمد زیرا که من در صورت ظاهر حقیر بودم
گفتم که با این همه آوازه و نام ذوالنون نیست فی الحال ذوالنون روئے با من که دوزمیا
همه خلق و گفت ای پسر چون الله تعالی از بنده اعراض کند زبان و من بطعن در او لیا و انشد

[illegible]

۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

وراز شود من بهیوش افتادم آب بر روی من زدند تا بهیوش باز گشتم به خاتم صوفی شیخ الاسلام
 گفت چون توان دید کسی را که حق سبحانه ویرا بخود پوشیده بود همه خلق حجاب اویند و او
 حجاب ست پیش دوستان خود و فراد که این قوم را بیند هم بخود نشناسند چنانکه اینجا
 می بینند و می شناسند وَ تَرَاهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَ هُمْ لَا يُبْصِرُونَ
 محمود بکتلیک بسر قبر با نیز شد درویشی دید آنجا گفت این استاد شما چه گفتی و گفت هر که مرا
 دید ویرا ننوزند محمود گفت این پایج نیست بو جهل مصطفی راضی الله علیه و سلم دیده ویرا نبینند
 آن درویش گفت ندیدای امیر ندید یعنی ویرا برادر زاده ابو طالب میدیدند پیغمبر خدا را
 و اگر نه ویرا ننوختند ابو جعفر حقا قدس الله تعالی ستره وے از اصحاب
 جنید است وَ كَانَ قَرِيبَ السِّنِّ مِنْهُ وَ كَانَ النَّاسُ يَعْذُوبُكَ مِنَ الْقُرْآنِ
 الْجَنِيِّ وَ كَانَ يَعْذُوبُ نَفْسَهُ مِنْ أَصْحَابِهِ شیخ الاسلام گفت که جنید گفته که بخوانی
 در بغداد می گشتم درویشانی شدم شیخ ابو جعفر حقا را بنیادی را دیدم رنجه شدم که چرا بیت
 بوسه رسید که من چرا آدم در خجالت گفتم ای شیخ منخنه بگوئے تا باز گردم گفت چرا گویم گفتم
 راه با و چونست گفت بشارت با و ترا اگر او نه خریدار تو بودی تو نه خریدار او بودی اگر
 او ترا نمی بایستی تو راه با و نمی پرسیدی ابو جعفر شومانی رحمه الله تعالی شیخ الاسلام
 گفت که وے ازین طائفه است وی گفته که عَذِيبُ يُقَالُ مَنْ كَذَّرَكَ الذُّنُوبَ
 رَقِيقُكَ مَنْ بَصَرَكَ الْعُيُوبَ وَ أَخْوَفُكَ سَائِرُكَ إِلَى عِلَامِ الْعُيُوبِ
 ابو جعفر صیدلانی رحمه الله وی استاد ابو الحسن صایغ دینوری است را بنیادی است
 از اقران جنید و ابو عباس عطا بنک مجاور بوده و بمصر از دنیا رفته و قبر وے در پهلوی
 سز قاق مصری است صحبت داشته با ابو سعید خراسانی استادان ابن الاعرابی است
 شیخ الاسلام گفت ابو الحسن صایغ دینوری گوید که استاد من ابو جعفر صیدلانی

از غیر و بیستن حق یا اعراض است
و اقبال و انقباض است
در یک آن وجود گیرند
و از غیر منظرین آن نمی توانی چنگ
که ایشان ناظر تو اند و حال آنکه نمی
بینند و از بی بصفت و لایت و لایت
۱۲ **محل** ۱۳ **محل** ۱۴ **محل** ۱۵ **محل** ۱۶ **محل** ۱۷ **محل** ۱۸ **محل** ۱۹ **محل** ۲۰ **محل** ۲۱ **محل** ۲۲ **محل** ۲۳ **محل** ۲۴ **محل** ۲۵ **محل** ۲۶ **محل** ۲۷ **محل** ۲۸ **محل** ۲۹ **محل** ۳۰ **محل** ۳۱ **محل** ۳۲ **محل** ۳۳ **محل** ۳۴ **محل** ۳۵ **محل** ۳۶ **محل** ۳۷ **محل** ۳۸ **محل** ۳۹ **محل** ۴۰ **محل** ۴۱ **محل** ۴۲ **محل** ۴۳ **محل** ۴۴ **محل** ۴۵ **محل** ۴۶ **محل** ۴۷ **محل** ۴۸ **محل** ۴۹ **محل** ۵۰ **محل** ۵۱ **محل** ۵۲ **محل** ۵۳ **محل** ۵۴ **محل** ۵۵ **محل** ۵۶ **محل** ۵۷ **محل** ۵۸ **محل** ۵۹ **محل** ۶۰ **محل** ۶۱ **محل** ۶۲ **محل** ۶۳ **محل** ۶۴ **محل** ۶۵ **محل** ۶۶ **محل** ۶۷ **محل** ۶۸ **محل** ۶۹ **محل** ۷۰ **محل** ۷۱ **محل** ۷۲ **محل** ۷۳ **محل** ۷۴ **محل** ۷۵ **محل** ۷۶ **محل** ۷۷ **محل** ۷۸ **محل** ۷۹ **محل** ۸۰ **محل** ۸۱ **محل** ۸۲ **محل** ۸۳ **محل** ۸۴ **محل** ۸۵ **محل** ۸۶ **محل** ۸۷ **محل** ۸۸ **محل** ۸۹ **محل** ۹۰ **محل** ۹۱ **محل** ۹۲ **محل** ۹۳ **محل** ۹۴ **محل** ۹۵ **محل** ۹۶ **محل** ۹۷ **محل** ۹۸ **محل** ۹۹ **محل** ۱۰۰ **محل** ۱۰۱ **محل** ۱۰۲ **محل** ۱۰۳ **محل** ۱۰۴ **محل** ۱۰۵ **محل** ۱۰۶ **محل** ۱۰۷ **محل** ۱۰۸ **محل** ۱۰۹ **محل** ۱۱۰ **محل** ۱۱۱ **محل** ۱۱۲ **محل** ۱۱۳ **محل** ۱۱۴ **محل** ۱۱۵ **محل** ۱۱۶ **محل** ۱۱۷ **محل** ۱۱۸ **محل** ۱۱۹ **محل** ۱۲۰ **محل** ۱۲۱ **محل** ۱۲۲ **محل** ۱۲۳ **محل** ۱۲۴ **محل** ۱۲۵ **محل** ۱۲۶ **محل** ۱۲۷ **محل** ۱۲۸ **محل** ۱۲۹ **محل** ۱۳۰ **محل** ۱۳۱ **محل** ۱۳۲ **محل** ۱۳۳ **محل** ۱۳۴ **محل** ۱۳۵ **محل** ۱۳۶ **محل** ۱۳۷ **محل** ۱۳۸ **محل** ۱۳۹ **محل** ۱۴۰ **محل** ۱۴۱ **محل** ۱۴۲ **محل** ۱۴۳ **محل** ۱۴۴ **محل** ۱۴۵ **محل** ۱۴۶ **محل** ۱۴۷ **محل** ۱۴۸ **محل** ۱۴۹ **محل** ۱۵۰ **محل** ۱۵۱ **محل** ۱۵۲ **محل** ۱۵۳ **محل** ۱۵۴ **محل** ۱۵۵ **محل** ۱۵۶ **محل** ۱۵۷ **محل** ۱۵۸ **محل** ۱۵۹ **محل** ۱۶۰ **محل** ۱۶۱ **محل** ۱۶۲ **محل** ۱۶۳ **محل** ۱۶۴ **محل** ۱۶۵ **محل** ۱۶۶ **محل** ۱۶۷ **محل** ۱۶۸ **محل** ۱۶۹ **محل** ۱۷۰ **محل** ۱۷۱ **محل** ۱۷۲ **محل** ۱۷۳ **محل** ۱۷۴ **محل** ۱۷۵ **محل** ۱۷۶ **محل** ۱۷۷ **محل** ۱۷۸ **محل** ۱۷۹ **محل** ۱۸۰ **محل** ۱۸۱ **محل** ۱۸۲ **محل** ۱۸۳ **محل** ۱۸۴ **محل** ۱۸۵ **محل** ۱۸۶ **محل** ۱۸۷ **محل** ۱۸۸ **محل** ۱۸۹ **محل** ۱۹۰ **محل** ۱۹۱ **محل** ۱۹۲ **محل** ۱۹۳ **محل** ۱۹۴ **محل** ۱۹۵ **محل** ۱۹۶ **محل** ۱۹۷ **محل** ۱۹۸ **محل** ۱۹۹ **محل** ۲۰۰ **محل** ۲۰۱ **محل** ۲۰۲ **محل** ۲۰۳ **محل** ۲۰۴ **محل** ۲۰۵ **محل** ۲۰۶ **محل** ۲۰۷ **محل** ۲۰۸ **محل** ۲۰۹ **محل** ۲۱۰ **محل** ۲۱۱ **محل** ۲۱۲ **محل** ۲۱۳ **محل** ۲۱۴ **محل** ۲۱۵ **محل** ۲۱۶ **محل** ۲۱۷ **محل** ۲۱۸ **محل** ۲۱۹ **محل** ۲۲۰ **محل** ۲۲۱ **محل** ۲۲۲ **محل** ۲۲۳ **محل** ۲۲۴ **محل** ۲۲۵ **محل** ۲۲۶ **محل** ۲۲۷ **محل** ۲۲۸ **محل** ۲۲۹ **محل** ۲۳۰ **محل** ۲۳۱ **محل** ۲۳۲ **محل** ۲۳۳ **محل** ۲۳۴ **محل** ۲۳۵ **محل** ۲۳۶ **محل** ۲۳۷ **محل** ۲۳۸ **محل** ۲۳۹ **محل** ۲۴۰ **محل** ۲۴۱ **محل** ۲۴۲ **محل** ۲۴۳ **محل** ۲۴۴ **محل** ۲۴۵ **محل** ۲۴۶ **محل** ۲۴۷ **محل** ۲۴۸ **محل** ۲۴۹ **محل** ۲۵۰ **محل** ۲۵۱ **محل** ۲۵۲ **محل** ۲۵۳ **محل** ۲۵۴ **محل** ۲۵۵ **محل** ۲۵۶ **محل** ۲۵۷ **محل** ۲۵۸ **محل** ۲۵۹ **محل** ۲۶۰ **محل** ۲۶۱ **محل** ۲۶۲ **محل** ۲۶۳ **محل** ۲۶۴ **محل** ۲۶۵ **محل** ۲۶۶ **محل** ۲۶۷ **محل** ۲۶۸ **محل** ۲۶۹ **محل** ۲۷۰ **محل** ۲۷۱ **محل** ۲۷۲ **محل** ۲۷۳ **محل** ۲۷۴ **محل** ۲۷۵ **محل** ۲۷۶ **محل** ۲۷۷ **محل** ۲۷۸ **محل** ۲۷۹ **محل** ۲۸۰ **محل** ۲۸۱ **محل** ۲۸۲ **محل** ۲۸۳ **محل** ۲۸۴ **محل** ۲۸۵ **محل** ۲۸۶ **محل** ۲۸۷ **محل** ۲۸۸ **محل** ۲۸۹ **محل** ۲۹۰ **محل** ۲۹۱ **محل**

۱۰ قریب بہین
 ۱۱ منہ الخ یعنی ابو جعفر صاحب
 ۱۲ سال نزدیک ہجوم بخندید
 ۱۳ و مردم ویرانہ تباریان
 ۱۴ غنید می شود و در
 ۱۵ منہ بومی نزدیک کیکن
 ۱۶ وی خود را از اصحاب
 ۱۷ غنید می شود و از صحبت
 ۱۸ واران و سے ۱۲
 ۱۹ سوامی بنین ہوسگون
 ۲۰ و او و ہم و الف و نون
 ۲۱ ۱۲ اعصاف الخ یعنی
 ۲۲ من خدک الخ یعنی
 دوست تو کسی است
 کہ ترا بترساند از گناہ
 و رفیق تو کسی است
 کہ با تو در مقام رفیق است
 کہ بتاید تو و عیوب تابع
 موجود را از الگونی و غیب
 معدوم اجتناب
 غالی و برادر و محبت تو
 آن کسی است کہ با تو
 ہمراہی کند و برساند
 ترا بسلام الغیوب
 یعنی بآنکہ بینک
 دانا است

اگر بودی نمیدانم الله تعالی خود را بآن نیاز نمود شیخ الاسلام گفت که جوابی سخت نیکو باز داد
 او را خود از وی این غی بایست پرسید بکیر الدراج رحمه الله تعالی و سب برادر
 ابوالحسن در لاج بود در بغداد می بود از ابوالحسن فاضلتر و زاهدتر بود و بزرگتر بود وی گفته است
 که ما من درین راه و آدم هرگز خاطر فاسد بر من نگرفته است ابوالحسن سلامتی رحمه الله تعالی
 شیخ الاسلام گفت که وی مردی بزرگ بوده و صاحب تاریخ است وی گفته که عیسی موصی
 راهب بوده وی گفته که بر مسلمانان آیتی فرود آمده ندانم که از پس آن آیت الله تعالی را
 چون آزارند صایکون من جوی ثلثه الا هو را بعد از آنکه ابوالحسن مالکی
 رحمه الله تعالی نام وی احمد بن سعید المالکی است بغدادیست فصیح بوده با ضیاء نوری مشایخ آن
 طبقه صحبت داشته بطرسوس بوده و احب برفته از دنیا ابوالحسن هاشمی رحمه الله تعالی
 وی گفته که از جنید پرسیدند که دل کی خوش بود گفت آن وقت که او در دل بود
 شیخ الاسلام گفت که او سخن با جو اندران می گفت در دل یاراد بود و مراد بود صحبت او بود
 و گفت دل کی خوش بود که او ناظر بود که خوش بود که او حاضر بود ابوبکر اسلمی قدس الله
 تعالی سوره نام وی محمد بن موسی است و کان یعرف بابی الفراعنی از قدام اصحاب
 جنید و نوری است از علما و مشایخ قوم بوده همچو اصول تصوف چون وی سخن نگفته است
 عالم بوده باصول و فروع علوم ظاهر شیخ الاسلام گفت که واسطی امام توحید است و امام مشرق
 در علم اشارت وی بجوانی از عراق آمده ویرا آنجا سخن کم است بمردان گفت شهر بشهر می گردم
 در آرزوی نو شدن ویرا گفتند چرا بمردان گشته گفت ایشان را نیز فهم تریا فهم و هم آنجا
 برفته پیش از سنه عشرين رتلتایه و تربت وی آنجا است معروف مشهور شیخ الاسلام
 گفت که ازین طائفه کس است که با و فرد می نگرم و کسی است که با و می نگرم و کسی
 است که با و بر می نگرم بر می معاف از وی فرد می نگرم و بفر آبادی می نگرم و بوا

بکیر الدراج رحمه الله تعالی و سب برادر
 ابوالحسن در لاج بود در بغداد می بود از ابوالحسن فاضلتر و زاهدتر بود و بزرگتر بود وی گفته است
 که ما من درین راه و آدم هرگز خاطر فاسد بر من نگرفته است ابوالحسن سلامتی رحمه الله تعالی
 شیخ الاسلام گفت که وی مردی بزرگ بوده و صاحب تاریخ است وی گفته که عیسی موصی
 راهب بوده وی گفته که بر مسلمانان آیتی فرود آمده ندانم که از پس آن آیت الله تعالی را
 چون آزارند صایکون من جوی ثلثه الا هو را بعد از آنکه ابوالحسن مالکی
 رحمه الله تعالی نام وی احمد بن سعید المالکی است بغدادیست فصیح بوده با ضیاء نوری مشایخ آن
 طبقه صحبت داشته بطرسوس بوده و احب برفته از دنیا ابوالحسن هاشمی رحمه الله تعالی
 وی گفته که از جنید پرسیدند که دل کی خوش بود گفت آن وقت که او در دل بود
 شیخ الاسلام گفت که او سخن با جو اندران می گفت در دل یاراد بود و مراد بود صحبت او بود
 و گفت دل کی خوش بود که او ناظر بود که خوش بود که او حاضر بود ابوبکر اسلمی قدس الله
 تعالی سوره نام وی محمد بن موسی است و کان یعرف بابی الفراعنی از قدام اصحاب
 جنید و نوری است از علما و مشایخ قوم بوده همچو اصول تصوف چون وی سخن نگفته است
 عالم بوده باصول و فروع علوم ظاهر شیخ الاسلام گفت که واسطی امام توحید است و امام مشرق
 در علم اشارت وی بجوانی از عراق آمده ویرا آنجا سخن کم است بمردان گفت شهر بشهر می گردم
 در آرزوی نو شدن ویرا گفتند چرا بمردان گشته گفت ایشان را نیز فهم تریا فهم و هم آنجا
 برفته پیش از سنه عشرين رتلتایه و تربت وی آنجا است معروف مشهور شیخ الاسلام
 گفت که ازین طائفه کس است که با و فرد می نگرم و کسی است که با و می نگرم و کسی
 است که با و بر می نگرم بر می معاف از وی فرد می نگرم و بفر آبادی می نگرم و بوا

بکیر الدراج رحمه الله تعالی و سب برادر
 ابوالحسن در لاج بود در بغداد می بود از ابوالحسن فاضلتر و زاهدتر بود و بزرگتر بود وی گفته است
 که ما من درین راه و آدم هرگز خاطر فاسد بر من نگرفته است ابوالحسن سلامتی رحمه الله تعالی
 شیخ الاسلام گفت که وی مردی بزرگ بوده و صاحب تاریخ است وی گفته که عیسی موصی
 راهب بوده وی گفته که بر مسلمانان آیتی فرود آمده ندانم که از پس آن آیت الله تعالی را
 چون آزارند صایکون من جوی ثلثه الا هو را بعد از آنکه ابوالحسن مالکی
 رحمه الله تعالی نام وی احمد بن سعید المالکی است بغدادیست فصیح بوده با ضیاء نوری مشایخ آن
 طبقه صحبت داشته بطرسوس بوده و احب برفته از دنیا ابوالحسن هاشمی رحمه الله تعالی
 وی گفته که از جنید پرسیدند که دل کی خوش بود گفت آن وقت که او در دل بود
 شیخ الاسلام گفت که او سخن با جو اندران می گفت در دل یاراد بود و مراد بود صحبت او بود
 و گفت دل کی خوش بود که او ناظر بود که خوش بود که او حاضر بود ابوبکر اسلمی قدس الله
 تعالی سوره نام وی محمد بن موسی است و کان یعرف بابی الفراعنی از قدام اصحاب
 جنید و نوری است از علما و مشایخ قوم بوده همچو اصول تصوف چون وی سخن نگفته است
 عالم بوده باصول و فروع علوم ظاهر شیخ الاسلام گفت که واسطی امام توحید است و امام مشرق
 در علم اشارت وی بجوانی از عراق آمده ویرا آنجا سخن کم است بمردان گفت شهر بشهر می گردم
 در آرزوی نو شدن ویرا گفتند چرا بمردان گشته گفت ایشان را نیز فهم تریا فهم و هم آنجا
 برفته پیش از سنه عشرين رتلتایه و تربت وی آنجا است معروف مشهور شیخ الاسلام
 گفت که ازین طائفه کس است که با و فرد می نگرم و کسی است که با و می نگرم و کسی
 است که با و بر می نگرم بر می معاف از وی فرد می نگرم و بفر آبادی می نگرم و بوا

و سب برادر ابوالحسن در لاج بود در بغداد می بود از ابوالحسن فاضلتر و زاهدتر بود و بزرگتر بود وی گفته است

بر می نگرم شیخ الاسلام گفت که واسطی گوید که من داد و داد و من و کرد من و پاداش و دود عا
 من و اجابت او به تهنیت است و دو گانگی شیخ الاسلام گفت که از زبان همچو خراسان
 آن توحید نیامده که از زبان واسطی آن وقت که از عراق می آمد چون به بنشاپور رسید ابوالحسن حیرت
 برفته بود شاگردان ویرا دید و سخنان وی شنید از وی پرسیدند که چون یافتی ایشان را گفت
 صاحب ایشان ایشان را بنام موخته مگر جویت محض یعنی دو گانگی من داد شیخ الاسلام گفت
 که ابوبکر قطبی از شاگردان ابوالحسن حیرت یکی ویرا بغداد دید گفت بر شما شمارا چه
 دلالت می کرد گفت بگردن طاعت و تقصیر و بدین مصیبت گفت این گبری محض است
 در تصوف توحید و یگانگی می باید شیخ الاسلام گفت که تقصیر آن وقت بینی که خود را کردار بینی
 همه او بینی شیخ الاسلام گفت که ابوطیب مصری گوید می گوید که وفاء العبودیة
 فی عز الوجودیة کم تصیف له العبودیة شیخ الاسلام گفت که واسطی را
 یک استاد است و یک شاگرد استاد جنید است و شاگرد ابوالعباس سیار جنید را بوی
 نام است و سرنامه اینست بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ
 وَرَحِمَهُ اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ عَا فَا نَا اللَّهُ وَإِيَّا لِقِبَالِكُمْ مَمَّةً بَاخِرُكُمْ بِعِلْمٍ وَحِكْمٍ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
 به خلق رحمت اند چنان کن در سخن خویش که خلق را رحمت باشی و خود را بلا از حال خویش بیرون
 آئی و با حال ایشان شو که با ایشان سخن می گوئی بقدر طاقت و حال ایشان با ایشان
 سخن گوئی و خطاب بران موضع نه که ایشان را بران می یابی فَهَذَا آتِلُّكَ لَكَ
 وَلَهُمْ وَقُلْ لَهُمْ فِي أَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا شیخ الاسلام گفت جنید دانست
 که او نه بطاقت خلق سخن گوید ویرا برفق و رحمت فرمود شیخ الاسلام گفت که واسطی گوید
 آنکه گوید نزد یکم دور است و آنکه گوید دور است و مستی او نیست است تصوف نیست ابوبکر

بکیر الدراج رحمه الله تعالی و سب برادر
 ابوالحسن در لاج بود در بغداد می بود از ابوالحسن فاضلتر و زاهدتر بود و بزرگتر بود وی گفته است
 که ما من درین راه و آدم هرگز خاطر فاسد بر من نگرفته است ابوالحسن سلامتی رحمه الله تعالی
 شیخ الاسلام گفت که وی مردی بزرگ بوده و صاحب تاریخ است وی گفته که عیسی موصی
 راهب بوده وی گفته که بر مسلمانان آیتی فرود آمده ندانم که از پس آن آیت الله تعالی را
 چون آزارند صایکون من جوی ثلثه الا هو را بعد از آنکه ابوالحسن مالکی
 رحمه الله تعالی نام وی احمد بن سعید المالکی است بغدادیست فصیح بوده با ضیاء نوری مشایخ آن
 طبقه صحبت داشته بطرسوس بوده و احب برفته از دنیا ابوالحسن هاشمی رحمه الله تعالی
 وی گفته که از جنید پرسیدند که دل کی خوش بود گفت آن وقت که او در دل بود
 شیخ الاسلام گفت که او سخن با جو اندران می گفت در دل یاراد بود و مراد بود صحبت او بود
 و گفت دل کی خوش بود که او ناظر بود که خوش بود که او حاضر بود ابوبکر اسلمی قدس الله
 تعالی سوره نام وی محمد بن موسی است و کان یعرف بابی الفراعنی از قدام اصحاب
 جنید و نوری است از علما و مشایخ قوم بوده همچو اصول تصوف چون وی سخن نگفته است
 عالم بوده باصول و فروع علوم ظاهر شیخ الاسلام گفت که واسطی امام توحید است و امام مشرق
 در علم اشارت وی بجوانی از عراق آمده ویرا آنجا سخن کم است بمردان گفت شهر بشهر می گردم
 در آرزوی نو شدن ویرا گفتند چرا بمردان گشته گفت ایشان را نیز فهم تریا فهم و هم آنجا
 برفته پیش از سنه عشرين رتلتایه و تربت وی آنجا است معروف مشهور شیخ الاسلام
 گفت که ازین طائفه کس است که با و فرد می نگرم و کسی است که با و می نگرم و کسی
 است که با و بر می نگرم بر می معاف از وی فرد می نگرم و بفر آبادی می نگرم و بوا

و سب برادر ابوالحسن در لاج بود در بغداد می بود از ابوالحسن فاضلتر و زاهدتر بود و بزرگتر بود وی گفته است

بکیر الدراج رحمه الله تعالی و سب برادر
 ابوالحسن در لاج بود در بغداد می بود از ابوالحسن فاضلتر و زاهدتر بود و بزرگتر بود وی گفته است
 که ما من درین راه و آدم هرگز خاطر فاسد بر من نگرفته است ابوالحسن سلامتی رحمه الله تعالی
 شیخ الاسلام گفت که وی مردی بزرگ بوده و صاحب تاریخ است وی گفته که عیسی موصی
 راهب بوده وی گفته که بر مسلمانان آیتی فرود آمده ندانم که از پس آن آیت الله تعالی را
 چون آزارند صایکون من جوی ثلثه الا هو را بعد از آنکه ابوالحسن مالکی
 رحمه الله تعالی نام وی احمد بن سعید المالکی است بغدادیست فصیح بوده با ضیاء نوری مشایخ آن
 طبقه صحبت داشته بطرسوس بوده و احب برفته از دنیا ابوالحسن هاشمی رحمه الله تعالی
 وی گفته که از جنید پرسیدند که دل کی خوش بود گفت آن وقت که او در دل بود
 شیخ الاسلام گفت که او سخن با جو اندران می گفت در دل یاراد بود و مراد بود صحبت او بود
 و گفت دل کی خوش بود که او ناظر بود که خوش بود که او حاضر بود ابوبکر اسلمی قدس الله
 تعالی سوره نام وی محمد بن موسی است و کان یعرف بابی الفراعنی از قدام اصحاب
 جنید و نوری است از علما و مشایخ قوم بوده همچو اصول تصوف چون وی سخن نگفته است
 عالم بوده باصول و فروع علوم ظاهر شیخ الاسلام گفت که واسطی امام توحید است و امام مشرق
 در علم اشارت وی بجوانی از عراق آمده ویرا آنجا سخن کم است بمردان گفت شهر بشهر می گردم
 در آرزوی نو شدن ویرا گفتند چرا بمردان گشته گفت ایشان را نیز فهم تریا فهم و هم آنجا
 برفته پیش از سنه عشرين رتلتایه و تربت وی آنجا است معروف مشهور شیخ الاسلام
 گفت که ازین طائفه کس است که با و فرد می نگرم و کسی است که با و می نگرم و کسی
 است که با و بر می نگرم بر می معاف از وی فرد می نگرم و بفر آبادی می نگرم و بوا

ز قاق کبیر قدس الله سره شیخ الاسلام ویرا از طبقه ثانی داشته است نام وی احمد بن نصر
 است وی مصری است استاد ابو بکر ز قاق صغیر است و استاد ابو بکر دینی است چون ز قاق کبیر از دنیا
 بر رفت شیخ ابو بکر کتانی گفت انقطعت حجة الفکر عني و حوّلهم بمصر وی از اصحاب
 اقران جنید بوده وی گفته ثمن هذا الطريق رؤس الكائنات و هم وی گفته این سخن
 کسی را شاید که سالها برای خدای تعالی مزبور رفته بود ابو بکر ز قاق صغیر قدس الله
 تعالی سره شیخ الاسلام گفت که ز قاق صغیر بغداد است شاگرد ز قاق کبیر است بابت دوست
 و در حدیث و ثبوت حدیث می نوشت پس با طریقت اهل حقیقت گشت یک چشم بود ابو بکر برای
 گوید ویرا گفتم سبب چشم بستیدن توجه بود گفت ویرا دیدم بر تو گل گفتم از دست اهل منازل هیچ
 نخورم و مع رایک چشم من بروی من فروودید از گریه می گفتم که چهل سال است تا از جنید یک سخن
 شنیدم در فنا هنوز چاشنی آن در جان من است ابو بکر کتانی قدس الله تعالی سره از طبقه رابعه
 است نام وی محمد بن علی بن جعفر بغدادی الکسانی است از اصحاب جنید بوده و بکه مجاورت کرده
 سالها و آنجا نود و نه شب و نهمین و نهمین و نهمین در آن سال که بعد از واحد اصفهانی که گفت می ابو الفریح
 است و در طریقت بر رفته از دنیا رفتش گوید که کتانی چراغ حرم است وی گفته الصوفیة محبة
 الظواهر و خوارا کبواطن شیخ الاسلام گفت که وی صحبت دار خضر بود و علیه السلام و قتی خضر
 ویرا گفت یا با بکر همه مردمان این طائفه مرا می شناسند و من ایشان را نمی شناسم وی گفت که خضر گفت
 که در مسی و صفا بودم بمن مردم بر عبد الرزاق حدیث میخواندند و در گوشه مسجد جوانی بود و سر بگریه افرو
 برده ویرا گفتم مردم بر عبد الرزاق حدیث میخواندند و تو اینجا نشسته چرا زدی و از وی حدیث
 شنوی گفت من اینجا از رزاق می شنوم و مرا با عبد الرزاق میخوانی گفتم اگر راست می گویی من کیم
 گفت خضر و سر بگریه بیان فرود برد شیخ الاسلام گفت که آن نظر بغیر بودی که چنانکه از رزاق می شنید
 از عبد الرزاق هم شنیدی که از مشایخ آنان می اند که ظاهر ایشان چون ظاهر عام بود و باطن
 ایشان چون باطن خاص که شریعت بر تن است و حقیقت بر جان و سر و هم می گفته
 من کما کذب باسناد فهو بطل و هم وی گفته که کن فی الدنيا بکذک و فی
 الآخرة بقلبك شیخ ابو بکر رازی گفت که شیخ ابو بکر کتانی در پیری نگریت بر سفید و سفید

انقطع حجة الفکر عني
 یعنی بریده شد بانه فقر
 در دود آمدن بصر کتانی
 زیارت دی مصری و کتانی
 اقران جنید بود وی گفته
 ثمن هذا الطريق رؤس الكائنات
 یعنی ثمنی که در این طریق
 رؤس کائنات است جان آدمی است
 جان باید از آن طریق
 وجود گیرد از آن طریق
 عبید الله را می شناسند
 که ظاهر ایشان صوفی و باطن
 و انقیاد شریعت است

و سوال می کرد و گفت هذا رجل اصباح اموات الله فی صغره فصیعه الله فی کبره
 یعنی وی بخردی و جوانی فرمان الله تعالی ضایع کرده الله تعالی ویرا در پیری فرو گذاشت
 خوار ذلیل اگر دسی در جوانی در فرمان او کوشیده در پیری بزل سوال گرفتار نه شدی که پیران
 اهل سنت هر چند پیر تر شوند بر چشم و دل خلق عزیز تر شوند شیخ الاسلام گفت که ابو بکر کتانی را شاید
 مصطفی صلی الله علیه وسلم می گفتند از بس که ویرا بخواب دیدی معلوم بودی که کدام روز یا شب
 خواهد وید از وی سوالها کردند و آن سوالها از مصطفی صلی الله علیه وسلم پرسیدی و جواب
 بشنیدی و قتی مصطفی صلی الله علیه وسلم ویرا گفت هر که هر روز چهل و یکبار بگوید یا عیسی
 یا قیوم یا لا اله الا انت چون دلها بمیرند دل وی نمیرد شیخ الاسلام گفت که شیخ
 ابو القاسم دمشقی گوید استاد سالی که از کتانی پرسیدم که تصوف چیست گفت کینه
 آنست که تو در نیایی و بیکه از ابو حفص پرسید که صوفی کیست جواب داد که صوفی پیر سکر
 صوفی کیست شیخ الاسلام گفت که این علم سرانته است و این قوم صاحب امر را پاسبان
 بار از ملوک چه کار اصل این کار یافت است نه دریافت با نکار آن شتافت کش نیافت
 نه بکوشش یابی و طلب که بحمت یابی و ادب سوال سائل از انکار است برین کار آنکس
 که ازین کار بوی دارد و او را با سوال چه کار انکار کن که انکار شومست انکار آن کند که ازین کار محروم
 است و قوی مشغول اندازین کار و قوی برین کار با نکار و قوی خود در سر این کار آنکه برین کار
 انکار است مردود است و آنکه در این کار است غرقه نور است ابو بکر عطا جفنی رحمه الله
 تعالی شیخ الاسلام گفت که وی گوید که روزی بر بالای پشته نشسته بودم دیدم که سیلی می آید و آید
 می آید و مردی در آنجا با ننگ بلند میگفت اللهم کبیک کبیک و سجد یک لیکن ایتیک فطاعک
 عاقبت دسل می برد ویرا تا بدیدم و جفنه موضع سیل است و خود آنرا از هر آن جفنه

فقط به چشم خود دیدم
 این کلام را در حدیث
 است ای نبودی دای تا قیام و قیام و قیام
 فحاجت به دل ویرا از غفلت نگاه دارد
 یعنی این کار و جبار است
 و قیام و قیام و قیام

یعنی در ادراک
 و تصور و مشغول انداختن
 قوی مشغول انداختن
 غافل انداختن قبول و نگاه
 آنکه برین کار با نکار است
 هر چند بیاد است بود و نبود
 یعنی از دست حق بجان
 بجان و ادب اعمال
 و سحر و جادوی ملک
 اجابت و ادب ملک
 می گوید خدا را ایستاد
 بخدمت و قبول و علم
 اعانت می گوید و فرمان
 حکم حق می گوید و بیاد
 ساقی بیاد سیلی
 روزگار در انداختن
 راهم دادی و انداختن
 جفنه و سکون حای
 مکه و مدینه است و بیاد
 که در انداختن و بیاد
 اول شام است و بیاد

که گفتیم وَقَفْنَا فَوْقَ السَّمَاءِ سَمِيعٌ گفت چه سیکونی گفت آنچه و میخواند هم از من تست هم او گوش
می آید که من و تو در تصوف من و تو کجا بود صوفی را جز یکی نبود حالی پدید شد و شور می برخاست که
همگان جامه میدریزند و می افتادند و بانگ میزدند و میخکس نبود که جامه ندرید و بود شیخ الاسلام
گفت که وقتی دقتی در بادیه بزارید گفت که الهی از آن حقیقت خود که مراد او می بهره بردل من
آشکارا کن تا جان من بیا ساید چیزی بدل وی بکشد و نزاری بروی افتادند و یک بود که تاه شود
گفت الهی بپوش که طاقت ندارم آن را پوشیدند شیخ الاسلام گفت که نهان کردن غیب
و اهل غیب را الله تعالی رحمت است که آن درین جهان بگذر هر چیزی که ازین جهان آشکارا
شود آنکس را در وقت ببرد یا عقل آنکس طاقت آن نیارد و احوال در رسوم و
متغیر شود آنچه غیب است و حقیقت پنهان به تابسر آن شوی در سراغ غیب و
حقیقت که این دنیا سراسر میانه است و زندان تاریک چون مدت بسر آید و روزی
خورده شود در حقائق و غیب کشاده گردد و دقتی گفته علامات القرب الی انقطاع
عَنْ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى اللَّهِ وَهَمٌ وے گفته كَلَامُ اللَّهِ تَعَالَى إِذَا جَاءَ عَلَى
السَّامِعِ بِشَرِّهَا مِنْ آيَاتِ الْبَشَرِ يَتَبَرَّعُونَ بِهَا وَشَيْءٌ عَنْ سُوءِ
آدَبِ الْفَقْدَانِ مَعَ اللَّهِ فِي أَحْوَالِهِمْ قَالَ ذَلِكَ أَنْحَاطُ طَهُمٌ مِنْ حَقِيقَةِ
الْعِلْمِ إِلَى ظَاهِرِ الْعِلْمِ أَبُو بَكْرٍ طُشْتَانِي قَدَسَ اللَّهُ تَعَالَى سِرَّهُ از طبقه
خامسه است از فارس بوده شاگرد شبلی و ابراهیم و باغ شیراز است از کبار مشایخ بوده
صاحب آیات و کرامات یگانه بود در حال و وقت خود شبلی ویرا بزرگ میداشت
و قدر و محل ویرا بزرگ می نهاد با مشایخ فارس صحبت داشته بود وی را حرمی عظیم
میداشتند سکر و محبت بروی غالب بود و موز و کلام عالی داشت در فارس سخن
اورا کسی قوت شنیدن نه داشت مشایخ وقت صواب چنان دیدند که می بخراسان

و در آن حقیقت خود
و در وقت بود از آن
علامات القرب الی انقطاع
نزدیکی بندگی بجان و بی غش و شاد
از اجابت السور و از بشارت و از انوار
است از انقائ معانی و خلق چنان
واقع شود و فی سبب
اشراق وی

است از معرفت
است آن حقائق و انوار
بشریت در عوالم و انوار
زبان که در عوالم و انوار
و در آن حقیقت خود
علامات القرب الی انقطاع
نزدیکی بندگی بجان و بی غش و شاد
از اجابت السور و از بشارت و از انوار
است از انقائ معانی و خلق چنان
واقع شود و فی سبب
اشراق وی

بر دو به نیشاپور آمد و نجابرقت از دنیا بعد از سنه اربعین ثلثایه وے گفته مَلَا الْحَيَاةَ إِلَّا
فِي الْمَوْتِ یعنی مَا حَيَوُهُ الْقَلْبُ إِلَّا فِي إِمَاتَةِ النَّفْسِ شیخ الاسلام گفت
که هیچ زنده زندگی نه کنی تا از خود نمیرد و باورنده نگردد که ابو بکر طستانی را گفت مرا
وصیتی کن گفت أَلَيْسَ الْيَمَّةُ الْيَمَّةُ فَإِنْ عَلَيْهَا مَكَارُ الْكُفُورِ وَالْإِيمَانِ يَرْجِعُ الْكُفُورُ
وهم می گفته که بزرگترین نعمت بیرون آمدن از نفس از برای آنکه نفس بزرگترین جهالت
سپاهان تو و الله تعالی و هم می گفته که ممکن نیست بیرون آمدن و رفتن از نفس خود و نفس
خود که از نفس خود با او توان است و صحبت ارادت او ابو بکر قَدَسَ اللَّهُ تَعَالَى
و همه از طبقه خامسه است نام می محمد بن احمد بن حمدون الفراس است از اجله مشایخ
نیشاپور بوده با فراست عظیم شیخ محمود پیرا دیده بود او گفت اگر من ابو بکر شبلی و ابو بکر
فرار اندیدی صوفی نبود می و صحبت و کشته با ابو علی ثقفی و عبد الله منازل و ابو بکر
شبلی و ابو بکر طاهرا بصری و مرعش و غیر ایشان از مشایخ یگانه بود و طریقت نیکو داشت
در سنه سبعین و ثلثایه برفته از دنیا شیخ محمود گفته با جمعی قصید و ختم چون به نیشاپور رسیدیم
اصحاب من گفتند که بزیارت ابو بکر فراموش که او گوید که با ما در پیر خود تو باز گردی و ختمی
پیچیدم آخر گفتیم چیست که میگویند شاید که باز گردم ویرانه یابم بوی شدم ویرا مسجد نیانتم چون
ساعتی برآمد ویرا دیدم که اندر مسجد در آمد شور و روی و باره چند پوستین در دست
که او پوست گراه بود سلام کردم گفت وَعَلَيْكَ السَّلَامُ نَزَّكَجَا می گفته از هرات گفت
کجا میروی گفت بسوی قبله گفت پدر واری گفت دارم گفت باز گرد و به پدر شو گفت چنین
کنم پیش یاران رفتم چندان بگفتند که بر سر رفتن آدم مرا چه عظیم گرفت دیگر روز به نزدیک
شیخ ابو بکر رفتم گفت نَقَضْتَ الْعَهْدَ عَهْدَ بَشَكْتِي قَسَمَ لِي شَيْخٌ تَوْبَهُ كَرَّمَهُ
گفت مَنْ كَمْ يُوَدِّعُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ لَا يَصِلُ عَلَى قَلْبِهِ نَوْرُ الْمَعْرِفَةِ

و در آن حقیقت خود
و در وقت بود از آن
علامات القرب الی انقطاع
نزدیکی بندگی بجان و بی غش و شاد
از اجابت السور و از بشارت و از انوار
است از انقائ معانی و خلق چنان
واقع شود و فی سبب
اشراق وی

است از معرفت
است آن حقائق و انوار
بشریت در عوالم و انوار
زبان که در عوالم و انوار
و در آن حقیقت خود
علامات القرب الی انقطاع
نزدیکی بندگی بجان و بی غش و شاد
از اجابت السور و از بشارت و از انوار
است از انقائ معانی و خلق چنان
واقع شود و فی سبب
اشراق وی

فرانی گوید بزیارت ابو انحر تینانی رفتم چون دوا ع میسر کردم تا در مسجد بیرون آمد و گفت
یا ابا احسین سیدم که با خود معلومی بر نمی داری لیکن این دو سبب را با خود بردار از وی بپایم
در جیب نهادم سه روز بر رفتم هیچ فتوحی نرسید از آن دو سبب یکی را بیرون آوردم و بخوردم و خودم
که دیگری را بیرون آوردم دیدم که هر دو سبب در جیب من است پس از آن سببهای خوردم و باز در
جیب من پیدا می شد تا بموصل رسیدم بخاطر من رسید که این سببها معلوم من شدند و توکل را
بر من فاسد ساختند آنها را از جیب بیرون آوردم و دیگر بستم که در پیش خود را در عبای پیچیده
می گوید که مرا سبب رز و میکند هر دو را بوی دارم چون از وی برگز شتم در دل من افتاد که شیخ
ابو انحر آن سببها را بوی فرستاده بود که بستم آن در پیش را طلب کردم نیا رفتم یکی از این طائفه می گوید
که پیش ابو انحر تینانی بودم با من از بدایت حال خود بدایت آغاز کرد از وی پرسیدم که سبب
دست بریدن شما چه بود گفت دست گناهی کرد بریدندش مرا گمان آن شد که در جوانی از دست
کاری که سبب دست بریدن باشد واقع شده است و دیگر هیچ نگفتم تا آنکه بعد از چند سال اجماعی از شیخ
بوسه رسیدم با یکدیگر از راه و ارباب و کراماتی که از حق سبحانه و تعالی نسبت با ایشان واقع شده بودند
میگفتند تا سخن طبی ارض رسید و در اینجا کسی سخن می گفت ابو انحر از آن خاطر به تنگ آمد گفت
چند میگوئید که فلان در یک شب بکه میرود و فلان در یک روز من غلام حبشی می شناسم که روزی
در جامع طرابلس نشسته بود و سر در مرغ کشیده خوشی خرم بخاطرش آمد و سر خود گفت کاش من اکنون
در حرم بودی چون سر از جیب بر میزد آورد خود را در حرم یافت آن جماعت یکدیگر نگریستند
و با یکدیگر با اشارت گفتند که این غلام حبشی ولایت پس یکی از آن جماعت گستاخی کرد گفت
اصحاب می پرسند که سبب بریدن دست شما چه بود گفت دست گناهی کرد بریدند گفتند بدایت
که این میگوئی میخوابم که سبب آنرا بگوئی گفت من مردی بودم از مغرب مرا هوا سے سفر
خاست با سکندریه آدم دو از ده سال آنجا بودم از آنجا سفر کردم دو از ده سال دیگر
در میان شطا و دیما طاقامت کردم گفتند اسکندریه شهر نیست محروم آنجا توان بود اما
در میان شطا و دیما طاقامت هیچ نوع آبادانی نیست چون معاش میگردی و چرا بر اسکندریه
نمی رفتی گفت بر کنایه فلیح و دیما طاقامت گلی از نه ساخته بودم و در آن زمان انگذریان

در میان شطا و دیما طاقامت هیچ نوع آبادانی نیست محروم آنجا توان بود اما در میان شطا و دیما طاقامت هیچ نوع آبادانی نیست چون معاش میگردی و چرا بر اسکندریه نمی رفتی گفت بر کنایه فلیح و دیما طاقامت گلی از نه ساخته بودم و در آن زمان انگذریان

۱۲

بسیار به میاط فرود می آمدند چون شبانگاه چیزی میخورم سفره های خود را بیرون می آور
می افشاندند و نان ریزه که میترخت و در آن باسگان مزاحمت میکردم و نصیب خودی می رفتم
در تابستان قوت من این بود و چون زمستان می شد در نواحی خانه من نزدی بسیار بود
از زمین می کشیدم و بیخ آنرا که تازه و سفید بود می خوردم و آنچه از آن خشک و سبز بودی می خوردم
این بود و قوت من ناگاه روزی بمر من در دادند که ای ابو انحر تو چنان گمان میبری که با خلق
در قوت های ایشان شریک نیستی و دعوی توکل میکنی و حال آنکه در میان معلوم نشسته گفتم
آهی و سیدی و مولائی سوگند بغیرت آو که هرگز دست با نیچه از از زمین رویا ندانم و از نیچه
نخورم جز آنچه تو بمن رساننی و از ده روز دیگر گزشت نماز فرض و سنت و نفل می گزارم
بعد از آن از نفل عاجز شدم و از ده روز دیگر فرض و سنت می گزارم بعد از آن از سنت هم عاجز
شدم و از ده روز دیگر فرض می گزارم بعد از آن از قیام عاجز شدم و از ده روز دیگر از قیام
میگزارم بعد از آن از نشستن نیز عاجز شدم دیدم که دیگر فرض از من فوت می شود پس بنا
بخدا سے تعالی بروم و در سر خود گفتم آهی و سیدی بر من خدای فرض کرده که از انهم سوال
خواهی کرد و رزق مرا ضامن شده که بمن رساننی بآن رزقی که ضامن شده بین افضل کن
و بآن عهدی که بسته ام مرا گیر ناگاه دیدم که در پیش من دو قرص پیدا شد و در میان آن چیزی
هیچ نگفتم که آن چه چیز بود و از اصحاب هم کسی نپرسید پس ایام آن دو قرص را ازین شب تا شب
دیگری یا فتم بعد از آن اشارت چنان شد که بجا نماند نفی باید شد بغیر بجا نماند نفی روان شدم
تا بدی رسیدم و اتفاقاً روز جمعه بود در صحن مسجد جامع شخصه قدس زکریا علیه السلام در آمدن و
در درخت و در نیمه کردن وی باره و صبر کردن وی بران می گفت در نفس خود گفتم آهی و سیدی
ز دلای زکریا علیه السلام مرخصه صبار بوده است اگر من نیز بجلای گرفتار کنی صبر کنم پس از آن در آن شدم
تا بانطالیه رسیدم بیخه از دوستان من مرادیدند انستند که عزیمت نغز دارم برای ششیری
و سپری و حربه آوردند پس بغیر رفتم و از خدا تعالی شرم داشتم که از ترس عدد در پس سوره
مقام گیرم روز در همیشه که بیرون سوره بود مقامی گرفته و شب بکنایه می آمدم و حربه را بمن
فرو می بردم و سپر را بآن بازی نهادم و محراب می ساختم و شمشیر محال میکردم و تا روز ناز میگزارم چون نماز صبح

سبحان و بسم الله الرحمن الرحیم و الحمد لله رب العالمین و الصلوة علی سیدنا محمد و آله الطاهین الطيبين الطاهرات و السلام و بعد

از تلبیس حال و نگاه داشت وقت و حدیث فراوان داشت و ثقه بود روزی ابو عثمان
 از برای خراج بعضی از ثغور مسلمانان چیزی طلبید و یکس چیزی نداد ابو عثمان تنگدل شد چنانکه
 در مجلس گریست چون شب درآمد ابو عمر و بعد از نماز خفتن گریه دو هزار درم در آنجا پیش
 ابو عثمان آورد و گفت این وجه را در آنچه میخواهی صرف کنی ابو عثمان خرم شد و پیرایه های غیر
 کرد چون بآمد او شد ابو عثمان مجلس نشست گفت ای مردمان ما با ابو عمر و بسیار رسید و او
 شدیم که دو خیمه دو هزار درم بجهت ثغر مسلمانان آورد جزا لله خیرا ابو عمر و از
 میان مردم بر فراست و بر سر جمع گفت آن از مال ما درین بود و سبب آن راضی
 نیست آنرا بمن باز دهید تا بوسه باز دهم ابو عثمان بفرمود تا آن کیسه را آوردند و بوی
 دادند چون شب درآمد باز آنرا پیش ابو عثمان برد و گفت چه شد که این وجه را پستان
 صرف کنی که بخیر کسی نداد ابو عثمان گریست و وی را تحسین کرد و فرمود چنین کنم
 گفته و ثبت مسکوة ابله من کلام دهم که گفته من گوشت علیه نفسه هکذا
 علیه دینه دهم که گفته تو بیسته الاحسان خیر من الاحسان و از وی پرسیدند
 که آن چیست که بنده را ازان پاره نیست گفت ملازمة العبودیة علی الشئ و کلام
 المراقبة دهم که گفته لا ائس بغير الله تعالی و حشده عبد الله بن محمد بن عبد الرحمن
 الرازمی اشعرانی رحمه الله از طبقه خامسه است کفایت وی ابو محمد است باصل از ربه
 زوده و بنشای بزرگ شده با جنید و بابو عثمان و محمد بن الفضل و روح بن یحیی و علی بن حمزة
 و غیر ایشان از مشایخ قوم صحبت داشته و از کبار اصحاب ابو عثمان بود و ابو عثمان او را
 بزرگ میداشت و پیرایه های عجب است عالم بوده بعلوم این طائفه و حدیث داشت
 و ثقه بود و در سنت ثلاث و خمین و ثلثات برفته از دنیا وی گفته که عارف پیرستد الله تعالی را
 بر موافقت خلق که و سه کار کننده بود بر موافقت خالق و امر دین هم و سه گفته که معرفت حجاب

و در این باب گفتی است از انبیا
 که تا نبوی آویخته است از انبیا
 و در این باب گفتی است از انبیا
 که تا نبوی آویخته است از انبیا
 و در این باب گفتی است از انبیا
 که تا نبوی آویخته است از انبیا

که تا نبوی آویخته است از انبیا
 و در این باب گفتی است از انبیا
 که تا نبوی آویخته است از انبیا
 و در این باب گفتی است از انبیا
 که تا نبوی آویخته است از انبیا
 و در این باب گفتی است از انبیا
 که تا نبوی آویخته است از انبیا

را بدرد میان بنده و الله تعالی و هم وی گفته که شکایت و تنگدلی زانند کی معرفت زائد
 ابو الحسین السیروانی قدس الله تعالی سره نام وی علی بن محمد السیروانی است
 استاد ابو الحسین سیروانی صغیر است از سیروان مغربیه ده است بزرگ بوده و بدین طایفه شش
 شیخ ابو سعید البلیغی آورده و در این مشایخ خود که ابو الحسین سیروانی کبیر گوید که سهل
 عبد الله تشری گوید کل من لم یکن یحکمه و یسکونه امام یقتدی به فی ظاهره
 ثم یرجع الی باطنه قطعه به و هم که گوید الرضا فوق المواقفة مع مساکین
 یبذل و من الغیب و هم که گفته از خواص طلب صیت کردم خواص گفت الزم
 الفقراء فان الخیر فیهم ابو الحسین القزاقی رحمه الله تعالی نام وی
 علی بن عثمان بن نصیر القزاقی است و قزاقه دهی است بمصر گویند که وی بدین طایفه شاگرد
 ابو الخیر قزاقی و ابو الحسن الصایغ الدینوری است صد و ده سال عمر وی بوده در سنت
 ثمانین و ثلثات برفته از دنیا شیخ الاسلام گفت که قزاقی یگانه دنیا و بی نظیر بود در وقت خویش
 و بس جلالت نظر و حاضر الوقت بود با عام قری بود و با خاص عارف و در خود موجد بود و در نشان
 خود کم شیخ الاسلام ده من با خر عمر از مشایخ متاخرین اختیار کرده بود شیخ ابو الخیر
 قزاقی و قزاقی و محضری و علی بن دار صیرفی و نصر آبادی و سیروانی صغیر و نهادند
 و قصاب و خرقانی و طاقی و می گفت اینها جدا اند و قری قرانی رشتی احتساب کرد و است
 و پای او بستند و در آب نذاختند چون وقت نماز شد و پیرا در صفت اول دیدند جامه
 تر نشده شیخ الاسلام گفت که زنده او را کس نکشد که و روح دیگر زنده است
 شیخ الاسلام گفت که سید السادات قزاقی گوید که چون ترا چیزی دهند بخلاف شریعت
 واجب بود که پنهان داری ابو سلیمان نبیلی رحمه الله تعالی شیخ الاسلام گفت که ابو سلیمان
 نبیلی قزاقی آمد و بوسه بر سر قزاقی داد ابو سلیمان سخت خلق جامه بود قزاقی بوی نگر نیست

و در این باب گفتی است از انبیا
 که تا نبوی آویخته است از انبیا
 و در این باب گفتی است از انبیا
 که تا نبوی آویخته است از انبیا
 و در این باب گفتی است از انبیا
 که تا نبوی آویخته است از انبیا

که تا نبوی آویخته است از انبیا
 و در این باب گفتی است از انبیا
 که تا نبوی آویخته است از انبیا
 و در این باب گفتی است از انبیا
 که تا نبوی آویخته است از انبیا
 و در این باب گفتی است از انبیا
 که تا نبوی آویخته است از انبیا

که سخن شنیده اند از وی اما این حدیث جداست یعنی میراث شبلی وی گرفته بود و حصری را استاد جز شبلی نبوده و شبلی در کار رومی دور فرابوده ویرا گفته است دَعَا أَنَّهُ مِثْلِي بَنِي وَبَيْنَكَ تَالَيْفٌ أَرَى حَصْرِي وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ خَفِيفُ هَمَّائِي يَكِيدُ بِكَ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ خَفِيفُ بَالَتَ قَدْ بُوَدَّ وَحَصْرِي بِبَابُنْ تَرْشِيخُ الْإِسْلَامِ كَقِفْتُ كَمَا شَخُّ عُمُو حَصْرِي رَانْدِيدَهُ بُوَدَّ وَوَلَسَ كَقِفْتُ كَمَا مِنْ حَصْرِي رَانْدِيدَهُ اَمْ وَهَسْتَهُ أَحَدِي وَسَبْعِينَ وَثَلَاثَةً بَكَ شَدْمُ كَقِفْتُ چُونِ بازگروم بزمارت حَصْرِي وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ خَفِيفُ شَدْمُ هِمَّانِ سَالِ خَبْرُكُمْ رَسِيدُكُمْ حَصْرِي بِنْفَادِ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ بِشِيرِازِ بَرَنْتِ نُورِي الْحَضِرِي رَحِمَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ شَهْرِ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةِ إِحْدَى وَسَبْعِينَ وَثَلَاثَةً وَوَلَسَ كَقِفْتُ الصَّوْفِيِّ لَا يُنَزِّجُهُ فِي إِنْزِعَاجِهِ وَلَا يَقْرَأُ فِي إِقْرَارِهِ وَهَمَّ وَوَلَسَ كَقِفْتُ الصَّوْفِيُّ الَّذِي لَا يُوجِدُ بَعْدَ عَدَمِهِ عَدَمُهُ وَلَا يَعْدُمُ بَعْدَ وُجُودِهِ وَهَمَّ وَوَلَسَ كَقِفْتُ سَحَرُكُمْ بَعْضُ مَنْاجَاتِ كُرُومِ كَقِفْتُ أَلَمِي اَزْ مِنْ رَاضِي هَسْتِي كَمَا مِنْ اَزْ تَوْرَاضِي نَدَاكُمُ كَمَا اَيْ كَذَابِ اِكْرَتَوَارِ مَا رَاضِي بُدِي رَضَائِي مَا طَلِبْ مُكْرَمِي وَيَرَاكُنْدُ مَا رَوْصِي كُنْ كَقِفْتُ عَلَيْكُمْ فِي أَوَّلِ الْأَمْرِ لِأَفْرَادِ ثُمَّ تَوَرَّدُونَ الْمَشَاهِرَ فِي الْمَعَارِفِ ثُمَّ تَقْفُونَ عَلَى التَّفَرُّيدِ بِاسْقَاطِ الْحَدَثَانِ وَوَلَسَ كَقِفْتُ وَقْتِي كَمَا اَزْ أَوقَاتِ وَالْأَنْفَاسِ بَرْمَنِ تَنْكِ شُودِ اَزْ هِمَّ جِيزِ طَلِبِ رَاحَتِ وَخُوشِي نَمِي كُنْمُ مَكْرَازِ فَرَايَا دَاوَرْدَنِ أَنْفَاسِي كَمَا بِشِ اَزْ بَرْمَنِ گَزْشْتِهْ هَسْتِ دُرُوتِ مَفَارِ اَنْسِ وَمُودِتِ بِي آمِيزشِ كَمَا دُرْتَمَاوَ اَيْنِ بَيْتِ خَوَانْدَهْ هَسْتِ اَنَّ دَهْرًا اَيْلَفُ شَمْلِي سَلْبِي لِيَزْمَانَ بِهِمْ بِالْإِحْسَانِ أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ سَمْعُونِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ

[illegible][illegible]

نام من محمد بن احمد بن عقیل بن سمعون است و کان یلقب بالناطقی بالحکمة از مشایخ بغداد بوده و از زبانی است نیکو و دین علم مذکری کردی شیخ ابو بکر صفهانی خادم شیلی گوید که روز جمعه در مسجد جامع پیش شیلی نشسته بودم ابو الحسن بن سمعون کوکب بود در آمد کلاه ای دغایت نکلف بر سر نهاده بر بابگذشت و سلام نکرد شیلی از پس پشت وی نظر کرد و گفت یا ابابکر سیدانی که خدایتعالی را چه ذخیره است درین کوکب یکی ازین طائفه گوید که در مجلس ابن سمعون بودم یکی ازین طائفه در پای منبر وی نشسته بود ناگاه خوابش در بر و ابن سمعون از سخن باز ایستاد چند آنکه بیدار شد ابن سمعون با وی گفت که رسول راضی الله علیه و سلم خواب دیدی گفت می گفت من هم ازین سبب از سخن باز ایستادم تا خواب بر تو نشورانم و آنچه از دران بودی بریزد نشو ویر گفتند که مردم را بنده و ترک دنیا میخوانی و خود بهترین جامهای پوشی و خوشترین طعامها میخوری چون ابن سمعون گفت که وقتی که حال تو باشد تعالی چنان یا شد که می باید نرمی جامه و خوشی طعام زیان نمی دارد شیخ الاسلام گفت که من با ابو الحسن بن سمعون نه نیم که استاد من حصری لمیر نجاند و هر که استاد تر از رنجبه دارد و توانوی رنجبه نباشی سگ باز تو بود شیخ الاسلام گفت که ابن سمعون صاحب کلام بوده و حصری صاحب دین ابن سمعون گفته هر سخنی که از ذکر خالی است اخوست و هر خاموشی که از ذکر خالی است سهوت و هر نظر که از عبرت خالی است لهوت قوی فی ابن سمعون فی شیشه است اوسیع و ثمانین و ثلثاً مائة ویرا چون وفات کرد در سرای وی دفن کردند و بعد از سی و سه سال خواستند که بگورستان نقل کنند کفن وی همچنان تازه و نو بود و او خرفر سودگی بران نبود ابو نصر خجانه و ابو الحسن سوهران آشنان رحمهما الله شیخ الاسلام گفت از مشایخ گازرگاه دو تن قدیم تر نزدیک شیخ ابو نصر خجانه بودی بزرگ بود قومی از شاگردان وی پنج میرفتند بزیارت حصری شدند حصری از ایشان خواست که چیزی خوانید اگر توانید یکی از ایشان آواز میآورد و حصری بیقرار گشت در سماع گفت اسال شما بار نیست باز گردید و گفت نه شما شاگردان ابو نصر خجانه باز بدان که هری گفتند آری گفت بید ستوری از پیش من بیرون آمده اید باز گردید و نزدیک من شوید هر که باز گشت سلامت افتاد و هر که برفت بسوم بسوخت بعرفات نرسید و دیگر من از مشایخ گازرگاه شیخ ابو الحسن سوهران آشنان بود که در مسجد جامع شمشیری

۱۲
 بیان کرد
 که تحقیق را بسیار
 بجاست کرد و بدو
 نقیبی را داد
 بقیع را
 ۱۳

北

خدای را ذکر کردم از آنکه بامداد مسجد بودم هرگاه که بکار مشغول بودی با هیچکس یادت از جواب سلام سخن نگفتی و گفتی که من مزدورم اگر جواب سلام واجب نبودی جواب نگفتمی شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است که چون مؤمل جصاص بکه در آمد پیش ابو الحسن مزین رفت و سلام کرد و نشست و گفت ایها الشيخ سوالی دارم و مزدی عجیبی ام با من رفیق کن گفت سهل باشد پس بول گفت **هَلْ قَرَيْتَ الْفُهْمَ اَرْقَلَاءَ الْمَوَاجِدِ** ابو الحسن بوی نگرست و گفت از کجائی تو گفت از شیراز گفته بچه مشهوری گفت ببول گفت از آنجا برخیز که جای تو نیست و میرا بپلوی خود نشاناد و وایم باوی نمی گفت که **اَنْتَ رَجُلٌ اَحْبَبْتَنِي اَقْبَى** و می خندید و بعد از آن هر که مسئله می پرسید اشارت ببول میکرد و میگفت از شیخ پرسید و بوی حواله میکرد و بهم شیخ ابو عبد الله گفته است که غریبت حج کردم و من هنوز خرد بودم مؤمل جصاص مرا وصیت کرد که وقتی که بموقف برسی قصد پس کوه عرفات کن و او لیدار آنجا طلب کن که جای ایشان آنجاست چون بموقف رسیدم زد و بگذشتم و مردان را بگذاشتم هیچکس اندیدم تبرسیدم خواستم که بازگردم باز ازاوست بر من غلبه کرد و مقدار دیگر بر فتم پیشی رسیدم دیدم که دروی ده کس ایشان را اند و سر با پیش انگذند و در میان ایشان شیخیست بزرگ و شیخ من ابو محمد عتایدی با ایشانست چون مرا دیدند شیخ من اشارت کردند پیش ایشان رفتم و سلام کردم جواب دادند شیخ مرا دیدند بپلوی خود خواند چون فارغ شدند همه بر همان هیأت که بودند روان شدند و شیخ مرا گفتند که کودک را میمانظت کن من میان آن شیخ و شیخ خود میرفتم و می خنیدم که از کلام وی حرفت بین گوش من می آمد مرا در غلط خواند که که آنستغفار میکند چون بمزدلفه رسیدم شیخ من مرا گفت که اصحاب خود را آورده آواز دادم جواب دادند پیش ایشان رفتم و آن جماعت بجانب مشعر الحرام رفتند و ایستادند و نماز میگزاردند من هم قضای حاجت خود کردم و با ایشان باز گشتم تا بامداد نماز میگزاردند چون از نماز فارغ شدند غایب گشتند و دیگر ایشان را ندیدم **علی بن شلوویه رحمه الله تعالی** شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است که میان علی بن شلوویه و دیگر سخنی میگذاشت علی بن شلوویه گفت من مزدی نمی شناسم که بر سر کوهی بود و وقت نماز بود آب بر کوه دیگر بود و در برابر آن خواست که طهارت کند هر دو کوه مرا فراهم آوردند پای خود را ازین کوه بآن کوه نهاد و طهارت کرد و نماز گذارد و بهم شیخ ابو عبد الله

قولم بل رتقی
 المضمون منی یا
 فم بر برت
 وجد ان
 رسد
 ۱۲
 توقف
 جاس
 طلب
 اولیا اللہ
 ۱۲
 شادی
 شادی یعنی
 شین مجھے
 وضع لام
 مشدود
 واو فتح
 پای شانه
 تخانیہ
 ۱۲
 من روی
 می شناسم
 و آن روی
 بود ۱۲

خفیف گفته است که از بس علی بن شلوویه در صحرا با و کو بهامی بود جماعتی از کردان بوی
 مشغوف شده بودند و کس از روستائی ایشان پیش وی آمدند و گفتند هر کدام دختره
 داریم که هر یک را چهار هزار گوسفندست میخواهیم که ایشان را بزننی خواهی و آن گوسفندان
 و برای و آرد و نفر باشد دختران را نکاح کرد و روزی مؤمل بیارید گفت این مان به الفضل مکن تو هم
 مثل ما شدی گفت من این را برای خدایتعالی کرده ام مؤمل گفت ماینه از برای خدایتعالی
 کرده ایم علی بن شلوویه گفت من ایشان را سه طلاق کردم شما هم اگر راست میگوید طلاق
 گوید مؤمل ویر گفت **يَا مَيْشُوْمُ نَحِيَّتِ الشُّنَّةَ فِي الطَّلَاقِ ابُو كَبْرَةَ الْأَسْكَافِ**
 رحمه الله تعالی شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است که ابو کبر اسکاف سی سال روزه داشت
 چون وقت نزع آمد پاره بنیه بآب تر کرد و پیش دبان و سه بردند از اینداخت و هر روزه
 برقت ابو الضحاک رحمه الله تعالی شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است که از ابو الضحاک
 شنیدم که گفت بر بام خانه نشسته بودم ابلیس ایدم که در کوچه می گذشت گفتم اے ملعون
 چه کنی اینجا پای از زمین برداشت و بام برآمد و هم افتادیم سیله بوی زد و ویر اینداخت
 و از آن سالها گذشت وقتی مرا اتفاق حج افتاد چون باز گشتم بجوئی رسیدم که پل شکسته بود
 و آبی غلیم بود از گذشتن عاجز آمدم ناگاه پیری ضعیف دیدم که بآب درآمد با خود گفتم من
 خفیف تر ازین پیر نیستم بر فاسم و بر عقب وی درآمد چون بمیان آب رسیدم آن پیری پای خود
 بر کنار جوی نهاد بیرون رفت من در میان آب بماندم آب بر من غلبه کرد غرق شدم و
 جا هامی من تر شد و مرا آب میگردانید و می برد تا آن زمان که خدای تعالی مرا اعانت کرد و مرا
 آب بر کنار انداخت آن پیر استاده بود و نظاره می کرد چون خداے تعالی مرا نجات داد بیرون
 آمدم آن پیر گفت چون دیدی یا ابوالضحاک تو به کردی که دیگر مرا سیله نزنه **ابو محمد الخفاف**
 رحمه الله تعالی شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است که ابو الحسن بن مزین با نداشت که شاد آمد و بیت

و گفته یا
فروشم نیست الخ یعنی ای شیوم
فراموش کردی طلاق سندون را
و تطریق طلاقات ثلثه است و قلع
طلاقات ثلثه یکبار بدعت است
۱۲ اسل قوله ثلثه امر بدیست
یعنی در باره حقیقت مولا که
ماند امکانی و موضوعی ملک یعنی ای
خواجیه من این چه چکان و مرتبه است
مرزودیک تو عجب است از
منزلت خود نزدیک
حق بجای خود

عاشقان بکسر جزوه و کون سین ۱۳۸۴

در رویا که اگر خجالت پدید آید و بداند که برای شما جواهر آورد و آن محمد خفاف خواسته بود و هم گفته است که ابو محمد خفاف با مشایخ شیرازی یکای نشسته بودند سخن در مشاهد می رفت هر کس بقدر حال خویش سخن گفتند و ابو محمد خاموش بود مومل جصاص ویر گفت تو هم سخن بگوئی گفت نه سخن خوب که زین باب بود گفتند مومل گفت بهر حال تو هم سخن بگوئی گفت آنچه شما گفتید حد علم بود نه حقیقت مشاهده و حقیقت مشاهده آنست که حجاب منکشف شد و دو پیر ایمان بر بنی ویر گفتند تو این را از کجا میگوئی و این ترا چون معلوم شده است گفت ویر ایدیه بودم و فاته و شفقت بسیار بمن رسید در مناجات بودم که ناگاه حجاب منکشف شد ویر ایدیم بر عرض خود شسته سجده کردم و گفتم مَوْلَايَ مَا هَذَا امْكَانِي وَ مَوْصِييَ مَنْكَ چون قوم این سخن شنیدند همه خاموش شدند مومل ویر گفت برخیز تا بعضی مشایخ را زیارت کنیم بر فراست مومل و سفت ویر گرفت و بخانه ابن سعدان محدث در آمدند و سلام گفتند ابن سعدان تعظیم و ترجمان ایشان کرد مومل گفت اَيُّهَا الشَّيْخُ نَرَيْدُكَ اَنْ تُرَوِّيَ لَنَا الْحَدِيثَ الْمَرْوِيَّ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّهُ قَالَ لِلشَّيْطَانِ عَرِّشًا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِذَا ارَادَ بَعْدَ فِتْنَةٍ كُشِفَ لَهُ عَنْهُ ابْنُ سَعْدَانَ كَذَّبَنِي فَلَانَ عَنْ فَلَانَ وَاَسْنَدُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلشَّيْطَانِ عَرِّشًا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِذَا ارَادَ بَعْدَ فِتْنَةٍ كُشِفَ لَهُ عَنْهُ چون ابو محمد این حدیث را بشنید گفت یکبار دیگر عاده کن عاده کرد و گریان شد و بر فراست و بیرون رفت و چند روزی نماندیم بعد از آن آمد گفت در ایام غیبت کجا بودی گفت نهادم که از آن زمان گزیده بودم قضای کردم زیرا که شیطان ابر مقتیده بود پس گفت چاره نیست از آنکه همان موضع که ویر ایدیم و جده کرده ام باز گردم و ویر العنت کنم پس بیرون رفت و دیگر خبری نشنیدیم حسن بن حمویه و صاحب ابو جعفر خزاز صاحب حسن بن حمویه از اصطخری رحمه الله شرح ابو عبد الله خفیف گفته است که ابو جعفر خزاز صاحب حسن بن حمویه از اصطخری نزدیک آمد این زیدان گفت آرزوی آن دارم که هشب ویر از نزدیک حاضر کنی ویر مجلسی حاضر کردم در اثنای مجلس ابن بدان خزاز را گفت دوست میدارم که از حکایات خود چیزی بگوئی گفت مرا خود حکایتی نیست اگر میخواهی چیزی از مشایخ دیده ام با تو حکایت کنم ابن زیدان گفت من هم این میخواهم خزاز گفت من و جمعی دیگر

در مجلسی که در آنجا بود
ابو جعفر خزاز صاحب حسن بن حمویه
از اصطخری رحمه الله شرح ابو عبد الله خفیف گفته است که
ابو جعفر خزاز صاحب حسن بن حمویه از اصطخری نزدیک آمد این زیدان گفت آرزوی آن دارم که هشب ویر از نزدیک حاضر کنی ویر مجلسی حاضر کردم در اثنای مجلس ابن بدان خزاز را گفت دوست میدارم که از حکایات خود چیزی بگوئی گفت مرا خود حکایتی نیست اگر میخواهی چیزی از مشایخ دیده ام با تو حکایت کنم ابن زیدان گفت من هم این میخواهم خزاز گفت من و جمعی دیگر

پیش حسن بن حمویه نشسته بودیم دوی سر پیش افکنده بود اما کسی زود و بان سحر از نظر افغانی نشسته بود و یکدیگر میگریستیم و با یکدیگر گفتیم که این قصه را با یکدیگر میگوئیم که خواهند گفت باز آید و دیگر آوردند سر روز بودیم که ویر ایدیم و از وی خبری نشنیدیم و هر که از وی خبر پرسید می گفت مشغول است بعد از سه روز ناگاه دیدیم که از مسجد آمد متغیر اللون و از بیعتی که داشت کس را با وی امکان سخن نبود من با وی همیشه انبساط می کردم گفتم ایها الشیخ نزدیک من قدری بنشین تا زده است اجازت میدهمی که بیارم و همیشه ویر ایدیه تازه خوش می آید گفت بیار آوردم یک لقمه بخورد پس بخت اشارت کرد که بخورید شیخ ابو عبد الله خفیف گفت که این زیدان روی بمن کرد و گفت که هیچ شکر نیست که این مرویت صادق است این حکایت را با ویر ایدیم حیل ساز که مرا با ویر شود گفتم که از برای شیخ جامه خواب بپوش تا خواب کند و از این راه بیا ساید جامه خواب نداشت و روی درخشان من با این زیدان ششم و آن را بیان می کردم تا آن وقت که گفت با ویر داشتم شیخ ابو عبد الله خفیف را پرسیدند که آن حال چگونه بود گفت وی از مکان خود دور نشده بود اما ویر لباسی پوشیده بود آن از ابعار غائب شد عبد الله القصار رحمه الله شرح ابو عبد الله خفیف گفته است که عبد الله قصار گفته که وقتی بغزیت حج بیرون میرفتم مشایخ شیراز را دیدم گفتند چون بر سفل بن علی آمدی تستری در آنی سلام ما برسان و بگوئی که ما بفضل تو معترف و هر چه می گوی با ویر ایدیم از تو چنین می شنیدیم که روز عرفه از جای خود بیرون میروی و بموقوف عرفات با سایر حجاج حاضر میشوی اگر این راست است ما را خبر ده که ما با این ایمان داریم عبد الله قصار میگوید که قصد می کردم و بروی در آمدم و سلام کردم و نشسته بود از آنکه بر خود پیچیده و تعلیقی از چوب پیش خود نهاده و چشم من باز مانده بود چون والی حیرانی غیبت بر من متولی شد سخن توانستم کرد و در میان آنکه نشسته بودم زنی آمد گفت ایها الشیخ مرا پیوست بر جای مانده ویر آورده ام تا دعا کنی سهل گفت لَمْ يَكُنْ لَكَ اِلَّا عَيْنٌ رَئِيَةٌ آن زن در جواب گفت اَنْتَ وَمَنْ عِنْدَكَ رَئِيَةٌ پس سهل بسوی من بخت اشارت کرد و بر قامت و دست وی بگریستم بر فراست و تعلیم پوشید و روان شدند آن زن نیز روان شد و ویر ایدیه را با ویر ایدیه شط آن صبی را دیدم در محرابی سهل ویر گفت دست خود را بمن ده آن زن گفت نمیتواند دست دادن سهل گفت آن زن را که دور خوان صبی دست بوی داد و گفت برخیز بر فراست و بکنار آمد سهل

قول از سخن
انج و در سخن
از میان نیز
شکل است
در آن
قول از سخن
انج و در سخن
نمی بری
و در آن
پیش
پروردگار
و سخن
در آن
گفت انت
من غدا به
بر سخن
پیش
پروردگار
آست
سپاس
نفس از
شستی ۱۲

صاحب ساریه را گفت برو پس صبی را گفت وضو ساز و دو رکعت نماز بگزینان کرد پس آن زن را گفت دست وی بگیر بگیرت و بایکدیگر بر فتنه عبد الله گفت چون آنرا دیدم دشت من برفت انبساط کردم و رسالت مشایخ را رسانیدم سهل ساعتی سر پیش افکند بعد از آن گفت یا دوت آهوه لا اله الا الله یومنون بالله یفعل ما یشاء قلت نعم قال فما سئوالهم عن ذلک ابراهیم المتوکل رحمه الله تعالی شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است که یک ازین طائفه با من گفت بجزایرون رفتم دیدم که ابراهیم متوکل جامهای خود را شسته و در آفتاب انداخته و بر آن ختم بیا تا برویم و با هم چیزی خوریم پیر این خود را همچنان تر پوشیده و با من همراه شد چون مقدار راه بر فتنه دیدم که اندک عین التعلک در راه بیفتاده بود آنرا برداشت و پاک بست و بخورد و نشست و گفت تو برو که مرا همین کفایتست هر چند هر دو دم نیاید یکی ازین مشایخ ابراهیم متوکل را گفت می خواهم که درین ماه نزدیک من بظفار کنی قبول کرد و یک شب برگشت بر خیز تا بخور کنیم بر خاست گفت آن سفر را فرود آر گفت من این نه کنم زیرا که این حرکت است در اسباب و من در اسباب حرکت نمی کنم یک شب ویرا دید که سفره پیش نهاده و چیزی می خورد گفت نه گفتی که من در اسباب حرکت نمی کنم پس این هیئت گفت و الله که من در اسباب حرکت نکردم از جای خود بر خاستم سر من بر سفره آمد در پیش افتاد این است که می خورم ابو طالب خریج بن علی رحمه الله شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است که ابو طالب خریج از اصحاب مجید بود بشیر از آمد و علت شک داشت مشایخ گفتند که خدمت او را که اختیار کنی گفت من اختیار کردم شب قریب بشان زده هفده بار بر میخواست یکی از بشان نشسته بودم و خیلی از شب گذشته بود چشم من گرم شد یکبار آواز داده بود نشنیده بودم دیگر بار آواز داد بر خاستم و طشت پیش بردم گفت ای فرزند وقتی که خدمت مخلوق را بچو خود نیکو نتوانی کرد خدمت خالق را چگونه بجای توانی آورد و هم و س گفته است که وقتی غایب بودم آواز داد که شیرازی من نشنودم دیگر باره آواز داد و گفت شیراز س هیتن کعناک الله من شتافت و طشت بوسه بردم علی و بلم از شیخ ابو عبد الله پرسید که تو آن کعناک الله را از کس چون شنیدی گفت چون رحمتک الله و شیخ الاسلام گفت فلاح نباشد مردی را که اول

و نه گفت یا دوست یا یعنی ای دوست آیا این گروه باینکه اند خدای تعالی اینجانی خواهد ختم آری گفت پس چیست سوال ایشان از آن یعنی از رفتن او

گفت چون شب آمد بنا بر آنکه مقصود دعا علیه نبوده مقصود وی تادیب بوده که خدمت نیکو بایکدیگر

استاد و پیر نه کشیده باشد و قفای و نه خورده باشد و کعناک الله او نه شنیده و بوحکمک الله بر نداخته بود و پدر و ناکامی زنده نگشته باشد و می خود رسته باشد لا یفعل استاد و پیر و یا پدر و بے پدر سسک و لا یفعل نباشد که بی استاد و پیری و از این پست آمد شیخ ابو طالب گفته شیرازی این چه آواز بود ابو عبد الله خفیف گفت که من بشان زده یک با قلی خشک میخورد و مهر روز با کم می آوردم تا اکنون بانزده با قلی آوردم و ما به شیخ ابو طالب گفت شیراز س این را بنواز که آنچه مرا افتاده از آن افتاد که با ابو الحسن مزین در دعوت حاضر شدم بره بریان برآید آورند و من عهد داشتم که بریان نخورم دست خود از آن کشیده داشتم ابو الحسن مزین گفت کل بکذا انت یعنی بخور بے آنکه خود را در میان منی بمان بر دم که حال چنانست که می گوید یک بقمه بخورم احساس کردم که ایمان از من بیرون رفت و من از آن وقت هر روز باز پشتم بر و شیخ الاسلام گفت یعنی ویرا پوشش و استتار افتاد که ایمان و معاینه بود ایمان تو شهادت است و ایمان عارف مشاهده و شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است هیچ چیز نیست مری در اندیشه من در از مسامحه نفس رخصت هستن قبول تا ویلات و هم شیخ ابو عبد الله خفیف گفت که اول مجلسی که ابو طالب د شیراز داشت پلاسی پوشیده بود و عصائی در دست گرفته آمد و بر کرسی نشست و من پهلوی او بودم مردم نگریست و گفت خدایم چه گویم گنا هکاری ام میان گنا هکاران و بگریست و مردم را بگریانید و فریاد و گریه مردم از مجلس برخاست و بر قبول غلیم پدید آمد که خاک قدمهای من به نیت شغای بچاران میگریست بعد از آن سببی واقع شد که هیچکس بوسه التفات نکرد و از و س همه کس اعراض کردند از مشیر از بغارش رفت و آنجا هم کس بوسه التفات نکرد از آنجا باصفهان رفت من بعلی سهل چیزه نوشتم و شرح محل و مقام بوسه کردم و س بر علی سهل در نیامد و دوباره بوسه سخنان گفت علی سهل از وی اعراض کرد از آنجا بکوهستان عراق رفت و بهمان در آمد ابو علی وارجی عامل همدان بود پرسید که حاجت تو چیست گفت اولی وای که دارم ابو علی آنرا کرد و پرسید که دیگر چه حاجت داری گفت در فلان موضع از برای من رباطی بساز ساخت با بنجار آمد و آنرا سیاه ساخت و پلاس سیاه پوشید و در آنجای بود تا از دنیا رفت شیخ الاسلام گفت جوانمرد آنست که چون ویرا مسجدی رسد یا

تو که احسان کردی مرا یعنی خفیف است این عبارت از وجوب مکتوب خفیفی شمه مضمون شهادت است چنانکه شیخ الاسلام بیان کرده ایمسان تو شهادت است یعنی کلمه شهادت و اعتقاد بضمون آن

از وی چیزی فوت نشود معصیت را فرسازد و بحسرت و ندامت تدارک جوید آنکه اهل بیت فوت
شود و آن را نماند دارد و اظهار دعوی کند و تهاجمی مغرور گردد و شیخ الاسلام گفته است که شیخ
ابوطالب گفت که جوانی از خراسان بزیارت جنید آمد جنید عصا در کوهی بجا نهاد و در بستان
و آن شب صاحب را اجتماعی بود جنید گفت ویرانخانه ببرد و بامداد پیش من آید چون شب تمام
خورد بطریق مزاج و طبیعت انگشتری بافتن آغاز کردند و اشارت بآن جوان کردند که موافقت کن
و بیا نمود و ایشان را تفرقه کرد شبی بوی نگاه کرد و گفت خاموش باش و اگر نه برنجزم و سرت
از تن برکنم آن جوان خاموش گشت و هیچ نگفت و برفت روز دیگر این حکایت با جنید گفتند که
و بجا نه رفت تا عصا در کوه باز جوید نیافت بیرون آمد و با هم میخ و گشت چند نوبت شد که شمارا
وصیت می کنم که چون غربی آنجا آید ویرا خوارید و سوگند بخدا که عصا در کوه از خانه برداشته است
بی آنکه من بوی و هم رفته است ابوعلی و آنجی رحمه الله علیه شیخ ابو عبد الله ضعیف
گفته است که ابوعلی وارجی بشیر از آمدن عمل و حکومت و از برای صادر و دار فقر اما که نهاد بدین
هر نماز شام می آمد و بامامی نشست و بایکدیگر سخنان میگفتند یکی از شهادت کرایام راحت و میان
آمد پیران خود را بالاداشت برگردن وی نشانی بود بمقدار طوقی گفتن این چیست گفت در کوه
لگام می بودم و پلاسی پوشیده بودم گردن مرا بخورد چون از آنجا باز گشتم گوشت بر آورد و این
نشان آنست که باقی مانده پس گفتم سبب در آمدن تو درین عمل چه بود گفت مادر من ببرد
ضعیف شد و بر من و ام بسیار جمع آمد محتاج شدم باین که می بینید ابو الفضل جعفری
جعدی رحمه الله تعالی شیخ ابو عبد الله ضعیف گفته است جعفر جعدی رسانیدند که
ابو عمرو و اصطرخمی گفته است که غسل میکردم از ارمن کشاده شد دیدم که دوست از پیش پست
من پیدا شد و از مرا محکم بر میان بست جعفر جعدی برخاست و با اصطرخمی رفت و بجا ابو عمرو
در آمد و پایش وی بگرفت اصحاب ابو عمرو و جعدی گفت بجز آری که غضب وی شد است و دوازه
فرنگ آه پیاده آمده است پس ابو عمرو بمقام اعتذار و آمد و گفت چنان گفته ام بلکه چنین چنین
گفته ام بعد از آن اصحاب را فرمود که ویرا خدمتکار بپاسه نیکو کردند ابو القاسم قصری
رحمه الله تعالی وی از کبار اصحاب جنید بوده شیخ ابو عبد الله ضعیف گفته است که روزی

واری بکسر
 را امله و چون
 مجسمه ۲۲
 جندی بنسب
 جم و سکون
 عین مهمله
 و کسر دال
 مهمله ۱۲
 و پای وی
 بیاففت که
 اندوسا
 اظفار
 این معنی
 به پندیده
 نه آنکه این
 صفحه را
 منکر
 بوده بود
 قصه
 نیش
 خاف
 و سکون صلا
 مهمله ۱۲

مرا گفت مرا بصره لای بیرون بروید و با بصره ایوان بروم بموضع رسیدیم که مسجد بود و در آن
 بازی می کردند و ایشان بازی کردن پشت من از آن متغیر شدم و محل نشستم و وقت پشت من جای
 دیگر رسیدیم جماعتی شطرنج می باختند از آن متغیر شد پیش رفت و رفته ایشان را بنشیند آن
 جماعت کارند با یکدیگر و می گفت کار و ما بمن و سید تا بخورم من ازین دو حال وی عجب
 مانند من وی سوال کردم گفت وقتی که چشم من در فلک و من چنان باشد وقتی که چشم من در فلک
 چنین این سخن پیش گذشت اما آنجا شیخ الاسلام از بکر می گفته بود و در مقامات شیخ ابو عبد الله
 ابو القاسم قصری است وی شاید که ویراد و کنیت بوده باشد یا یکی بسبیل سهو واقع شده باشد
 والله تعالی اعلم و هم شیخ ابو عبد الله فرموده که ابو القاسم قصری کثیر الاطراف بود یعنی بسیار
 در پیش می گذاشت از وی حسب آنرا پرسیدم گفت پیش ازین در قدیم الایام در وقت شبانه روز
 یکبار چیزی بخورد و در وقت از حج می آمد و بر من سلام میکرد اما ویرانی دیدم که روزی را گفتم
 چه باشد که ظاهر شوی ناگاه دیدم که حنفی در خوبترین صورتی بر من ظاهر شد و گفتم چه کسی تو گفت
 من از مومنان جنتیام وقتی که اشغال شمار می بینم دست میداریم که ویران زیارت کنیم سلام گوئیم پس
 گفتم بعد ازین بر من در هر وقتی ظاهر شود دوست گرفت و با من انس تمام پیدا کرد و چنین با من می
 آموخت روزی ویران گفتم بیانا بسجده آیم و ساعتی بنشینم گفت وقتی که بختی و سخن گوئی
 و مردم ترا بینند و مرا نه بینند ترا بوسه بوسه خواهند کرد و گفتم بیانا آخر بای مسجد بنشینم که هر
 مارانه بیند پس آمدیم و نشستیم گفت این مردان را چون می بینی گفتم بعضی را نیم خواب بعضی را
 در خواب و بعضی را ناگاه گفت آنچه بر سر بای ایشان است می بینی گفتم نه پس چشمه را می بیند دیدم
 که بر سر هر کسی غرابی نشسته است بعضی را باها چشم فرو گذاشته است و بعضی را بر سر نشسته
 و بعضی را گاهی بوی فرو می آید و گاهی بالا می رود گفتم این چیست گفت مگر نخواهی قول الله تعالی
 اَلَا وَهِيَ لَعْنَةُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نَقِصٌ لَهُ شَيْءٌ اَنَّا فَوَکُهُ قُرُونٍ اِنهـا شياطين امر
 که بر سر بای ایشان نشسته اند و بر هر یک بقدر غفلت وی استیلا یافته اند آن جنی
 باین طریق بمن می آمد و بر من ظاهر می شد تا روزی سخت گرسنه شدم و پیش من از نان
 صدقه بقیه بود تا وقت افطار که عادت داشتم چهار روز مانده بود پاره از آن گرفتم

۱۲
 سلطان
 فخری و طای
 ۱۳
 اعظم
 ۱۴
 فتح خان
 و سلطان حاد
 ۱۵
 سلطان
 ۱۶
 سلطان
 ۱۷
 سلطان
 ۱۸
 سلطان
 ۱۹
 سلطان
 ۲۰
 سلطان
 ۲۱
 سلطان
 ۲۲
 سلطان
 ۲۳
 سلطان
 ۲۴
 سلطان
 ۲۵
 سلطان
 ۲۶
 سلطان
 ۲۷
 سلطان
 ۲۸
 سلطان
 ۲۹
 سلطان
 ۳۰
 سلطان
 ۳۱
 سلطان
 ۳۲
 سلطان
 ۳۳
 سلطان
 ۳۴
 سلطان
 ۳۵
 سلطان
 ۳۶
 سلطان
 ۳۷
 سلطان
 ۳۸
 سلطان
 ۳۹
 سلطان
 ۴۰
 سلطان
 ۴۱
 سلطان
 ۴۲
 سلطان
 ۴۳
 سلطان
 ۴۴
 سلطان
 ۴۵
 سلطان
 ۴۶
 سلطان
 ۴۷
 سلطان
 ۴۸
 سلطان
 ۴۹
 سلطان
 ۵۰
 سلطان
 ۵۱
 سلطان
 ۵۲
 سلطان
 ۵۳
 سلطان
 ۵۴
 سلطان
 ۵۵
 سلطان
 ۵۶
 سلطان
 ۵۷
 سلطان
 ۵۸
 سلطان
 ۵۹
 سلطان
 ۶۰
 سلطان
 ۶۱
 سلطان
 ۶۲
 سلطان
 ۶۳
 سلطان
 ۶۴
 سلطان
 ۶۵
 سلطان
 ۶۶
 سلطان
 ۶۷
 سلطان
 ۶۸
 سلطان
 ۶۹
 سلطان
 ۷۰
 سلطان
 ۷۱
 سلطان
 ۷۲
 سلطان
 ۷۳
 سلطان
 ۷۴
 سلطان
 ۷۵
 سلطان
 ۷۶
 سلطان
 ۷۷
 سلطان
 ۷۸
 سلطان
 ۷۹
 سلطان
 ۸۰
 سلطان
 ۸۱
 سلطان
 ۸۲
 سلطان
 ۸۳
 سلطان
 ۸۴
 سلطان
 ۸۵
 سلطان
 ۸۶
 سلطان
 ۸۷
 سلطان
 ۸۸
 سلطان
 ۸۹
 سلطان
 ۹۰
 سلطان
 ۹۱
 سلطان
 ۹۲
 سلطان
 ۹۳
 سلطان
 ۹۴
 سلطان
 ۹۵
 سلطان
 ۹۶
 سلطان
 ۹۷
 سلطان
 ۹۸
 سلطان
 ۹۹
 سلطان
 ۱۰۰
 سلطان

از پای طلب می نشینم هر دم بگویند خدا بچشم سرتوان دید آن ایشانند چون چنینم مردم
 و قاتل می در روز عاشورا است و ثمانین و ستانه بوده قدس الله تعالی روحه شریف
جمال الدین محمد باکلیار رحمه الله شیخا و جیتها بحی المنظر و کت
 المختار و الحجاب هکایت و خلوات و آواده کثیره من العبادات و الطاعات
 و کله کلمات سر و حایقه و اشارات و حقایق شیخ ابو عبد الله یحیی قدس سره
 فرموده است که در آن زمان که خرد سال بودم شیخ جمال الدین باکلیار رحمه الله صحبت پدرم نمود
 ضیاء الدین سعید رحمه الله می بود و من پیوسته بکر مشغول می شدم و آواز خوش دادم و از هر که
 جمعیت خاطر خود و قهرا در آتشا و ذکر گفتن چیزی از اشعار تبریم می خواندم شیخ جمال الدین گوش می داد
 من میکرد و از آن وقت وی خوش می شد و من از حال وی خبر نداشتم که من گوش میداد و از آنچه
 میخواندم خاموش می شدم و دیگر بکر مشغول می شدم و یکی از روزها شیخ جمال الدین نزد من آمد
 و گفت ای شیخ عجله چه چیز میکنی که در آتشای ذکر گفتن چیزی خوش میخوای و ما گوش تبوی داریم
 و تو خاموش می شوی و ما را نیم بسمل می گزاری دیگر چنین کن و خاطر می درویشان را
 بخر چون از تو آوازی خرد و پدرم نیز ضیاء الدین سعید و پنهان فرمود سخن ایشان را قبول
 کردم و گفته است که در تفسیر قول الله تعالی **و اعبدوا ربکم حتى یاتیک الیقین** یقینیت
 جز عیان عین قدیم نیست عیان عین قدیم به صورت عمل عبادت است و یقینی که بهتر از عمل است نیست
 و صورت عمل به نیت عیان عین قدیم عبادت نبود بلکه رسم و عادت بود و طاعت است که مطلوب
 او جز عیان عین قدیم نیست هر چه جز عیان عین قدیم است پیش وی محال باطل است و توفی
 رحمه الله فی سینه است و محسین و سبعمایه و قبر وی در شیلانست موسی بن عمران خرقی رحمه الله
 بزرگ بوده بحیرت پیر شیخ ابو عبد الله الطاقی است و شیخ الاسلام گفت قدس سره که ابو عبد الله
 خفیف را با شیخ موسی بن عمران نقاری افتاد بوی نامه با پیغام فرستاد که من در شیلان هزار مرید
 دارم که اگر از هر یکی هزار دینار خواهم شب را ضامن نخواهند موسی بن عمران جواب باز داد که من در
 بیست هزار دینار دارم که هرگاه بر من دست یابند مرا تا شب درنگ نهند و زنده نگذارند موسی تو
 باشی با من **خواجہ علی حسن بن حسن کوفی قدس سره العزیز** خواجہ حسن شیخ کرمان بود و

باکلیار رحمه الله
 و سکون فون و لام
 و شیخا و جیتها بحی المنظر
 و کت المختار و الحجاب
 هکایت و خلوات و آواده
 کثیره من العبادات و الطاعات
 و کله کلمات سر و حایقه
 و اشارات و حقایق شیخ
 ابو عبد الله یحیی قدس سره
 فرموده است که در آن زمان
 که خرد سال بودم شیخ جمال
 الدین باکلیار رحمه الله
 صحبت پدرم نمود ضیاء
 الدین سعید رحمه الله می
 بود و من پیوسته بکر مشغول
 می شدم و آواز خوش دادم
 و از هر که جمعیت خاطر
 خود و قهرا در آتشا و ذکر
 گفتن چیزی از اشعار تبریم
 می خواندم شیخ جمال الدین
 گوش می داد من میکرد و
 از آن وقت وی خوش می شد
 و من از حال وی خبر نداشتم
 که من گوش میداد و از آنچه
 میخواندم خاموش می شدم
 و دیگر بکر مشغول می شدم
 و یکی از روزها شیخ جمال
 الدین نزد من آمد و گفت
 ای شیخ عجله چه چیز میکنی
 که در آتشای ذکر گفتن
 چیزی خوش میخوای و ما گوش
 تبوی داریم و تو خاموش می
 شوی و ما را نیم بسمل می
 گزاری دیگر چنین کن و
 خاطر می درویشان را بخر
 چون از تو آوازی خرد و پدرم
 نیز ضیاء الدین سعید و پنهان
 فرمود سخن ایشان را قبول
 کردم و گفته است که در
 تفسیر قول الله تعالی
**و اعبدوا ربکم حتى یاتیک
 الیقین** یقینیت جز عیان
 عین قدیم نیست عیان عین
 قدیم به صورت عمل عبادت
 است و یقینی که بهتر از
 عمل است نیست و صورت
 عمل به نیت عیان عین
 قدیم عبادت نبود بلکه
 رسم و عادت بود و طاعت
 است که مطلوب او جز عیان
 عین قدیم نیست هر چه
 جز عیان عین قدیم است
 پیش وی محال باطل است و
 توفی رحمه الله فی سینه
 است و محسین و سبعمایه
 و قبر وی در شیلانست
 موسی بن عمران خرقی
 رحمه الله بزرگ بوده
 بحیرت پیر شیخ ابو عبد
 الله الطاقی است و شیخ
 الاسلام گفت قدس سره
 که ابو عبد الله خفیف
 را با شیخ موسی بن عمران
 نقاری افتاد بوی نامه
 با پیغام فرستاد که من
 در شیلان هزار مرید دارم
 که اگر از هر یکی هزار
 دینار خواهم شب را ضامن
 نخواهند موسی بن عمران
 جواب باز داد که من در
 بیست هزار دینار دارم
 که هرگاه بر من دست
 یابند مرا تا شب درنگ
 نهند و زنده نگذارند
 موسی تو باشی با من
**خواجہ علی حسن بن حسن
 کوفی قدس سره العزیز**
 خواجہ حسن شیخ کرمان
 بود و

مستخرترین مشایخ آنجا بود و در دفاخت و کت و کاری بنظام و مرید بسیار و معاملات نیکو و دوی
 رسیدی شیخ عماد دوی تا شیخ عماد دنیا زلفت دوی پشت باز کرد یعنی بر مسندار شاد و نشست
 شیخ الاسلام گفت که در کرمان میان خواجہ علی حسن میان خلیل خازن که یکی از صوفیان بود و
 افتاد خلیل خواجہ علی حسن نامه فرستاد و در آن نوشت که تو از بامداد تا چاهنگاه دار و شربت
 و گوارش بخوری تا طعام خوش بتوانی خورد و از تبریم و مرا از بامداد تا چاهنگاه گرد باید گشت
 که چیزی یابم که بخورم صوفی تویی یا من مشایخ طعن میزدند و می پرسیدند قبول جستن قبول جستن
 خلق را از من زهر غرور که در آن است ایشان مایه تو خوردند و نفس غار را محجب کنند تا از خود
 در گذرد اگر الله تعالی نگاهدارد این عقیده عظیم است این قوم را میره نیشا پور می گویند الله علیه
 پیری بوده بزرگ از صوفیان و ملامتی برادر نیشا پور رفت بزیارت یا بکار دیگر که با او
 دوی را آنجا قبول عظیم خاست و مریدان بسیار پیدا شدند وی از آن میخ می بود و شغل دل می
 افزود چون باز گشت خلق بسیار با او پیرون آمدند و با وی در رفتن ایستادند و از خادم پرسید
 که اینان که اند گفت بخدمت تومی آیند صبر کرده هیچ نگفت تا ببر بالائی رسید و با وی سخت
 به جست بند شلوار یکشاد و پول آغاز کرد چنانکه با همای خود و جامهای ایشان را بپایید و آن قوم گفتند
 احسن زهی شیخ و زهی معاملات نیکو همه از وی منکر بار داشتند و آن خادم که با وی بود پس که
 سیرفت دل پیرا نکار که این چه بود که همه مریدان با ارادت تاسه تازه و نظرات نیکو
 می آیند برین که وی چه کرد میره میرفت تا آب رسید با مرتع و جاسه به آب درآمد و با همای خود
 پاک شد و پیرون آمد و در رفتن ایستاد و روی باز پس کرد و خادم را گفت که باید که نکار کنی
 که آنی بان عظمی و فتنه و شطی چنان بزرگ باین مقدار بول از خود باز توان کرد چرا شربت آن
 باید کشید ایشان چه کار آیند جز آنکه مردم را رعنا و حجب کنند و از مایه مردم غرور و شغل دل
 افزایند و این قبول پیش از بدین عیب باشد چون اندک عیبی پیدا آید یا کار سه نه بر مراد
 ایشان برود همه منکر گردند شیخ الاسلام قدس سره گفت دانی که آن چرا کرد از جهت آنکه
 طبع و نفس سه آن خوش شده بود آن برود واجب بود ابو عبد الله الترمذی رحمه الله
 رحمه الله از طبقه خامسه است نام سه محمد بن محمد بن حسین است از حسله مشایخ

مستخرترین مشایخ آنجا بود
 و در دفاخت و کت و کاری بنظام
 و مرید بسیار و معاملات نیکو و دوی
 رسیدی شیخ عماد دوی تا شیخ عماد
 دنیا زلفت دوی پشت باز کرد یعنی
 بر مسندار شاد و نشست شیخ الاسلام
 گفت که در کرمان میان خواجہ علی حسن
 میان خلیل خازن که یکی از صوفیان
 بود و افتاد خلیل خواجہ علی حسن
 نامه فرستاد و در آن نوشت که تو از
 بامداد تا چاهنگاه دار و شربت و
 گوارش بخوری تا طعام خوش بتوانی
 خورد و از تبریم و مرا از بامداد تا
 چاهنگاه گرد باید گشت که چیزی
 یابم که بخورم صوفی تویی یا من
 مشایخ طعن میزدند و می پرسیدند
 قبول جستن قبول جستن خلق را از من
 زهر غرور که در آن است ایشان مایه
 تو خوردند و نفس غار را محجب کنند
 تا از خود در گذرد اگر الله تعالی
 نگاهدارد این عقیده عظیم است این
 قوم را میره نیشا پور می گویند الله
 علیه پیری بوده بزرگ از صوفیان و
 ملامتی برادر نیشا پور رفت بزیارت
 یا بکار دیگر که با او دوی را آنجا
 قبول عظیم خاست و مریدان بسیار
 پیدا شدند وی از آن میخ می بود و
 شغل دل می افزود چون باز گشت
 خلق بسیار با او پیرون آمدند و با
 وی در رفتن ایستادند و از خادم
 پرسید که اینان که اند گفت بخدمت
 تومی آیند صبر کرده هیچ نگفت تا
 ببر بالائی رسید و با وی سخت به
 جست بند شلوار یکشاد و پول آغاز
 کرد چنانکه با همای خود و جامهای
 ایشان را بپایید و آن قوم گفتند
 احسن زهی شیخ و زهی معاملات نیکو
 همه از وی منکر بار داشتند و آن
 خادم که با وی بود پس که سیرفت
 دل پیرا نکار که این چه بود که
 همه مریدان با ارادت تاسه تازه و
 نظرات نیکو می آیند برین که وی
 چه کرد میره میرفت تا آب رسید با
 مرتع و جاسه به آب درآمد و با
 همای خود پاک شد و پیرون آمد و
 در رفتن ایستاد و روی باز پس
 کرد و خادم را گفت که باید که
 نکار کنی که آنی بان عظمی و فتنه
 و شطی چنان بزرگ باین مقدار بول
 از خود باز توان کرد چرا شربت آن
 باید کشید ایشان چه کار آیند
 جز آنکه مردم را رعنا و حجب کنند
 و از مایه مردم غرور و شغل دل
 افزایند و این قبول پیش از بدین
 عیب باشد چون اندک عیبی پیدا آید
 یا کار سه نه بر مراد ایشان برود
 همه منکر گردند شیخ الاسلام
 قدس سره گفت دانی که آن چرا کرد
 از جهت آنکه طبع و نفس سه آن
 خوش شده بود آن برود واجب بود
 ابو عبد الله الترمذی رحمه الله
 رحمه الله از طبقه خامسه است
 نام سه محمد بن محمد بن حسین است
 از حسله مشایخ

برگزشته است آن همه زیر قدم و بیست و همه در حال شمع جمع شیخ الاسلام گفت که شیخ نعم
گفت که شیخ سیروانی گفت آخر ما بخیر من روضی لصدیقین حبیب الیاسی
و عباس گفته که و س گفت شمارا وصیت می کنم کبسانیکه شمارا دوست میدارند و دوستی
که وی گفت که اگر من پای دفتی بخراسان آدمی بزیارت کسی که شمارا دوست میدارد
من حاجی گفت که سیروانی گفت که کسی بود که بزرگان در وی می نگزند و مقام وی می بینند
داد خود نداند که هیچ چیز دارد شیخ سیروانی گفته من طلب عزای بنیاطال و در ثلثه الله
ذلا یحیی و هم و س گفته التَّصَوُّفُ تَرَكُ الْخَلْقَ وَافْرَاطُ الْهَقْمَةِ وَدَرِ عَقَبِ آن
گفته اَلْخَلْقُ حَنْدٌ مَا دَخَلُوا فِي شَيْءٍ لَا اَقْبِدُوهُ وَهَمَّ و س گفته من
تَرَكْتُ دَنْبِي لِعَامِلٍ طَيِّبٍ وَهَمَّ و س گفته مَا أَفَاةُ النَّاسِ إِلَّا النَّاسُ
وهم و س گفته الْفُقَرَاءُ هُمْ مُلُوكُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اَسْتَجَلَى الرَّاحَةَ
وهم و س گفته اَلْفَقِيرُ اَبْنٌ وَقْوَاهُ فَاِذَا تَطَلَّعَ اِلَى وَقْتٍ ثَابٍ فَقَدْ حَرَجَ
مِنَ الْفَقْرِ وَهَمَّ و س گفته که از جفیرم شنیدم که گفت که هر که بوسه فاقه رسد بوسه
جامه بود افزونی که از آن بر شود آن از بخیلی بوسه رسیده بود و هم و س گفته خُشُوعًا
عَلَى الطَّلَبِ وَهُوَ لَا يَجِيءُ بِالطَّلَبِ وَهَمَّ و س گفته که موعظه گفت و کعب الْفَقِيرُ
عَشْرِينَ سَنَةً ثُمَّ صَدَّقَ سَاعَةً لِنَجَاسٍ سِرْوَانِي گفتم که از ابو انیر تنافی شنیدم
اللعب انما اراد به قلة اليقين و هم سیروانی گفت که از ابو انیر تنافی شنیدم

و گفته اند که شیخ سیروانی
بسیار از اینها گفته است
من بزرگترین اینها را
که با بزرگان در وی می
نگزند و مقام وی می
بینند و خود نداند که
هیچ چیز دارد و در
ثلثه الله ذلا یحیی و
هم و س گفته التَّصَوُّفُ
تَرَكُ الْخَلْقَ وَافْرَاطُ
الْهَقْمَةِ وَدَرِ عَقَبِ
آن گفته اَلْخَلْقُ حَنْدٌ
مَا دَخَلُوا فِي شَيْءٍ لَا
اَقْبِدُوهُ وَهَمَّ و س
گفته من تَرَكْتُ دَنْبِي
لِعَامِلٍ طَيِّبٍ وَهَمَّ و
س گفته مَا أَفَاةُ النَّاسِ
إِلَّا النَّاسُ و هم و س
گفته الْفُقَرَاءُ هُمْ مُلُوكُ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
اَسْتَجَلَى الرَّاحَةَ و هم
و س گفته اَلْفَقِيرُ اَبْنٌ
وَقْوَاهُ فَاِذَا تَطَلَّعَ
اِلَى وَقْتٍ ثَابٍ فَقَدْ
حَرَجَ مِنَ الْفَقْرِ و هم
و س گفته که از جفیرم
شنیدم که گفت که هر
که بوسه فاقه رسد
بوسه جامه بود
افزونی که از آن بر
شود آن از بخیلی
بوسه رسیده بود و
هم و س گفته خُشُوعًا
عَلَى الطَّلَبِ وَهُوَ
لَا يَجِيءُ بِالطَّلَبِ و هم
و س گفته که موعظه
گفت و کعب الْفَقِيرُ
عَشْرِينَ سَنَةً ثُمَّ
صَدَّقَ سَاعَةً لِنَجَاسٍ
سِرْوَانِي گفتم که
از ابو انیر تنافی
شنیدم

و گفته اند که شیخ سیروانی
بسیار از اینها گفته است
من بزرگترین اینها را
که با بزرگان در وی می
نگزند و مقام وی می
بینند و خود نداند که
هیچ چیز دارد و در
ثلثه الله ذلا یحیی و
هم و س گفته التَّصَوُّفُ
تَرَكُ الْخَلْقَ وَافْرَاطُ
الْهَقْمَةِ وَدَرِ عَقَبِ
آن گفته اَلْخَلْقُ حَنْدٌ
مَا دَخَلُوا فِي شَيْءٍ لَا
اَقْبِدُوهُ وَهَمَّ و س
گفته من تَرَكْتُ دَنْبِي
لِعَامِلٍ طَيِّبٍ وَهَمَّ و
س گفته مَا أَفَاةُ النَّاسِ
إِلَّا النَّاسُ و هم و س
گفته الْفُقَرَاءُ هُمْ مُلُوكُ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
اَسْتَجَلَى الرَّاحَةَ و هم
و س گفته اَلْفَقِيرُ اَبْنٌ
وَقْوَاهُ فَاِذَا تَطَلَّعَ
اِلَى وَقْتٍ ثَابٍ فَقَدْ
حَرَجَ مِنَ الْفَقْرِ و هم
و س گفته که از جفیرم
شنیدم که گفت که هر
که بوسه فاقه رسد
بوسه جامه بود
افزونی که از آن بر
شود آن از بخیلی
بوسه رسیده بود و
هم و س گفته خُشُوعًا
عَلَى الطَّلَبِ وَهُوَ
لَا يَجِيءُ بِالطَّلَبِ و هم
و س گفته که موعظه
گفت و کعب الْفَقِيرُ
عَشْرِينَ سَنَةً ثُمَّ
صَدَّقَ سَاعَةً لِنَجَاسٍ
سِرْوَانِي گفتم که
از ابو انیر تنافی
شنیدم

از قولی فرموده این شاه و گفته اند که از جفیرم شنیدم که گفت که هر که بوسه فاقه رسد بوسه جامه بود افزونی که از آن بر شود آن از بخیلی بوسه رسیده بود و هم و س گفته خُشُوعًا عَلَى الطَّلَبِ وَهُوَ لَا يَجِيءُ بِالطَّلَبِ و هم و س گفته که موعظه گفت و کعب الْفَقِيرُ عَشْرِينَ سَنَةً ثُمَّ صَدَّقَ سَاعَةً لِنَجَاسٍ سِرْوَانِي گفتم که از ابو انیر تنافی شنیدم

که گفت مرا اشرف دادند و دروغ بیشتر اهل آن اصحاب رکوة و مرق دیدم پس شیخ سیروانی
گفت که مستوجب آن شدند مگر از اندکی یقین ابو الحسین بن جعفر بن محمد بن
قدس سره العزیز از طبقه سادست نام وی علی بن عبد الله بن الحسن بن جعفر بن محمد بن
است بزرگ بوده شاگرد کبکی و جعفر خلدیست شیخ حرم بوده ویرا کتابیست معتبر مسمی
به هجته الاسرار و ذکر حکایات و احوال و مقامات این طائفة و فی القایح الیافعی انه توفی
سنة اربع عشرة واربعمائة شیخ احمد کوفانی ویرا دیده بود شیخ الاسلام گفته که من کسی را
می شناسم که بزیارت ابو الحسین جعفر بن محمد و حج نکرد که من بزیارت و س آمده ام
از بزرگی و س حج آن نیامخت و آن شیخ اسلام بود شیخ الاسلام گفته که زیارت
مشایخ و خدمت ایشان برین طائفة فرض نیست شیخ الاسلام گفته که عقیل بنی از بست
میرت گفته بزیارت شیخ ابو العباس شوم از و س شلوار می خواهم که شلوار داشت چون
بوسه شد شیخ شلوار بوسه داد و گفت در پوش و باز کرد و نگذاشت که بنشیند در هر منزلی شلوار می
می یافت نگذاشت که حج شود شیخ ابو الحسن جعفر بن محمد و س بود به بنجامین و س و س رنج می بود
روزی بمیان مسجد علم میگذاشت یکی از مشایخ شیخ سیروانی گفت ای شیخ این پسر شیخ ابو الحسن است
چه ملامت و رنج که بران پیر است ازین پسر شیخ سیروانی گفت رنج از پیر است بر پسر نه از پسر
پسر پیر اگر نه بزرگی پدرو س بود که گریاد پسر آمده از بزرگی پدرو س که پسر در میان خلق
اقتاده است و انگشت ناگشته ابو الحسین طرزی قدس سره شیخ الاسلام گفته
طرز جایست بفارس وی بزرگ بوده و بزرگ میداشت در ویشان را و اصحابی با او بود
و حیانت بود شیخ الاسلام گفته که ابو نصر حاجی مرا گفت که شیخ ابو الحسن طرزی را دیدم که پای تاب
رویشی بر گرفته بود و در سر و رو خود می مالید شیخ الاسلام گفته قومی بودند که بگوشتان باطن می بودند
خداوندان دل روشن از من درخواست کردند که مارا به شیخ عبد الله طاقی بر از وی دستگیری خواهم
ایشان را بوی بر دم و گفتم می خواهم که ایشان را وصیتی کنی گفت متابلا نند گفتم آری گفت کتاب
گفتم آری گفت سخت نیکو باشد که می کنی و اهل خود را نیکو میدارید و شبانگاه هر کسی بهره خود
طعام می گیرید و با یکدیگر می خورد و با هم می خورد و مساعی می باشد و آنگاه پیرانگه می شوید

و گفته اند که شیخ سیروانی
بسیار از اینها گفته است
من بزرگترین اینها را
که با بزرگان در وی می
نگزند و مقام وی می
بینند و خود نداند که
هیچ چیز دارد و در
ثلثه الله ذلا یحیی و
هم و س گفته التَّصَوُّفُ
تَرَكُ الْخَلْقَ وَافْرَاطُ
الْهَقْمَةِ وَدَرِ عَقَبِ
آن گفته اَلْخَلْقُ حَنْدٌ
مَا دَخَلُوا فِي شَيْءٍ لَا
اَقْبِدُوهُ وَهَمَّ و س
گفته من تَرَكْتُ دَنْبِي
لِعَامِلٍ طَيِّبٍ وَهَمَّ و
س گفته مَا أَفَاةُ النَّاسِ
إِلَّا النَّاسُ و هم و س
گفته الْفُقَرَاءُ هُمْ مُلُوكُ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
اَسْتَجَلَى الرَّاحَةَ و هم
و س گفته اَلْفَقِيرُ اَبْنٌ
وَقْوَاهُ فَاِذَا تَطَلَّعَ
اِلَى وَقْتٍ ثَابٍ فَقَدْ
حَرَجَ مِنَ الْفَقْرِ و هم
و س گفته که از جفیرم
شنیدم که گفت که هر
که بوسه فاقه رسد
بوسه جامه بود
افزونی که از آن بر
شود آن از بخیلی
بوسه رسیده بود و
هم و س گفته خُشُوعًا
عَلَى الطَّلَبِ وَهُوَ
لَا يَجِيءُ بِالطَّلَبِ و هم
و س گفته که موعظه
گفت و کعب الْفَقِيرُ
عَشْرِينَ سَنَةً ثُمَّ
صَدَّقَ سَاعَةً لِنَجَاسٍ
سِرْوَانِي گفتم که
از ابو انیر تنافی
شنیدم

نام منی احمد بن محمد بن عبد الکریم است شیخ آمل و طبرستان بود مرید محمد بن عبد الله الطریست
دوی مرید ابو محمد جری است صاحب کرامات عظیم و فراست تیز بود و قبله و غوث زمان خویش بود
تا زنده بود همه را رحلت بوسه بود دوی گفته بود این بازارک ما با خبر با خرقانی افتد پس
از دوی بخرقانی افتاد ویرا گفتند که شیخ سلمی طبقات کرده مشایخ را گفت نام من بهان میان
نیارده گفتند گفت هیچ نکرده و سعه امی بوده اما کلام و نکته های عالی داشته یک از
اکثر طبرستان گفته که از افضل خدای تعالی آنست که کسی را بجهت تعلیم و تعلم چنان گرداند که چون
مار در اصول دین و دقائق توحید چیزی شکل شود از دوی پرسیدم و آن ابو العباس قصاب است
شیخ الاسلام گفته که دوی در ایام من بوده است همواره با شیخ عمو میگفتم که من میخواهم که سه پیر را
زیارت کنم شیخ ابو العباس را با امل و شیخ احمد نصر را به پیشاپیش بود شیخ ابو علی سیاه را بهر دوی گفت
که من بهار بخوابم رفت تلم با خود ببرم و او خود بر دوزی نود لیکن پیوسته کسی آمدی از
نزدیک وی بخانه شیخ عمو در آن حال دوی می پرسیدم هیچکس احوال و سخن وی چنان
معلوم نیست که مراد وی گفته که وقت کیمیا است شیخ احمد کوفانی گفته که دوی به شب فریاد
میکردی و سخن می گفتی آخر می گفتی صابکی شیخی صابکی شیخی ایس که شیخی یعنی صابکی شیخی
شیخ الاسلام گفته که من در متن دیده ام که از دوی سخن تمام باز نتوانستند می گفت یک شیخ
ابو علی کازر حکایت آن جوان و سنگ که دید که گفتند که کار نماینده است نه بینه دوی گفته از دوی
دیگر شیخ محمد قصاب آملی شاگرد دوی شیخ الاسلام گفته که ابو الفارس کرمانشاهی کس فرستاد
بشیخ ابو العباس که اینجا قحط افتاده است دعا کن شیخ سببی آنجا فرستاد باران آمد و قحط برفت
شیخ ابو العباس نماز بسیار کردی وقتی نماز میکرد یکی از درویشان در رزنی میکرد و جامه میداد
همانا تکلف میداد و خجسته هر زمانیکه شیخ الاسلام نماز باز وادی او را دید بر دوی که راست
نیامده بود و باز می کرد دوی شیخ گفت آن قی صمنه و آن قی صمنه یعنی آن صفت است بت
تست که آنرا می پرستی شیخ ابو سعید ابو الخیر گوید قدس شد تعالی سره که شخصی بنزدیک شیخ ابو العباس
در آمد از دوی طلب کرامات کرد شیخ ابو العباس گفت نمی بینی که چه است که آن نه از کرامات است
پس قصابی بود از پدر قصابی آموخته چیزی با دی نمودند و او را بر بود و بعد او تا خند پیش شیل

۱۰۱

و از بغداد بکله تاخت و از کله بدین تاخت و از بدین به بیت المقدس تاخت حضرت
نضر علیه السلام با نمودند و در دل خضر افکندند تا ویرا قبول کرد و صحبت افتاد و اینجا باز آورد
و عالمی را دوی بوی نهاد تا از خراباهای می آیند و از اماور می جویند کرامات پیش ازین بود آن مرگفت
ای شیخ کرامات باید که بنیم گفت نیک به بین نه کرم اوست که پسر زکشی و صد ریزرگان بنشینند
و بزین فرو نشود و این دیوار بروی نیفتد و این خانه بسرو س فرو نیاید بی ملک و ملک و لایست
بے آلت و کسب روزی خورد و خلق را خوراند این نه کرامات است و هم شیخ ابو سعید گفت که مادر
آمل بودیم که مردی از مصر بیامد که حدیث شیخ ابو العباس شنیده بود و دوی خدا نداد و دوی بود از
مصر با امل آمده بود و تا صوفی گری کند و شیخ را از جای برد چون در آمد سلام گفت و پای افراز
بیرون نکرد و در طهارت جاسه شد و کوزه را بود که بآن دست و روی شستند و بر می گرفت
دوی شکست تا بهیچ نماز گفت شیخ خود را بگویند تا کلا آورد و ایشان کوزه را کلا گویند با شیخ گفتند
شیخ گفت که دیگر کلا بهرید گفتند هر چه اینجا بود همه بشکست گفت از بازار بسیار بدیدری آوردند
آن غافل از طهارت جای بیرون آمد و گفت چرا کلا نیارید اگر کلا ندارید شیخ را بگویند تا بیاید و
ریش خود را فراموش دهد تا بدان آنجا که شیخ چون بن سخن نشیند از جای بخت و محاسنی دراز داشت
و سفید در دست خود نهاد و میرفت و میگفت کار قصاب پسر که با بخار سید که ریش او است خراب
شاید آن غافل بشکست و در پای شیخ افتاد و گفت ای شیخ از تو سلمان می شوم روزی کردی که هزار دام
گرفته بود با بارگران و باران را امل میکشید گل بود پای اشترازی جای بشد و بقیه آن در بشکست
مردمان قصد آن کردند که آن بار را از دوی فرو گیرند شیخ از آنجا می گذشت گفت اینجا چه بوده است
حال را باز گفتند ز نام شتر را بگرفت و دوی بسوی آسمان کرد و گفت پاس این شتر را
درست کن و اگر درست نخواهی کرد چرا دل قصابی را بگرستن این کودک بسوختی در حال
اشتر بر خاست و در رفتن آمد و دوی گفته اگر همه عالم خواهند بانه با خداوند خود خوشی
باید کرد و الا در پنج با شش نه زیرا که چون خوشی با دوی کنی و بلا میلی بینی بلا بر تو نیاید
در بخرد دل نگر دوی که خداوند تعالی بر صفا و سخط ما تقدیر خود را تغییر نکند پس رضا بکرم موجب

هر سال جائے رفتی و بشهر دیگر مقام کردی و آخر باز آمدی استاد ابو القاسم قشیرے داماد
 دے بود و شاگرد وی و مجالس دی جمع کرده بود و دقاق شوری داشت و گرم بود وی می گفتی
 می باید که بخیا بان هری کوک کنم یعنی بانگ زخم که وی در کار هر لوگان دور فرارفته بود گفتند
 بهری شوی ترا بنعره بکشند زیرا که هر کس در مجلس وی نعره زد وی در برابران نعره زد دے
 شیخ الاسلام قدس سره گفت که شیخ عمو گفت که در مجلس دقاق بودم کسی از نزول
 حق سبحانه پرسید باین مدبیت جواب داد شعر خلیلی **هَلْ بَصُرْنَا أَوْ سَمِعْنَا بِأَكْرَمَ**
مِنْ رَبِّ يَمْشِي إِلَى عَبْدِ يٰ: آتَى نَائِعًا مِنْ غَيْرِ وَعَدٍ وَقَالَ لِي: أَصَوْتُكَ
مِنْ تَعْلِيْقِي قَلْبِكَ يَا لَوْعَدٍ و بهم وی گفته که چون مدعی به بینید و امن وی محکم گیرید که
 معنی داران و محققان بر قند صاحب کتاب کشف المحجوب گوید که از پیری شنیدم که گفت روایت
 مجلس دے در آیدم به بیت آنکه از تو کل پرسم دے و ستای طبری نیکو بر سر داشت دلم
 بآن میل کرد و گفتم **أَيُّهَا أَسْتَاذُ تَوَكَّلْ** چه باشد گفت آنکه طبع از دست مردم کوتاه کنی این
 بگفت و دستار را بمن انداخت ابوعلی دقاق گفت اگر هرگز ارد کنند برود و باز نیاید
 میدان خالی ماند شیخ الاسلام گفت نه روزنازست باز آے که قصه دوازست بهم ابوعلی
 دقاق گفته درخت خود روے که کسی آنرا نه پرورده باشد برگ بر آرد و لے باریار و اگر
 آرد بے مزه آرد پس گفت من این طریق از نصر آبادی گرفتم و او از شبلی و او از جنید هرگز
 نزد نصر آبادی نرفتم تا غسل نہ کردم روز بے پیر وے رسید یکی ویرا بشناخت گفت آن
 استاد ابوعلی دقاق ست بزرگان آمدند و استدعای درس کردند قبول نکرد و الحال بسیار
 کردند و بنهر نهادند تا وعظ گوید بمنبر بالا رفت و اشارت بر است کرد و گفت **اللَّهُ أَكْبَرُ**

من بدوی
الجهت
تغییر
وی چه
عبارت
اخر دلالت
کنند
بر احوالت
متکلم و
فرغت
مخاطب
تعارف
عن ذکر
عجالت
عبارت
اولان بعضی
نسخه این بیت
در متن نقل
است
عنه الله
که بفرست
بزرگ
شیت
از جمله
۱۲

و روئے قبله کرد و گفت وَرَضَوْنَا مِنَ اللَّهِ أَكْبَرُ و بجانب چپ شارت کرد و گفت
فَاللَّهُ خَيْرٌ وَأَكْبَرُ فُلُق بیکبار بهم برآمدند و غریبتر خواست و چند کس بر جای نمودند استاد
در میان آن شور و منبر فرود آمد و برفت بعد از آن وے را طلب کردند و نیافتند مریدے
داشت باز رگان بیمار شد شیخ بیاد دوی آمد و پرسید که ترا چه شد گفت شب برخاستم
که وضو سازم و بعد گندم تابی بر پشت من افتاد و در دوی سخت پدید آمد و تب در پیوست استاد
گفت ترا باین فضولی چه کار که نماز شب کنی ترا مردار دنیا از خوشتن دورے باید کرد
کسی را که سرور کند طلا برپا نهد هرگز به نشود چون دست نخس کرد و آستین خود بر گز پاک
نگردد و بهم استاد ابوعلی گفته در مناجات خویش خداوند امار سوا مکن که بمے از تو لا اله الا
بر سر منبر و اگر رسوا خواهی کرد در پیش مجلسی نام رسوا مگردان مرا همچنین در مرقع
صوفیان رها کن و رکوہ بیکدم ده و عصا بدگر دست که من شیوہ صوفیان دوست دارم
انگاه مرا بار کوہ و عصا مرقع سردادی از وادیهائے دوزخ در ده تا من ابدال اکابرین خونبار
فراق می خورم دوران وادی نوحه می کنم و بر نگونساری خویش می گزیم و ماتم باز ماندگی
خویش میدارم تا بارے اگر قرب تو ام نبود نوحه تو ام بود و بهمے گفته خداوند امار دیوان خود
سیاه بگناه کردیم و تو موسے مارا بروز کار سفید کردے اے خالق سیاه و سفید
فضلی بکن و سیاه کرده مارا کار سفید کردے خویش کن استاد ابو القاسم قشیری پس وفات
دیر انجواب دید که بسیار بمقراری میکرد و می گریست گفت ای استاد چه بوده است مگر
باز گشتن بدنیامی باید گفت آری و لے نه برائے مصلحت دنیا و نه برائے آنکه مجلس
گویم اما از بهر آنکه میان من و عصاب گیرم و همه روز بیکدرے شوم و حلقه و عصا بر در
میزنم وے گویم مکنید که نمی دانید که باز می مانید گویند در آخر عمر چندان در دبر استاد
پدید آمده بود که هر آخر روزے بر بام برآمدے در وے بافتاب کردے و گفتی ای

فقد ضلوا من
الهدى فبقي اندك فوشه وى حق سبحانه
نزدك محب بذكره وباقيت تركت
از چه اگر چه را تب جنت بود دل طبع
و باقى تركه و راجعه بغيره خدا را بگرا
فقد ضلوا من
الهدى فبقي اندك فوشه وى حق سبحانه
نزدك محب بذكره وباقيت تركت
از چه اگر چه را تب جنت بود دل طبع
و باقى تركه و راجعه بغيره خدا را بگرا
فقد ضلوا من
الهدى فبقي اندك فوشه وى حق سبحانه
نزدك محب بذكره وباقيت تركت
از چه اگر چه را تب جنت بود دل طبع
و باقى تركه و راجعه بغيره خدا را بگرا

من آید دید یار شنید یکدیگر تیر از رخسار و ندید که آید به یوسف بنده
از آن چنین برفت و عده که آن چنین برفت از آنجا میداد تمیز
مقامات شمع از آنجا که دل محب بفریاد آید و بیست و پنج
کم قلم شوق آید و گفت خنده + و ما قلمت اجلال را که بفریاد
پیشی بسیار ختم از روی شوق که کاشکین نور که
وی بود و بیست و پنج و کاشکین نور که
وی نزدیک

است پیکر
هر ابدی دیگر فرض
کنند جزو این ابدیت
مثل آنکه فردا یکم جمیع
از منزه آتیه جزو است
و همچنین پس فردا جمیع
از منزه آتیه و قیاس
کن برین
اوقات را
و سیه
که دره مارا از
بینه به پیری
ما و هم گویند
در آخر عمر زمین
معنی فرموده در ربای
ما هر که نیست
نیز در عالم گردی باز
نیز در دلم به بخش
اه آورده است
روز که او دیده است
نیز در عیش
نیز بود عشق
دو سه در
یا در دو سه
۱۲
۱۳
۱۴

ابوالقاسم بشرویه یار گفت ای پسر خواهی که با خدای سخن گوئی گفتیم خواهیم چرا
 نخواهیم گفت هر وقت که در خلوت باشی این بگو و بیش ازین بگو که یا علی
 جانان قرار نتوانم کرد و احسان ترا شمار نتوانم کرد و اگر بر تن من زبان شود هر موی یک شکر تو
 از هزار نتوانم کرد و شیخ لقمان سهروردی در اجده مجاهده بسیار داشته است
 و معامله و احتیاط ناگاه کشفی افتادش که عقلش برفت گفتند لقمان آن چه بود و این چیست
 گفت هر چند بندگی بیش کردم پیش می بایست در مایه گفتم آئی بادشاها را چون بنده پیر
 شود آزادش کنند تو بادشاه عزیز و در بندگی تو پیر گشتم آزادم کن گفت ندانی شنیدم که
 ای لقمان آزادت کردیم نشان آزادی آن بود که عقل از وی برگرفت پس او از عقل و جانین
 بوده است و شیخ ابوسعید ابوالخیر بسیار گفته است که لقمان آزاد کرده خدایت سبحانه و تعالی
 از امر و نهی و هم شیخ ابوسعید ابوالخیر گفته که شب جماعتی در خانقاه فخته بودند و در خانقاه بسته بودند
 و ما با پیر ابو الفضل بر سر صفت نشسته بودیم و سخن میرفت در معارف مسئله مشکل شد لقمان دیدیم
 که از بام خانقاه در پیر و در پیش داشت و آن مسئله را جواب گفت چنانکه اشکال بر فاست
 باز هم پیر و بام بیرون شد پیر ابو الفضل گفت ای ابوسعید مرزبان می بینی گفتم می بینم گفت
 اقتدار انشا الله گفتم چرا گفت از آنکه علم ندارد و شیخ ابوسعید پرسیدند که در سخن نظر این کسیت
 گفت در سخن شما لقمان گفت سبحان الله در سخن خود هیچکس از وی بیرون نماند و در سخن نیست شیخ
 گفت شما را غلط افتاده است ظریف پاکیزه بود و پاکیزه آن باشد که با هیچ چیزش پیوند نباشد
 هیچکس از وی بی پیوندی علاقه نگیرد و پاکیزه تر نمی بینم که او در همه عالم با هیچ چیز پیوند ندارد و نه با دنیا
 و نه با آخرت و نه با نفس و هم شیخ ابوسعید گفته است که ما در سخن بودیم پیش پیر ابو الفضل حسن یکی را گفت
 لقمان مجنون را بیماری پیدا کرده است و فرو مانده و گفته که ما را بفلان را باطریه بر سر در دست
 تا آنجا است و هیچ سخن نگفته است امروز گفت که پیر ابو الفضل را بگویند که لقمان می رود پیر
 ابو الفضل چون این سخن بشنید گفت ای ابوسعید برخیز تا آنجا برویم و با جماعت آنجا نشاند چون
 لقمان را دیدیم کسی کرد پیر ابو الفضل بر بالین و نشست وی در پیر می نگرست و نفسی گرم نیز
 و هیچ لب نمی جنبانید یکی از جمع گفت لا اله الا الله لقمان سببی کرد و گفت ای جوانمرد خارج

ساده
فد گفت
اقتدار
نشاید
چرا اقتدار
ع
بطریق
بر پیر
و خدیو
غیر
ر حاکم
بجای
نیت

واده ایم و برات سنده و باقی بر تو جود داریم آن درویش گفت آخر خوشتر است را یا یاد می باید و لقمان
 گفت اگر عریضه می فرمائی بزرگراه حق پیر ابو الفضل را خوش آمد گفت همچنین است ساعتی بود که نفس او
 منقطع شد و همچنان در پیری نگرست و هیچ تغییر در نظرش پدید نیامد بعضی گفتند تمام شد و معنی گفتند
 نشد هنوز نظرش راست و درست پیر ابو الفضل گفت تمام شده است ولیکن تا ما نشسته ایم
 و چشم فرزند کند چون پیر ابو الفضل بر فاست لقمان چشم بهم نهاد شیخ محمد قصاب آملی
 قدس سره می بدامغان می بوده است شیخ الاسلام گفته است که شیخ محمد قصاب را کرد ابو العباس
 قصاب است مذکری کردی شیخ ابو العباس ویرا از مجلس داشتن باز داشته بود که عامه سخن نگوید که
 سخن و بلند شده بود وی بزرگ بود همه دامغان حیفه بود و وی روح آن و هم شیخ الاسلام
 گفت اگر خرقانی و محمد قصاب بجای بودند می من شمارا بوی فرستادمی نه خرقانی که دس شمارا
 سودمند تر بودی از خرقانی یعنی خرقانی منتفی بود و میرزا زوی بهره که باقی شیخ الاسلام گفت که
 محمد قصاب با من گفت که هر یوگان صفاتی باشند یعنی بر حمت و عفو و کرم گرانید پیش از صفات
 نه بینند و معامله صوفیان با ذات است باطنی است نه با عطا و هر چه جز ذات اوست حجاب است از
 شیخ ابوالحسن خرقانی قدس سره ام وی علی بن جعفر است یگانه و غوث روزگار خود
 بود و قبله وقت که در روزگار وی رحلت بوی بود شیخ ابو العباس قصاب گفته بود که این بزرگوار
 ما با خرقانی افتد یعنی رحلت و زیارت پس از وفات وی خرقانی گشت چنانکه گفته بود و انتساب
 شیخ ابوالحسن در تصوف سلطان العارفین شیخ ابوزید بطامی است قدس سره تعالی روحه تربیت
 ایشان در سلوک از روحانیت شیخ ابوزید است و ولادت شیخ ابوالحسن بعد از وفات شیخ
 ابوزید بداتی است و شیخ ابوالحسن شب سه شنبه عاشورا سنه خمس و عشرين و اربعه ای از دنیا برفته
 در نری با اصحاب خود گفت که چه چیز بهتر بود گفتند شیخا هم تو بگویی گفت ولی که در وی همه یاد کرد
 می بود از وی پرسیدند که صوفی کیست گفت صوفی بمرق و سجاده نبود و صوفی بر کم و عادات
 صوفی نبود صوفی آن بود که بود و هم وی گفته که صوفی روزی بود که با فنا بش حاجت نبود
 شبی که باه و ستاره اش حاجت نبود و نیستی است که بهشتش حاجت نیست از وی
 پرسیدند که مرد چه دانده دی بیدار است گفت با که چون حق را یاد کند از فرق تاقد مش از یاد کرد حق

قوله و باقی بر تو جود داریم
 و ای که در تو جود جویی
 که با او جوی
 و قوله خوشتر است را یا یاد می باید
 الخ و در صورت یاد است
 نه حقیقت و می چه
 غفلت بر حق بجان
 حال است
 قوله ما را عریضه
 الخ یعنی معامله
 با حق بی صفاتی آنچه
 رو خواهر جان را حق
 بود که از این نسیان باشد
 بود که از این نسیان بودی
 و در دو سه از صوفی را
 از نظر و صوفی را
 چه احتیاج به ترفع است
 است
 قوله از یاد کرد حق
 باشد
 باشد

خبر داشته باشد و از وی پرسیدند که صدق چیست گفت صدق آنست که دل سخن گوید یعنی آن
گوید که در دلش باشد و از وی پرسیدند که اخلاص چیست گفت هر چه برای حق کنی اخلاص است
و هر چه برای خلق کنی ریاست و از وی پرسیدند که اگر رسد در فنا و بقا سخن گفتن کسی را که
بیکتا را بر ششم از آسمان در آویخته باشندش با وی بیاید که در خفا و بنا با بیفکند و همه کوها
بر کند و همه دریاها انپا سفته کند و ویران جایگاه تواند جنبانید و هم وی گفته که هرگز با کسی
صحبت ندارید که شما گوید که خدا داد گوید چیز دیگر و هم وی گفته که اندوه طلب کن تا آب چشم
پدید آید که حق تعالی گریه بندگان را دوست میدارد و هم وی گفته که اگر سر و دے بگوید و
بان حق را خواهد بهتر از آن بود که قرآن خواند و بدان حق را نخواهد و هم وی گفته که در کتب و کلام
آنکس بود که بفعل رسول قتل کند آن بود که روے کاغذ سیاه کند شبلی گفته است آن خواهم
که نخواهم و هم وی گفته است که این هم خواستی است و هم وی گفته که امر و در چهل سال است که تا یک
وقت و حق بدلم می نگرد و بجز خود را نمی بیند **مَا بَقِيَ فِي لَيْلِكُمْ إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى** و **وَلَا فِي صَدْرِي يُغَيِّرُ**
قُرْآنًا و هم وی گفته که چهل سال است که نفس یک شربت آب سرد بخورم و یا شربت دوسخ ترش
میخورد و هنوز دیر نداد و هم وی گفته علماء و عباد و در جان بسیار اندر از آن باید بود که
در شب آرامی چنانکه حق پسندد و شب بروز آوری چنانکه حق پسندد و هم وی گفته که روشن ترین
و اما آن بود که در آن خلق نبود و بهترین کار با آن بود که در آن اندیشه خلوق نبود و محال ترین
فهمها آن بود که محمد تو بود و بهترین رفیقان آن بود که زندگانش با حق بود **شیخ ابو عبد الله محمد**
الداستانی رح نام وی محمد بن علی الداستانی است و لقب وی شیخ الشانج عالم بوده با و
علوم و از محققان در نگاه حق بوده و در کلامی حذب است و اشاراتی لطیف از قرآن
شیخ ابو الحسن بود و نسبت را دت وی بسطه شیخ عمی بسطامی که برادرزاده سلطان محمد
و مرید ویست می رسد و ماه رجب سنه سبع عشر و در بجایه برفته از دنیا و عمر وی پنجاه و سه سال بود
و در کتب کشف المحجوب گوید که من از شیخ سملی که از اصحاب وی بود شنیدم که گفت وقتی اندر بسطام
ملخ آمد و به کشت تمام درختها از بسیاری آن سیاه شد و مردم دست بخروش بردند شیخ مرا
گفت که این چه مشغله است گفتم ملخ آمده است و در میان بدان ریخته دل می باشد شیخ برکت

ویران جایگاه
انچه پیش از این
و در آن است
بسیار حادثه چون
نیاید ۱۲
قول ما سبق
فی غیر انفسه
بعضی نمانده
است در من
یا نسبت
نسبت و ملاک
نماند
در سینه من
از این نسبت
بغیر او
عنه
بسیار و در
نماند
گر در دیگران
نماند
شیخ
نماند
نماند

و بام برآمد و روی آسمان کرد و حال همه ملخها بر خاستند و دیگر را یکی نمانده بود و همگی یک
شاخ بزبان نرسیده **شیخ ابو سعید بن ابو انیر قدس سره العزیز** نام وی فضل الله
بن ابی انیر است سلطان وقت بود و جمال بل طریقت و مشرف القلوب و در وقت وی
همه مشایخ ویرا سخن بودند و پیروی در طریقت شیخ ابو الفضل بن حسن بخریست شیخ ابو سعید گفته
که یک روز می آدم بر در شارتان سرخس تل خاکستر بود و لقمان مجنون بر سر آن شسته قصد وی
کردم و بران بالا شدم وی پاره بر پوستین میدوخت و ما بوس می نگریستم و حضرت شیخ چنان
ایستاده بوده است که سایه وی بر پوستین لقمان افتاده بود چون آن پاره بر پوستین دوخت
گفت یا اباسعید ما ترا این پاره برین پوستین دهنیم پس برخاست و دست ما گرفت و میبرد
تا بخانه او پیر ابو الفضل ویرا آواز داد وی بپوشانید و گفت یا ابو الفضل این را نگار که از شماست
پیر دست ما گرفت و در خانه او برد و در صدف نهشت و جزوی برگرفت و در آنجا نظری کرد ما را
چنانچه عادت نشدند بود طلبی در سینه پدید آمد که در آن جزو چیست پیر بدانست گفت یا اباسعید
صد و بیست و چهار هزار سینه را که بخلی فرستادند گفتند با خلق بگویند که الله ایشان آمدند کسانیکه
این کلمه گفتند و برین کلمه مستغرق شدند شیخ گفت این سخن آن شب ما را در خواب نگذاشت باید
پیش از برآمدن آن کتاب ز پیر دستور می خواستیم و بدرست تفسیر پیش بوعلی فقیه آیدیم چون نشنیدیم
خواجده ابوعلی را اول درس این آیه بود **لَعَلَّ اللَّهُ تَعَالَى تَعَالَى فِي خُحَى حَيٍّ يَلْعَبُونَ**
و در آن ساعت در می در سینه ما کشادند بسیار این کلمه ما را از فرستاده خواجده ابوعلی آن آیه
در ما بدید گفت و در پیش کجا بوده گفتم بنزد پیر ابو الفضل گفت برخیز و باز آنجا شو که حرام بود ترا از آن
و از آن سخن باز آمدن ما بنزد پیر ابو الفضل شنیدیم و الله و متعجبیم این کلمه گشته چون پیر ابو الفضل ما را
بدید گفت یا اباسعید چیست مستک شده ای ندانی پس و پیش ما آن گم کنی تو این سرشته
خویش گفت که ای شیخ چه میفرمائی گفت درادیشین و این کلمه را باش که این کلمه با تو کارها
دارد و چون پیر ابو الفضل بر حجت حق پیوست و ما را در دست حیات پیر مرثکال که بود
بوی رجوع افتاد و جل اشکال ما را هیچکس متعین نبود الا شیخ ابو العباس بآمل رفیقیم
بنزد یک شیخ ابو العباس و یک سال پیش می بودیم گویند که شیخ ابو العباس از جماعت خائف

و در
نماند
در سینه
از این
بغیر او
عنه
بسیار و در
نماند
گر در دیگران
نماند
شیخ
نماند
نماند

صوفیان موعنی بود که چهل و یکسال در اینجا نشسته بود در میان جمع اگر شب درویشی نماز
افزونی کرده گفته ای پسر تو نجیب که این پیر هر چه میکند برای شما میکند ویرایین هیچ کار
نیست و بدین حاجت ندارد و هرگز در آن یکسال شیخ ابوسعید را نگفت که تو نجیب یا نماز کن
چنانکه دیگران را و در برابر خود خالک داده بودند یک شب شیخ ابوالعباس از صومعه بیرون آمد
مگر قصد کرده بود در گوش کشاده شده بود و شیخ ابوسعید از آن حال خبر داشت بر خاست و زود
از راه او به خود بیرون آمد و پیش شیخ آمد و دست وی بچشمیت و بیت و جامه از وی باز کرد
و جامه خویش پیش می داشت شیخ بست و در پوشید پس جامه شیخ را بچشمیت و نمازی کرد و بر لبها
انگشت و هم در شب خشک شد بآلوده در نور دید و پیش شیخ آورد شیخ اشارت کرد که ترا در بایر
پوشید شیخ ابوسعید در پوشید و بزای خود رفت چون بآمد دشت جماعت بر خاستند و حاضر آمدند
در شیخ ابوالعباس نگرستند جامه شیخ ابوسعید دیدند و در شیخ ابوسعید جامه شیخ ابوالعباس تعجب
مانند شیخ ابوالعباس گفت آری و دوش شمار رفت همه نصیب این جوان فنی آمد مبارکش باد
شیخ ابوسعید گفته است روزی دو کس پیش شیخ ابوالعباس در آمدند و نشستند و گفتند
مارا بایکدیگر سخن رفته است یکی می گوید مانده ازل و ابد تمام ترویجی می گوید شادی ازل و ابد
تمام شیخ چه می گوید شیخ دست بر سینه فرو آورد و گفت ای محمد که منزه گاه پیر قصاب مانده
است و نه شادی یکس عذرا و یک صبا و کما مساجد مانده و شادی صفت است و هر چه
صفت است محذوف است و محدث را به قدیم راه نیست پس گفت پیر قصاب بنده خداست
در امر و در حق می صطفی صلم در متابعت سنت اگر کسی دعوی راه از جوان مردان میکند گواشت
چون آن دو کس بیرون شدند پرسیدیم که آن دو کس که بودند گفتند یکی ابوالحسن خرقانی است
و یکی عبداللہ و استانی و هم شیخ ابوسعید گفته است که چون یکسال بنزدیک شیخ ابوالعباس
مقام کردم گفت باز گرد بمانه خود تا روزی چند این علم بر در ساری تو زنده با حکم اشارت
ادباز آمدیم با بنار خلعت و فتح پیری بوده است بمردان مشایخ ما و ارالهنر نام و س
محمد ابو نصر حبیبی و هرگز شیخ را ندیده بود و وقتی خواجه ابوبکر خطیب که از آنمه مرده بود و در آن
تغافل شیخ را دیده بود و بخت فخطی قصد نیشاپور کرد محمد حبیبی بنزدیک و س آمد

قد سیکانی گوید مانده
المراد بازل و ابد مانده
زمان است و ابد و اوم
آنکه یکی می گوید مانده
دانی تمام مانده
و دیگر است
شادی میگوید
منزله گاه پیر قصاب
نه مانده است
نه شادی یعنی وی
بحال مرده و بیاد و
حال عالم نیست
یکدیگر میگویند
بجای هر حال که خواهد
نما شود و صبح
پس عند صبح
ولا ساری و در حقیقه
و صول نبات اتقالبه
منقود است
قول ساری سلم
صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی بنده و منقاد
صطفی صلی اللہ علیہ
و سلم در متابعت
سنت

و گفت شنیدم که عزیمت نیشاپور داری مرا سوالی است میخواهم که از شیخ ابوسعید پرسیم و جواب باز آری
ولیکن باید که او نداند که این سوال من کرده ام گفت آن سوال چیست گفت از وی پرس که
آثار را محو بود گفت این من یاد توانم داشت بر کاغذ بنویس نبوشت و بوی داد خواجه
ابوبکر خطیب گفت چون نیشاپور آمدم و در کاروان سراسر فرود آدم و صوفی در آمدند و ازان
دادند که خواجه ابوبکر خطیب نام در کاروان مرد کدام است آواز دادم که منم گفتند که شیخ ابوسعید
سلام می رساند می گوید که ما آسوده نه ایم تو در کاروان سراسر فرود آمدی باید که بنزد ما آئی
گفتم بگرمایه شوم و غسل کنم انگاه بیایم و ازان سلام و کلام عالی عظیم بر من آمد بچشمیت و دستم
که کسی دیر از بنده است بگرمایه شدم و غسل کردم چون بر آدم آن روز درویش را دیدم
ایستاده اند با عود و گلاب گفتند شیخ ما را بخدمت تو فرستاده است چون پیش شیخ آدم
و شیخ مرادید گفت **شعر** اهل السعد الرسول و جده ا و وجه الرسول
لحبت وجه الرسول سلام کردم جواب داد و گفت اگر تو رسالت آن پیر را خوار
میداری سخن او بنزدیک ما عزیز است تا از مرو بیرون آمده ما منزل به منزل می شماریم
بیا تا چه داری و آن پیر چه گفته است از بهیبت شیخ سوال ز خاطر مر رفته بود کاغذ را
بیرون آورد و بدست شیخ دادم شیخ گفت اکنون اگر جواب گویم بر تو لازم شود که باز گردی
شغلی که داری بگذار و چون خواهی بروی جواب گویم تا در نیشاپور بروم بر شب پیش
شیخ می بودم و وقت بازگشتن جواب سوال پر طلبیدم گفت آن پیر را بگوی که **لا تجلی ولا**
تذ و ایضی عین نمی ماند اثر کجا ماند سر در پیش افکندم و گفتم مفهوم نشد گفت این بیان
و انشمنده نیاید این بیتها یاد گیر و با و بگو رباعی جسم همه اشک گشت و چشم
بگر نیست در عشق تو بے جسم همی باید نیست از سن اثری نماند این عشق از چیست
چون من همه معشوق شدم عاشق کیست گفتم شیخ بفرماید تا بر جاسی ثبت کنند حسن
مودب را فرمود تا نبوشت چون بر و آدم در وقت پیر محمد حبیبی آمد قصه را جمله با و س
گفتم و آن بیتها بر خواندم چون بشنید نعره نزد و بفتاد و ازانجا و کس بیرون بودند
ان شاء الله تعالی

چون طبعیت
مانند از طبیعت
کجا ماند و اما
آنکه که ظاهر
سے شود
بر صورت
آثار طبیعت
است
نه حقیقت
آن آثار
۱۲
۱۳

وقول خدای تعالی در پیش دل من تازه می بودی و یونکر زون علی انفسهم لایه
 و بدین طائفه اعتقادی داشتیم روزی شیر از بیابان برآمد و شتر را از آن من گشت
 و بر سر بالائی بشد و بانگ کرد هر چه اندران پیشه بودند از اولی سباع چون بانگ دے
 بشنیدند بروی جمع شدند و وی بیاد اشتر را از هم بدرید و هیچ نخورد و باز بر سر بالای
 سباع بجای از گرج و شغال و روباه و امثال ایشان در افتادند و سر بخوردند و دے
 بود تا همه باز گشتند آنگاه بیاد و قصد کرد که نخفتن از آن بخورد و روباه از دور بدید
 شیر برگشت و بر بالاشد تا آن روباه نیز چندان که بایست بخورد و بر رفت بعد از آن شیر
 فرود آمد و حتی بخورد و من از دور نظاره میکردم بوقت رفتن زبان فیج مرا گفت یا احمد ایشار
 بر لقمه کار سگان بود و نتوان مردان دین جان باشد چون من این بریان از دے دیدم
 دست از همه شغلها باز داشتم و ایستاده بودم من این بودا و یب گشتی قدس سره
 دے از معاصران صاحب کتاب کشف المحجوب است گویند که بیست سال بر پای
 ایستاده بود جز یک شمشیر ناز نشستی از وی پرسیدند که چرا نمی نویسی گفت مرا هنوز
 در جهل آن نیست که اندر شاهیه حق بنشینم ابو الحسن بن متنی قدس سره
 تمام دے علی بن متنی است شیخ ابوسعید ابوالخیر گوید که من جوان بودم با شتر آباد نزدیک
 ابوالحسن متنی دے آمدم و او پیرے با فضل و شکوه بود با شبلی صحبت کرده بود و میان ایشان
 تقاریر یافته بود و در بر من نشسته بود و در پیشی مرا گفت از پیر ابوالحسن پرس من تا از شبلی مارا
 حدیثی بگوید من گفتم ایها الشیخ یا ما از شبلی حدیثی بگو که گفت چرا اول از رسول صلی الله
 علیه و آله و سلم بگو که بگو من گفتم که از هر دو بگو او گفت رسول صلی الله علیه و آله و سلم
 گفته است که اگر بر است من هیچ سوره فرو نیامد مگر سوره الکاف خود تمام بودی و هم
 شیخ ابوسعید گوید که من از شیخ ابوالحسن متنی شنیدم که گفت در جامع بغداد بر کنار مجلس شبلی
 بیستادم شخصی آنجا رسید و کسوت این قوم پرسید که ایها الشیخ ما الوصل شبلی روے

و قول خدای تعالی در پیش دل من تازه می بودی و یونکر زون علی انفسهم لایه
 و بدین طائفه اعتقادی داشتیم روزی شیر از بیابان برآمد و شتر را از آن من گشت
 و بر سر بالائی بشد و بانگ کرد هر چه اندران پیشه بودند از اولی سباع چون بانگ دے
 بشنیدند بروی جمع شدند و وی بیاد اشتر را از هم بدرید و هیچ نخورد و باز بر سر بالای
 سباع بجای از گرج و شغال و روباه و امثال ایشان در افتادند و سر بخوردند و دے
 بود تا همه باز گشتند آنگاه بیاد و قصد کرد که نخفتن از آن بخورد و روباه از دور بدید
 شیر برگشت و بر بالاشد تا آن روباه نیز چندان که بایست بخورد و بر رفت بعد از آن شیر
 فرود آمد و حتی بخورد و من از دور نظاره میکردم بوقت رفتن زبان فیج مرا گفت یا احمد ایشار
 بر لقمه کار سگان بود و نتوان مردان دین جان باشد چون من این بریان از دے دیدم
 دست از همه شغلها باز داشتم و ایستاده بودم من این بودا و یب گشتی قدس سره
 دے از معاصران صاحب کتاب کشف المحجوب است گویند که بیست سال بر پای
 ایستاده بود جز یک شمشیر ناز نشستی از وی پرسیدند که چرا نمی نویسی گفت مرا هنوز
 در جهل آن نیست که اندر شاهیه حق بنشینم ابو الحسن بن متنی قدس سره
 تمام دے علی بن متنی است شیخ ابوسعید ابوالخیر گوید که من جوان بودم با شتر آباد نزدیک
 ابوالحسن متنی دے آمدم و او پیرے با فضل و شکوه بود با شبلی صحبت کرده بود و میان ایشان
 تقاریر یافته بود و در بر من نشسته بود و در پیشی مرا گفت از پیر ابوالحسن پرس من تا از شبلی مارا
 حدیثی بگوید من گفتم ایها الشیخ یا ما از شبلی حدیثی بگو که گفت چرا اول از رسول صلی الله
 علیه و آله و سلم بگو که بگو من گفتم که از هر دو بگو او گفت رسول صلی الله علیه و آله و سلم
 گفته است که اگر بر است من هیچ سوره فرو نیامد مگر سوره الکاف خود تمام بودی و هم
 شیخ ابوسعید گوید که من از شیخ ابوالحسن متنی شنیدم که گفت در جامع بغداد بر کنار مجلس شبلی
 بیستادم شخصی آنجا رسید و کسوت این قوم پرسید که ایها الشیخ ما الوصل شبلی روے

بوے کرد و گفت ایها الشیخ ما الوصل اسقط العطفین و قد و صلت
 سائل گفت یا ابا بکر ما العطفان شبلی گفت قام ذروة بین یدیکم
 فحجبکم عن الله پس سائل گفت یا ابا بکر ما تلك الذروة گفت الدنيا والعصی
 کذا قال ربنا منکم من یزید الدنیا و منکم من یزید الاخرة فایست من
 یزید الله بعد از آن شبلی گفت اذا قلت الله فهو الله و اذا سکت فهو الله
 یا الله یا الله یا من هو هو و لا یعلم احد ما هو الا هو سبحانه سبحانه
 و حده لا شریک له بعد از آن غشی کرد و بے خود افتاد و بے را برداشته بخانه دے
 بردند شیخ احمد نجار استرآبادی قدس سره شیخ الاسلام گفت که وی شیخ
 خراسان است و با شبلی و مرثع صحبت داشته شبلی وقتی شارب وی باز کرده بود و دے گفته که
 برگزین از آن باز نبایست کرد شیخ ابوزرعه رازی قدس سره نام وی احمد بن محمد
 است شیخ الاسلام گفت که من سیزده تن دیده ام که ویرا دیدند شاگرد شبلی است و بر افقند
 همه روز طبیعت می کنی گفت من هیچ مایه ندارم بغیر از نیکه و رویشان از سخن من میخندند
 شیخ الاسلام گفت که پس از مرگ ویرا بخواب دیدند گفت حال تو چون شد گفت مرا پیش خود نهادند
 و گفت توئی که زره پوشیدی در دین من با خلق من گفتم آری گفت هلا و کلت خلقه
 ای و اقبلت بقلبك علی جراح خلق من یا من نگذاشتی در وی دل بسوی من ندشتی

و قول خدای تعالی در پیش دل من تازه می بودی و یونکر زون علی انفسهم لایه
 و بدین طائفه اعتقادی داشتیم روزی شیر از بیابان برآمد و شتر را از آن من گشت
 و بر سر بالائی بشد و بانگ کرد هر چه اندران پیشه بودند از اولی سباع چون بانگ دے
 بشنیدند بروی جمع شدند و وی بیاد اشتر را از هم بدرید و هیچ نخورد و باز بر سر بالای
 سباع بجای از گرج و شغال و روباه و امثال ایشان در افتادند و سر بخوردند و دے
 بود تا همه باز گشتند آنگاه بیاد و قصد کرد که نخفتن از آن بخورد و روباه از دور بدید
 شیر برگشت و بر بالاشد تا آن روباه نیز چندان که بایست بخورد و بر رفت بعد از آن شیر
 فرود آمد و حتی بخورد و من از دور نظاره میکردم بوقت رفتن زبان فیج مرا گفت یا احمد ایشار
 بر لقمه کار سگان بود و نتوان مردان دین جان باشد چون من این بریان از دے دیدم
 دست از همه شغلها باز داشتم و ایستاده بودم من این بودا و یب گشتی قدس سره
 دے از معاصران صاحب کتاب کشف المحجوب است گویند که بیست سال بر پای
 ایستاده بود جز یک شمشیر ناز نشستی از وی پرسیدند که چرا نمی نویسی گفت مرا هنوز
 در جهل آن نیست که اندر شاهیه حق بنشینم ابو الحسن بن متنی قدس سره
 تمام دے علی بن متنی است شیخ ابوسعید ابوالخیر گوید که من جوان بودم با شتر آباد نزدیک
 ابوالحسن متنی دے آمدم و او پیرے با فضل و شکوه بود با شبلی صحبت کرده بود و میان ایشان
 تقاریر یافته بود و در بر من نشسته بود و در پیشی مرا گفت از پیر ابوالحسن پرس من تا از شبلی مارا
 حدیثی بگوید من گفتم ایها الشیخ یا ما از شبلی حدیثی بگو که گفت چرا اول از رسول صلی الله
 علیه و آله و سلم بگو که بگو من گفتم که از هر دو بگو او گفت رسول صلی الله علیه و آله و سلم
 گفته است که اگر بر است من هیچ سوره فرو نیامد مگر سوره الکاف خود تمام بودی و هم
 شیخ ابوسعید گوید که من از شیخ ابوالحسن متنی شنیدم که گفت در جامع بغداد بر کنار مجلس شبلی
 بیستادم شخصی آنجا رسید و کسوت این قوم پرسید که ایها الشیخ ما الوصل شبلی روے

او است و بیست و پنج
 خود باقی است و بیست و پنج
 مغربی نیست و بیست و پنج
 الا و بیست و پنج
 حقیقت وی بیست و پنج
 او بیست و پنج
 و بیست و پنج
 لا شریک له
 که و بیست و پنج
 نیست و بیست و پنج
 تو گفت توئی که
 در دین من با خلق
 زره پوشیدی
 گفت توئی که
 اقبلت بقلبك علی
 جراح خلق من
 است و بیست و پنج
 پس بایستی اختیار
 اولی میکردی
 عبارت اینست
 که چو خلق را با من
 نگذاشتی در وی
 دل بسوی من
 نداشتی
 و بیست و پنج
 ای که

شی در خواب دید که با تخی ویر گفت که **قَوْمًا وَاذْقُصُوا لِلَّهِ** بیدار شد و گفت لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم این خواب شیطانی است دیگر بار بخت بهمن خواب دید که با تخی می گوید **قَوْمًا وَاذْقُصُوا لِلَّهِ** باز بیدار شد و لاجول گفت و زگری گفت و سوره چند از قرآن بخواند و سوم بار بخت همان خواب دید و انست که آن خواب شیطانی نیست و بسبب آن انکار نیست که بر شیخ ابوسعید دارد باید ادبنا فقه شیخ ابوسعید آمد چون بدر فغانقا رسید شیخ ابوسعید در اندرون خانه می گفت **قَوْمًا وَاذْقُصُوا لِلَّهِ** شیخ ابوعبدالله نقل خوش شد و انکار و س تمام بر فاست شیخ مومن شیرازی قدس سره شیخ الاسلام گفت که ابو اخیل و باس گفت که نیت ج کردم بشیر از سیدم بسجده در آدم شیخ مومن را دیدم نشسته در زری گری میگردم سلام کردم و بستم مرا گفت چه نیت داری گفت نیت ج دارم گفت ما در داری گفت دارم گفت باز گرد و پیش ما در شو مرا خوش نمی آمد گفت چه می بینی من پنجاه حج کرده ام سر و پای برهنه به زاد و همراه همه ترادوم تو شادی دل ماند خود بین ده شیخ ابواسحق شامی قدس سره بسیار بزرگ بوده است و قبری در کعبه است از اصحاب شیخ علو و دیوری است و وی از اصحاب شیخ بهیمره بصری و دوسه از اصحاب حذیفه مرعشی دوسه از اصحاب برهم اهرم قدس سره است و این شیخ ابواسحق شامی بقصبه چشت رسیده و خواجه ابوالاحمد ابدال که مقدم مشایخ چشت است صحبت و پرا در یافته است و از دوسه تربیت یافته خواجه ابوالاحمد ابدال حشیتی قدس سره دوسه پسر سلطان فرسافه است که از فرای چشت است و امیر آن ولایت بوده و پیرا خواهری بوده بنایت محال شیخ ابواسحق شامی بخانه می آمدی و طعام دوسه خوردی روزی دیرا گفت که برادر ترا فرزند خواهد بود که بر اثنای عظیم باشد می باید که محافظت حرم برادر خود کنی تا در ایام حمل چیزی که در آن حرمتی یا شبهه باشد خورد آن ضعیفه صا که بموجب فرموده شیخ ابواسحق بخت خود ریسمان سستی و بغر و ختی و مایحتاج حرم برادر خود میاداشتی تا در تاریخ سته ستین و اتمین که زمان خلافت متعصم باشد بود خواجه ابوالاحمد متولد شد

در خواب دید که با تخی ویر گفت که قَوْمًا وَاذْقُصُوا لِلَّهِ بیدار شد و گفت لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم این خواب شیطانی است دیگر بار بخت بهمن خواب دید که با تخی می گوید قَوْمًا وَاذْقُصُوا لِلَّهِ باز بیدار شد و لاجول گفت و زگری گفت و سوره چند از قرآن بخواند و سوم بار بخت همان خواب دید و انست که آن خواب شیطانی نیست و بسبب آن انکار نیست که بر شیخ ابوسعید دارد باید ادبنا فقه شیخ ابوسعید آمد چون بدر فغانقا رسید شیخ ابوسعید در اندرون خانه می گفت قَوْمًا وَاذْقُصُوا لِلَّهِ شیخ ابوعبدالله نقل خوش شد و انکار و س تمام بر فاست شیخ مومن شیرازی قدس سره شیخ الاسلام گفت که ابو اخیل و باس گفت که نیت ج کردم بشیر از سیدم بسجده در آدم شیخ مومن را دیدم نشسته در زری گری میگردم سلام کردم و بستم مرا گفت چه نیت داری گفت نیت ج دارم گفت ما در داری گفت دارم گفت باز گرد و پیش ما در شو مرا خوش نمی آمد گفت چه می بینی من پنجاه حج کرده ام سر و پای برهنه به زاد و همراه همه ترادوم تو شادی دل ماند خود بین ده شیخ ابواسحق شامی قدس سره بسیار بزرگ بوده است و قبری در کعبه است از اصحاب شیخ علو و دیوری است و وی از اصحاب شیخ بهیمره بصری و دوسه از اصحاب حذیفه مرعشی دوسه از اصحاب برهم اهرم قدس سره است و این شیخ ابواسحق شامی بقصبه چشت رسیده و خواجه ابوالاحمد ابدال که مقدم مشایخ چشت است صحبت و پرا در یافته است و از دوسه تربیت یافته خواجه ابوالاحمد ابدال حشیتی قدس سره دوسه پسر سلطان فرسافه است که از فرای چشت است و امیر آن ولایت بوده و پیرا خواهری بوده بنایت محال شیخ ابواسحق شامی بخانه می آمدی و طعام دوسه خوردی روزی دیرا گفت که برادر ترا فرزند خواهد بود که بر اثنای عظیم باشد می باید که محافظت حرم برادر خود کنی تا در ایام حمل چیزی که در آن حرمتی یا شبهه باشد خورد آن ضعیفه صا که بموجب فرموده شیخ ابواسحق بخت خود ریسمان سستی و بغر و ختی و مایحتاج حرم برادر خود میاداشتی تا در تاریخ سته ستین و اتمین که زمان خلافت متعصم باشد بود خواجه ابوالاحمد متولد شد

و همان

و همان لحظه او را در خانه خودش از وصال پدرش میداد و گاه گاه که شیخ ابواسحاق بخانه وی آمدی و در آن صبی خواجه ابوالاحمد را بدیدی گفتی که ازین کودک بوی آن می آید که از دوسه خاندان بزرگ ظاهر گردد و احوال عجیبه و آثار غریبه مشاهده افتد و وقتی که خواجه ابوالاحمد بس بیست سالگی رسیده بود همراه پدر خود سلطان فرسافه بقصد شکار بجانب کوه رفت و در اثناء شکار از پدر و اتباع وی جدا افتاد و بمیان کوهی رسید و یکدیگر چهل تن از رجال لشکر بهر سنگی استاده اند و شیخ ابواسحاق شامی در میان ایشان است حال بروی گشت از اسب فرود آمد و در پای شیخ افتاد و اسب و سلاح هر چه داشت بگذاشت و پیشینه در پوشید و با ایشان روان شد هر چند پدر و اتباع وی او را طلب کردند نیافتند بعد از چند روز خبر آمد که وی با شیخ ابواسحاق در فلان موضع از آن کوه پا بوده است پدرش جمعی را فرستاد تا میرا آورند هر چند چند دادند و دیند و دیر از آنجبه در آن بود باز نتوانستند آورد گویند که پدرش را خنجرانه بود و زنی فرصت یافت با بنجا در آمد و در آنرا حکم بست و چهارا شکستن گرفت پدرش را آگاه کردند پیام برآند و از غایت غضب سنگی بزرگ برداشت که از روزنه بالای بام بروی زندان روزه فراجم آمد و سنگ را گرفت باز سنگ در هوا معلق ایستاد و در لبه هیچ نوعی آفتی نرسید چون پدرش آن حال مشاهده کرد بر دست وی توبه کرد و از وی انشال این کرامات و عوارق عادات که چندان ظاهر شده است که بنفیل ادای آن توان کرد توفی قدس سره سته خمس و ششایه خواجه محمد بن ابی احمد اچشتی رحمه الله تعالی علیه وی بعد از وفات پدر قائم مقام می بود و چون فرموده پدر با نکه بیست و چهار ساله میش نبود تحصیل موردنی و معارف یقینی کرده بود و در دوع تمام داشت و از دنیا و اهل آن بغایت محبت بود و همواره بهر دو ترک تحسیر لیس می نمود و دوسه گفت چون اول و آخر ترک دنیا خواهد بود خود را از غرور و غیبه ای نگاه می باید و وقتی که محمود بکلیکین بغر و ستمناات رفته بود خواجه را در واقعه نمودند که بهر دو گاری می باید و در سن هفتاد سالگی با درویشی چند متوجه شده چون آنجا رسید نفیس مبارک خود با مشرکان و عبده اصنام جاد کرد و روزی مشرکان غلبه کردند و لشکر اسلام پناه به پیشه آورد و در روزی که

در خواب دید که با تخی ویر گفت که قَوْمًا وَاذْقُصُوا لِلَّهِ بیدار شد و گفت لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم این خواب شیطانی است دیگر بار بخت بهمن خواب دید که با تخی می گوید قَوْمًا وَاذْقُصُوا لِلَّهِ باز بیدار شد و لاجول گفت و زگری گفت و سوره چند از قرآن بخواند و سوم بار بخت همان خواب دید و انست که آن خواب شیطانی نیست و بسبب آن انکار نیست که بر شیخ ابوسعید دارد باید ادبنا فقه شیخ ابوسعید آمد چون بدر فغانقا رسید شیخ ابوسعید در اندرون خانه می گفت قَوْمًا وَاذْقُصُوا لِلَّهِ شیخ ابوعبدالله نقل خوش شد و انکار و س تمام بر فاست شیخ مومن شیرازی قدس سره شیخ الاسلام گفت که ابو اخیل و باس گفت که نیت ج کردم بشیر از سیدم بسجده در آدم شیخ مومن را دیدم نشسته در زری گری میگردم سلام کردم و بستم مرا گفت چه نیت داری گفت نیت ج دارم گفت ما در داری گفت دارم گفت باز گرد و پیش ما در شو مرا خوش نمی آمد گفت چه می بینی من پنجاه حج کرده ام سر و پای برهنه به زاد و همراه همه ترادوم تو شادی دل ماند خود بین ده شیخ ابواسحق شامی قدس سره بسیار بزرگ بوده است و قبری در کعبه است از اصحاب شیخ علو و دیوری است و وی از اصحاب شیخ بهیمره بصری و دوسه از اصحاب حذیفه مرعشی دوسه از اصحاب برهم اهرم قدس سره است و این شیخ ابواسحق شامی بقصبه چشت رسیده و خواجه ابوالاحمد ابدال که مقدم مشایخ چشت است صحبت و پرا در یافته است و از دوسه تربیت یافته خواجه ابوالاحمد ابدال حشیتی قدس سره دوسه پسر سلطان فرسافه است که از فرای چشت است و امیر آن ولایت بوده و پیرا خواهری بوده بنایت محال شیخ ابواسحق شامی بخانه می آمدی و طعام دوسه خوردی روزی دیرا گفت که برادر ترا فرزند خواهد بود که بر اثنای عظیم باشد می باید که محافظت حرم برادر خود کنی تا در ایام حمل چیزی که در آن حرمتی یا شبهه باشد خورد آن ضعیفه صا که بموجب فرموده شیخ ابواسحق بخت خود ریسمان سستی و بغر و ختی و مایحتاج حرم برادر خود میاداشتی تا در تاریخ سته ستین و اتمین که زمان خلافت متعصم باشد بود خواجه ابوالاحمد متولد شد

که شکست برایشان افتد و خواجه را در حقیقت مریدی بود آسیا بان محمد کا کونام خواجه آواز داد که کاکو
 در یاب در حال کاکو دیدند که خط را بیکر و محاربه می نمود تا لشکر اسلام نصرت یافت و کافران
 هزیمت کردند و در همان وقت محمد کاکو را در حقیقت دیده بودند که بطلک آسیا را بر دوشته و بر مردی
 آسیای زوزی سبب پر سیده بودند همین قصد گرفته بود استاد و مردان رحمة الله
 تعالی علیه قصه بنجان خواند از مردان خواجه است و سالها کلمه استخوان و آب وضو ویرا
 میامیداشت روزی که او را براجعت بوطن امر کردند بگریست و گفت من طاقت مفارقت شما ندارم
 خواجه کرم نمود و گفت هر وقت که ترا آرزوی دیدار باشد حجاب های جسمانی و سافتهای مکانی
 مرتفع گردد و ما را از هاله های بینی و پنهان بود و ایمان است و می گفتی که من به بنجان حقیقت را می بینم
 رحمة الله علیه احدی عشره و اربعه خواجه یوسف بن محمد بن سیمکان رحمة الله علیه
 وی خواهرزاده خواجه محمد بن ابی احمد است و مرید و تربیت یافته وی خواجه محمد بن یوسف است
 متاهل نشده بود همیشه داشت که خدمت وی کردی و خورون و پوشیدن وی ز دست فرشته
 وی بودی و من وی بچمل رسیده بود و بسبب خدمت برادر و اشتغال بطاعت خدای تعالی ایل
 نزع نداشت شبی خواجه محمد پدر بزرگوار خود خواجه ابوالاحمد را در خواب دید که گفت در ولایت شما
 فلان مرویت محمد بن سیمکان نام تحصیل علوم کرده و روزگاری اصلاح گزینده خواهر خود را بوسه
 عقد کن خواجه ویرا طلب داشت و همیشه خود را با وی عقد کردی و هم چشمت متوطن شد خواجه
 یوسف از ایشان متولد گشت خواجه محمد بعد از شصت و پنج سالگی متاهل شده بود و با ویرا هیچ پسر
 بزرگی نرسیده بود خواجه یوسف را بمنزله فرزند میداشت و تربیت می کرد و تحصیل علوم و سلوک
 راه خدای تعالی دلالت میکرد و بعد از وفات وی قائم مقام وی شد خواجه یوسف را ببله بنجامین
 میل انزو او انقطاع شد و خواست که نزدیک مزار خواجه حاجی کی که بسیار بزرگ بوده و شش
 ابوالحق زیارت ایشان بسیار یکدجله خانه در زمین بکند با شارت بافت غیبی آن موضع را که
 حالاجله خانه وی است اختیار کرد و چون بیل نکند و روند زمین بغایت محکم بود چنانکه هیچکس آنجا
 نتوانست کند خواجه کند برداشت و بدست مبارک خود از چاشنگاه تا نماز پیشین از با تمام بیک
 و مدت و دوازده سال در آنجا بزمی برد و چندان سکر و دهشت و وله و حیرت بر سر خواجه بود

سلا
قد
استاد
مردان
باغیان
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

که گاه بودی که چون خادم آب وضو بردست وی بر ختی در انشای وضو از خود غائب شدی و
 یک ساعت کمابیش در آن غیبت بماندی و باز حاضر شدی و وضو را با تمام رسانیدی و من قوت
 که شیخ الاسلام ابو محمد عبد الله الانصاری الهی قدس الله تعالی علیه و بنابر حقیقت رسیده بود و بای طاعت
 کرده است و بعد از معاودت بهرات و رجاسات محافل استخوان وی میگردونی رحمة الله تعالی
 سنه تسع و خمسين و اربعه و عمر وی هشتاد و چهار سال بود و در وقت رفتن پسر همین خود خواجه
 قطب الدین بود و در تحصیل علوم وصیت کرد و قائم مقام خود گردانید خواجه قطب الدین
 مودود و حقیقی قدس الله علیه و بنابر حقیقت رسیده بود و تمام قرآن را با و اخذ آن حفظ
 کرده بود و در تحصیل علوم اشتغال می داشت چون بیت شمس سالکی سید الدین گواروی خواجه بود
 از دنیا برفت و در آنجا وی خود بنشانند و وی بخصال حمیده موصوف بود و با فعال پسندیده معروف
 و مردم آن ولایت همه در مقام اعتقاد و محبت و انقیاد و ارادت وی بودند و توفیق شرف محبت
 دولت تربیت شیخ الاسلام احمد انصاری الحامی قدس الله تعالی علیه و بنابر حقیقت رسیده بود و در آن وقت که حضرت
 شیخ الاسلام احمد از ولایت جام بهرات تشریف آورده بود و خواص و عوام شاهده کرامات و خوارق
 عادات که از ایشان ظاهر می شدند و همه مرید و معتقد وی شدند و این قصه در آنکاف اطراف آن
 ولایت انتشار یافت و از لواحق بهرات متوجه مزار تبرک گشت شد و خبر آمد که خواجه مودود حقیقی مریدان
 بسیار جمع کرده است می آید تا شیخ الاسلام از ولایت بیرون کند اصحاب شیخ الاسلام آنرا پوشیده
 میداشتند و وی خود از همه بهتر میدانست چون وزی بباد سفره در آرد و نگفت که ساعتی بگریزید
 که جماعتی رسولان در راهند چون ساعتی برآمد خادم آمد که آن جماعت رسیدند ایشان امر کردند
 و سلام گفتند و جواب شنیدند و طعام خوردند و سفره برداشتن شیخ الاسلام گفت که شما میاید یا میماند
 شما بکار آمدید ایشان گفتند که حضرت شیخ نفرایند فرمود که خواجه را بفرستاد و فرستاد که احدا
 بگویند که تو بولایت ما بچه کار آمده بسلامت باز گرد و گرنه چنان که باز باید گردانید ترا باز گردانیم رسولان
 تصدیق کردند پس بفرمود که اگر در ولایت این ملک مردانست ندان آن دست و نه
 از آن من و اگر مردان ولایت این مردمان خود دعای شجر ندیش شیخ انشیخ شجر باشد اگر مردان ولایت
 آنست که من میگویم و اولیای خدای عز وجل میدانند و با ایشان غایم که کار ولایت چیست چو نیست

۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

چون این سخن گفت بر عظیم برآمد و شبان روزی بیارید و هیچ منقطع نشد و روز دیگر با او شیخ الاسلام
فرمود که ستوران ساخته کنید تا برویم اصحاب گفتند امکان ندارد که درین دو سه روز بعد از آنکه در
نبار و هیچ ملاهی از آب تواند گذشت شیخ فرمود که سهل باشد که امروز ما ملاهی کنیم پس آن شدند
چون بصره پیروان آمدند شیخ الاسلام نگاه کرد دید که جمعی انبوه سلاحه بسته همراه ایشانند پرسید
که اینان کیانند گفتند مریدان و مجاهدان شما اند شنیده اند که جماعتی بعد از شامی آیند فرمود
که اینها را بازگردانید که تیغ و نیزه کار خیر است و سلاح این گروه سلاح دیگر است شیخ الاسلام با آن چند
روی برآه نهادند چون بکنار آب رسیدند آب بسیار بود شیخ الاسلام فرمود که امروز قرار است که
ما ملاهی کنیم سخن از معارف آغاز کردند چندان ذوق بدو پیدا رسید که همه را در بیان فرمود که
چشمها برآید و بگوید بسم الله الرحمن الرحیم تا سه بار تکرار کرد هر کس که چشم دربار کرد
پای افراز کرد و هر کسی که در یکشاه را با آن طرف یافت پای افراز ایشان خشک و سولان آن
مشاهده کردند تحصیل پیش خواجه بود و در وقت و این حال باز گفتند کسی با و نداشت خوبه
مورد و باد و نه از هر یک سلاح بسته متوجه شدند و در راه بشیخ رسیدند چون نظر شیخ بروی افتاد از
آب پیاده شد و به پایی شیخ داد و شیخ دست بر پشت وی میزد و میگفت کار ولایت چون می
توانست که ولایت مردان چشم و سلاح نباشد بر دو سوار شو که یکی و نمدانی که چه میکنی چون بدیدند
شیخ الاسلام اصحاب خود در محله فرود آمدند و خواجه مود و دبا مریدان در محله دیگر و دیگر مریدان
خواجه مود و در آن وقت که ما آمده بودیم تا شیخ احمد از ولایت بیرون کنیم و با ما یکدلیست
درین معنی بهتر ازین اندیشید باید کرد و خواجه مود و گفت ما را صواب چنان می نماید که با دوا بر خیزیم
و خدمت وی برویم و اجازت خواهیم و باز گردیم که کار وی نه بقوت بازوی است سران گفتند
که ما با هم مشورت کرده ایم صواب آنست که جاسوسی بر کار کنیم که چون قیل و قلهوت شیخ شود و پیش
وی کسی نباشد تنی چند در خدمت تو برویم و سماعی بنیاد کنیم و حالتی بر آیم و دران میان چیزی
بروی نزنیم خواجه مود و گفت این صواب نیست که وی صاحب ولایت و کرامت است اما فائده
نداشت چون وقت قیل و قله شد اصحاب شیخ متفرق شدند خادم خدمت که بگریه و گریه و تشنگی
قیلوله کند فرمود که یک ساعت توقف کن که کاری در پیش است ناگاه کسی در بکوفت غلام چنان

خداوند

در یکشاه و خواجه مود و در آید که با جمعی انبوه در آمدند و سلام گفتند و آغاز سماعی نهادند و نعره
زدن گرفتند شیخ الاسلام سر برآورد و گفت رهی رهی سیه لاکجانی و آیین سیه لاکجانی بود
من خسی از عقلا و مجامین و صاحب کرامت او پیوسته در خدمت شیخ الاسلام بودی هم در خطه حاضر
و بانگ برایشان زد ایشان گفتش و دستار میگذاشتند و میگفتند همین خواجه مود و ما عظیم
تجل بر پایی خاست و با ستغفار سر برهنه کرد و گفت بر شمار و شل است که این نوبت من باین ضا
نداشتم شیخ الاسلام گفت راست میگوئی اما چرا با ایشان در آمدن موافقت کردی خواجه
مود و گفت بدرگرم عفو فرمایند شیخ الاسلام گفت عفو کردم برو و این قوم را بازگردان و در
خدمتگاه نگاه دار و سه روز توقف کن چنان کرد پس پیش شیخ الاسلام آمد و گفت چنانکه گفته بود
کردم و دیگر چه می فرماید تا چنان کنم شیخ الاسلام گفت اول معصی بر طاق نه و برو علم آموز که زاهد
به علم سحر و شیطان است گفت قبول کردم و دیگر چه میفرماید فرمود که چون از تحصیل فارغ شوی
احیای خاندان خود کن که آباد اجداد تو بزرگ بوده اند و صاحب کرامت خواجه مود و گفت
چون مرا احیای خاندان می فرماید هم شام و چه تبرک و تمین مرا اجلاس فرمایند شیخ الاسلام گفت
که پیشتر آری پیشتر آمد دست وی بگیرد و بر کنار چهار بالش خود بنشیند و سه بار گفت که بشرط
علم پس سه روز در خدمت شیخ الاسلام بود و فوائده گرفت و نواز شها یافت و باز گشت بعد از آن
بآنکه فرصتی بحیث تحصیل علوم و تکمیل معارف بجانب طبع و چهار تشریف برود و در چهار سال
بقدر وسع و امکان در آن باب جهاد نمود و در آن دیار هر جا از وی آیات غریبه و کرامات
عجیب که تفصیل آن تطویل می انجامد ظاهر شد و بعد از آن بچشت مراجعت کرد و بهر بیت مریدان
و مستفیدان مشغول شد و از اطراف طالبان روی ارادت صحبت و خدمت وی آوردند
شاه سنجان که لقب و نام و سه رکن الدین محمد است و از ویه سنجان خواست شرف صحبت
خواجه را دریافته بوده است و چند وقت در چشت اقامت نموده و می گویند که در مدت اقامت
هرگز در چشت نقص طهارت نکرده چون خواستی که طهارت کند سوار شدی و از چشت
بیرون آمدی و در رفتی و طهارت ساختی و مراجعت نمودی نمی گفتی که مزاحشت منزل مبارک
و مقام تبرک است و دانبا شد که آنجایی ادبی کنند و گویند که پیشتر ویرا خواجه سنجان

می گفتند: خواجه مودود ویر شاه سنجان لقب نهاد و وی همیشه پان می نازیدی و مغاخرت می کردی و وفات خواجه در سنه سبع و عشرين و خمسمایه بوده است و وفات شاه سنجان در سنه سبع و تسعين و خمسمایه خواجه احمد بن مودود بن یوسف اچشتی قدس سره وی بسیار بزرگ بوده و بعد از پدر به مقام دس نشسته و مقبول همه طوائف بوده و بر کافه انام شفقتی عام و مروتی تمام داشته است و گویند که شبی حضرت رسالت راضی الله علیه و آله و سلم در واقعه دیدن مودود که ای احمد اگر تو مشتاق ما نیستی ما مشتاق تو ایم چون با او شد سه یا موافق اختیار کرد و مجهول دار چنانکه کسی او را نشناسد بزیارت حرمین شریفین نهاده الله تعالی تشرفه و تکرر نماز متوجه شد چون اقامت رکان و شرائط حج بجای آورد بحرم محترم مدینه و روضه شریفه مصطفوی علی نقاره الخیة توجه نمود مدت شش ماه مجاورت کرد و گویند که مداومت و توطبت دس بر مجاورت آن حرم خادمان را اگران آمد خواستند که دیر امر بنحانداز روضه شریفه آواز آمد چنانچه همه حاضران شنیدند که دیر امر بنحانید که از جمله مشتاقان ما است و بعد از مراجعت از مدینه بنجد او رسید و در خانقاه شیخ شهاب الدین سهروردی فرود آمد شیخ دیر تعظیم و احترام بسیار کرد و خلیفه بنجد او بنا بر خواهی که دیده بود و دیر اطلب کرم وظائف اکرام و احترام بجای آورد و وی خلیفه را فصاحج جاگیر و مواظط دلیزیر گرفت و همه در محل قبول افتاد و فتوح آوردند بحجت استمالت فاطر خلیفه محقری بردشت چون بیرون آمد بر فقر قسمت کرد و بخیرسان توجه نمود و ولادت وی در سنه سبع و خمسمایه بود و وفات وی در سنه سبع و سبعین و خمسمایه ابو الولید احمد بن ابی الرضا قدس الله تعالی روحه وی انقریه از اوست که متصل است بهرات عالم بوده بعلوم ظاهری و باطنی از شاگردان امام احمد بن حنبل است رضى الله تعالی عنه و امام محمد بخاری در صحیح خود از وی حدیث روایت کرده است در او اهل مل بسیار داشته همه را در طلب حدیث و حج و غرامت کرده است از بهرات سفر میکرد و هرگاه مال می باخر بپسیدی بهرات مراجعت کردی و بعضی از املاک خود بفرختی و باز بسفر رفتی تا جمله مال خود بدین طریق نفقه کرد و گویند یکی از دوستان وی چهار هزار درم محتاج شد پیش وی اظهار آن کرد چون بخانه خود رفت ابو الولید چهار هزار درم در صر کرد و بوسه باز فرستاد چون آن دوست نمود و انکایت کرد

درع
مجبیه
و حیمه
مکه
درای
بفتح
درجا
له

و مدتی برآمد آن مبلغ را نقد ساخته در صره کرد و بوی باز فرستاد ابو الولید قبول نکرد آن دوست
بزرگ وی آمد و سلام کرد ابو الولید گفت اگر نه در سلام و حب بودی جواب تو باز ندادمی آنسر
چهار هزار درم را چه قدر باشد که آن را باز فرستی تو فی رحمہ اللہ تعالیٰ شہ آنتین فی ثلثین یا تین
و قبر وی در قریه آزاد است **یُزَادُ وَ یُتَبَرَّکُ بِہٖ** ابو اسمعیل عبد اللہ بن ابی منصور
محمد الانصاری المروئی قدس سرہ لقب وی شیخ الاسلام است و مراد شیخ الاسلام
ہر جا کہ درین کتاب مطلق واقع شدہ است و نیست چنانچہ در صدر کتاب بان اشارت
رفته است وی از فرزندان ابو منصور است الانصاری است و مت الانصاری پسر
ابو ابوب انصاری است کہ صاحب حل رسول صلی اللہ علیہ آہ وسلم در آن وقت کہ بہرینہ ہجرت کردند
و ابو ابوب انصاری در زمان خلافت امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ با حنف بن قیس
بخراسان آمدہ بود و در بہرات ساکن شدہ شیخ الاسلام گفتہ است کہ پدر من ابو منصور در بلخ
با شریف حمزہ عقیلی می بودہ است وقتی زنی با شریف گفتہ است کہ ابو منصور را بگوئی کہ مرا بنیہ
کند پدر من گفتہ است کہ من ہرگز زن نمی خواہم و آن را رد کردہ است شریف گفتہ است کہ
آخر زن خواہی و ترا پسری آید و چہ پسری چون بہرات آمدہ است زن خواستہ و من زن
آمدہ ام شریف در بلخ گفتہ است کہ ابو منصور ما را بہری پسری آمدہ است چنان چہ من کہ جامع
مقامات شیخ الاسلام می گوید کہ این کلمہ آفرین است کہ ہمہ نیکیا و رضی آن است یعنی چنانچہ صفت
توان کرد از غایت نیکی و ہم شیخ الاسلام گفتہ است کہ من بظہن ز زادہ ام و آنجا بزرگ شدہ ام
و ولادت من روز جمعہ بودہ است در وقت غروب آفتاب لثانی من شعبان سنہ ست و تسعین
و ثلثایہ و ہم می گفتہ کہ من ربیعہ ام در وقت بہار زادہ ام و بہار ساخت دوست ام آفتاب شکم
در جہ نور بودہ است کہ من زادہ ام ہر گاہ کہ آفتاب بد آنجا رسد سال من تمام گردد و آن میانہ ہا
بود وقت گل دریا حسین و ہم می گفتہ کہ ابو عاصم پیر و خویشاوند من است من در کودکی بوی
شد می وقتی بوی خدمان و اسکرہ آب گامہ پیش من نہاد و مرا قوالی کرد و چیزے بر خواند
خاتون وی کہ عجزوہ بود و سخت محتشم و دلوندا بیت گفت پیر من یعنی خضر علیہ السلام علیہ السلام را دید
گفت دی کیست گفت فلان کس است گفت از مشرق تا مغرب ہمہ جان از وی پُر شود یعنی از

قولہ زیارہ فیہ
 یعنی قبر و مزار
 کنند و بر آن تبرک
 جویند ۱۲
 قوله مت الاضاری
 یعنی بیم و تا
 شنة اوفانیہ
 مضاعف بالانصاریت
 صاحب رطل
 رسول اللہ است
 صلی اللہ علیہ وسلم
 حضرت رسول
 در وقت بعثت از
 مکہ باینہ بار خود را
 در منزل وی فرود
 آورد ۱۳
 قوله قہند ز زاده ام
 قہند ز معرب کنند
 است یعنی کنہ
 حصہ ۱۴
 قوله اسکہ بغیرہ
 و سکون سین ہلہ
 و ضم کاف و رای
 ہلہ پیالہ را گویند
 ۱۲

آوازه وی شیخ الاسلام گفت که این پرسیدن فن و لیست خود اندام پسر بانیو عالییه زنی بوده
 باشکوه به پوشاک چون شیخ الاسلام بر زمین آمد خضر علیه السلام دیر گفت آن بود که راوی
 هر هری که از شرق تا به مغرب زوی پر شود و هم بانو عالییه گفته که پسر من یعنی خضر علیه السلام گفت که در شهر
 شما بازاری زاده است هفده ساله نه پدر داند که او کیست و نه مادر وی چنان شود که هم
 روی زمین کس از وی مهربان نگفت از شرق تا مغرب زوی پر شود و احوال این بانو عالییه آن
 که دخترکی داشت یک و نیم ساله او را خواست یعنی حق را بسمانه دختر را بگذاشت و بچ شد شیخ
 ابواسامه که شیخ حرم بود پذیرد و آنکه عم و پسر او این بانو عالییه را داشت فرایران
 می شد که مرا چهره از زبانی از حق تعالی برین کاغذ نویسد شیخ الاسلام گفت که اول مرا
 در دبیرستان زنی کردند گفتند زیان دارد چون چهار ساله شدم مراد در دبیرستان بالینی کردند
 و چون نه ساله شدم امامی نوشتم از قاضی بانصورت و از جازوی و چهارده ساله بودم که در مجلس
 بنشاندند و من در دبیرستان دب خرد بودم که شعری گفتم چنانکه دیگران را بر من حسد آمد
 و هم می گفتم که پسر که از خوشان خواجه بجای عار بماند در دبیرستان بود من بهر شعر می
 تازی می گفتم و هر چیز که کودکان از من خواهند که در فلان معنی شعری بگوئی گفتمی زیاده از آنکه
 آنکس خواسته بودی وقتی آن پسر پدر خود را گفته بود که و در هر معنی که خواهد شعر گوید
 پدر و من فاضل بود گفت چون دبیرستان شوی از دس خواه که این معیت را
 تازی کند معیت روزی که بشادی گزید روز همانست و آن روز دیگر دبیرستان
 است به من در وقت گفتم **يَوْمَ الْقِيَامِ مَا كُنْتُ فِي مَسْرَةٍ وَ سَائِرَةٍ**
يَوْمَ الشَّقَاءِ عَصِيْبَةٍ بِرَمِ الْوَحْلِ مَا دُمْتُ السَّعَادَةَ فَالْهَاجِي
بِتَرْجُحٍ عَيْشِي لَا كَرَمِيْنٍ مَرْقِيْبَةٍ و این مصرع را از وی خواستند که
 تازی کن **مصرع آب آید باز در جوی که روزی رفتم بود گفتم **لَا تَأْتِي الْمَاءُ فِي****
نَهْرٍ وَ تَرْجُوْا كَمَا زَعَمُوْا رُجُوْعَ الْمَاءِ فِيْهِ و هم می گفتم که کودکی بود در دبیرستان

روز بانی که از ایام حیات
 توان شمرده اند وی است
 که زندگانی نفس دلان
 می بود باقی ایام وی روز
 یک و دو و سه و چهار و پنج
 از ایام حیات است و
 نیست ۱۲ عفت
 دم احوال این عفت
 که در اصل این عفت
 را خواهی از یاد آدم که بود
 فلسفه است برای آنکه
 در توبه است به نفع

ساعتن عیش انانیکه
 تراند ۱۲ عفت
 قوله عبدنا الما فی نهرو
 نه جوامع یعنی در ایام حیات
 یافته بودیم آنرا را و جوی
 پس اکنون امیدی داریم
 به بازگشتن آب جان
 جوی چنانکه در زعم
 روم مشهور است
 آب زنده بگردد باز
 عو که در ۱۲ عو
 عو عو عو عو عو

ایضا بهین جمله از نفحات
 این طلب حق در دس
 ایضا بهین جمله از نفحات
 این طلب حق در دس
 ایضا بهین جمله از نفحات
 این طلب حق در دس

نیکو روی ابو قاسم نام می گفت برای دس چیزی بگوئید من این گفتم **شعر کای أَحْمَدَ وَجْهَهُ**
قَمَرُ اللَّيْلِ عَلَامَةٌ وَ كَلَّ لَحْظُ غَزَالٍ رَشَقَ الْقَلْبِ سَهَامٌ و هم می گفتم
 که در شش هزار شعر تازی پیش است که هر وزن راست و در دست مردمان و بهر بیت اجزای است
 و هم می گفتم است که وقتی قیاس کردم که چند بیت یاد دارم از اشعار عرب بهفتاد هزار پیش
 یاد داشتیم و در وقتی دیگر گفتم است که من صد هزار بیت تازی از شعرای عرب چه متقدمان
 و چه متأخران بهفاریق یاد دارم و هم می گفتم که با یاد و نگاه به مفری شدی بقرآن خواندن
 چون از آدمی بدرس مشغول شدی شش روی ورق نوشته و از بزرگوار می خوانی از دس فارغ گشتی چنانگاه
 با دس شدی و همه روز بنویستی روزگار خود را بخش کرده بودم چنانکه مرا هیچ فراغت نبود
 و از روزگار من هیچ بستر نیامده بلکه هنوز در بایستی و بیشتر روز بودی که تا پس نماز ختن
 بر نهار بودی و هم می گفتم که شب در چراغ حدیث می نوشتمی فراغت نان خوردن نبود
 و در من نان باره لقمه کرده بودی و در دهان من می نهادی در میان نوشتن و هم می
 گفتم است که حق سبحانه و تعالی مرا حفظ داده بود که هر چه زیر قلم من گذشتی مرا حفظ شدی و هم می
 گفتم که من صد هزار حدیث یاد دارم با هزار اسناد و هم می گفتم که آنچه من کشیده ام
 و طلب حدیث مصطفی صلی الله علیه و سلم هرگز کشیده باشم یکم از زینش پور بود تا زیاده که باران
 می آمدن در رکوع می رفتم و جزوهای حدیث بشکم باز نهاده بودم تا تر نشود و هم می گفتم که
 آن نیت بس که مرا با دل علم آموختن بوده از دس یعنی نطلب دنیا را بود که الله تعالی را بود
 و نصرت سنت مصطفی را بود صلی الله علیه و آله و سلم و هم می گفتم که هر روز کار من هیچکس آن نکرده
 که من اگر من است بر اندام خود نهادی گفتندی که این چیست آنرا حدیث داشتمی و هم می گفتم که
 من از سی صد تن حدیث نوشته ام که همه سنی بوده اند و صاحب حدیث نه بتبع و صاحب رای و
 هیچکس این پیش نهاده و هم می گفتم که بسی اسنادهای عالی که بگذاشته ام و ننوشتی ام که مرد
 صاحب را سه بود یا از اهل کلام که محمد بن سید بن گفته **إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دُرٌّ فَإِنْ ظَنَرُوا**
عَثَرَتْ تَالِحٌ وَ نَكَ وَ بِنِشَا پور قاضی ابو بکر جری را دس یافت و از وی حدیث بنویستم که متکلم بود
 و اشعری مذاهب اگر چه اسنادهای عالی داشت و هم می گفتم که من در تذکیر و تفسیر قرآن شاگرد

قوله کای احمد وجه
 الی آخره یعنی بانی
 احمد را روی است
 که باه شب چهل غلام
 آن روی است در لوط
 عفت ۱۲ عفت
 کلمه نیت دل را
 که شش صحت است
 نیت کلمه نیت
 قوله آخرین
 دست الخ یعنی هر
 حکمت که از من صادر
 شدی شک من

تذکره بودی ۱۲
 گفت الی این حدیث
 که علم حدیث علم حق
 است پس علم دین
 که از کس می کشیده
 نقی نظر قائل باید کرد
 و در علم عقل باید کرد
 بنسب می گفت که علم
 عقلا نظر قائل باید کرد
 چه بیشتر عقل از علم
 و هم می دانست که
 انه ۱۲ ع

خواجہ امام بھٹی عارم اگر من ویراندیدی بان باز تو استی کرد یعنی در تذکیر و تفسیر من چهارده سال
بودم که خواجہ بھٹی قنڈریان را گفت کہ عبداللہ را بنادرید کہ از وی بوی امانی سے آید
خواجہ بھٹی بن عمار الشیبانی قدس سرہ وی شیخ ابو عبد اللہ خفیف را
دیدہ بود بشیر اندویرا مجلس نہادہ بود شیخ الاسلام گفت کہ رسوم عالم بہرات خواجہ بھٹی آرد
مجلس داشتن و دین محمد با سنت موافق کردن بسبب وی تازہ گشت قاضی ابو عمرو بسطامی
بہرات آید مجلس خواجہ بھٹی آمد چون مجلس تمام گشت فرود آمد و پیش دی رفت وی بخواست
و گفت از شرق تا غرب در برہو بھر گشتہ دین ترو تازہ در بہرات یافتہ و در نیشاپور نیز با بزرگان
لغتہ بود طقت الدنیا شرفا و غرتا فوجہ دت الدین غصا بہرات قاضی
ابو عمرو بزرگ بود و امام و یگانہ جہان و فی تاریخ الامام الیافی رحمہ اللہ
تعالی ان فی سنۃ ثمان واربع مائۃ ثونی ابو عمر و البسطامی محمد بن
الحسین الشافعی قاضی نسا بوروشینہ الشافعیۃ بہار حل و مہم الکثیر
و در سئل لمدھب و املی علی الطبرانی و طبقہ و ہم شیخ الاسلام گفتہ کہ دستہ
خواجہ بھٹی عمار بیمار شدہ بود چون بہتر گشت مجلس کرد بر کرسی خود و غلام دست و سے
گرفتہ بود بر منبر بردگفت بھٹی عمار ہمہ غر خود را ازین سرچوہ یافتہ یعنی منبر و کرسی لیکن
اکنون نمی توانم پس گفت شنیدم کہ گفتہ اند بھٹی عمار را پای در کشیدند عطفی را علی ہند
علیہ وآلہ وسلم پای در کشیدند ابو بکر بجای وی نشست و ابو بکر را پای در کشیدند عمر
بجای وی نشست و عمر را پای در کشیدند عثمان بجای وی نشست و عثمان را پای در کشیدند علی
بجای وی نشست و عثمان اللہ علیہم اجمعین مرا پای در کشیدند باید بجای من نشستند
را بنجا و بر دماغ محمدان و بعدہ ان میزند شیخ الاسلام گفت کہ من آن روز پای کرسی نشسته بودم

[illegible]

نغمات الانيس

خواجہ اشارت بمن کردند که آن عبد الله گوید که دست پس از آن شیخ عموم گفت که آن عبد الله
تو بودی و دلمری که چنان بود و قی تو را در حجر کلاما ماما کیا فنی در حقه الله ان فی سنة
اشنتین و از بعد مائة تو قی لا ماما ماما عطا یحیی بن عمار الشیبانی التمیمی
نیز یکی هواته شیخ الاسلام گفت که دیدار مثل شیخ همیشه نسبتی است این طائفه را پیشین مرتبه
که این قوم را گویند آنست که گویند فلان پیر را دیده و با فلان شیخ صحبت داشته و گفت قدس سره دیدار
مشایخ را غنیمت باید گرفت که دیدار پیران اگر از دست بشود آن را در نتوان یافت آن
همیشه نبود عرفان همیشه بود دیدار ایشان نبود وفایت آنرا تدارک نبود و در نتوان یافت
شیخ الاسلام گفت قدس سره که مشایخ من در حدیث و علم و خراج بسیار اند اما پیر من درین کار یعنی در تصوف
و حقیقت شیخ ابوالحسن خرقانی است رحمه الله تعالی اگر من خرقانی را ندیدم حقیقت
ندانستمی همواره این با آن درمی آمیختی یعنی نفس با حقیقت و گفت قدس سره که در
پیر من است بیک سخن که گفت این که میخورد و میخسپد چیزی دیگر است مرا بوی پس ازین هیچ چیز
نماند که علم حقیقت مراد و دانسته شد و گفت قدس سره که غزیت خدا سلام کردم از وی بر تو
و قافله را در آن سال بار نمود و باز گشتن بصحبت خرقانی رسیدم مرا بدید گفت در آن
ای مکن ما شوکه که تو یعنی محشوقه گفت از دریا آمدی از دریا آمدی از دریا آمدی صاحب مقامات
شیخ الاسلام قدس سره گفته یعنی از دریای تفرقه بکشتی جمع آمدی جزا الله تعالی
ندانم که آن چه بود که وی گفت از غیب و گفت قدس سره که مرا از کرامات و
آن تمام بود که مرا گفت از دریا آمدی و از علم می آنکه گفت این که می خورد و میخسپد چیزی
دیگر است و گفت قدس سره که چون این سخن بشنیدم خرقانی من بودم و مرا تعظیم می داشت
در میان سخن می گفت با من مناظره می کن که تو عالمی و من جاهل من هیچ کس ندیده ام و
نشنیده ام ازین دو تن به خرقانی بخرقان و طاقی هرات و هیچ کس نشنیده ام ندیده ام که

و لکه در هر کتبخانه بودنی
و فی تاریخ عالم یعنی تاریخ عالم
که در سال چهارصد و دوم شریف شد
مقتضای داعیه جلی این عارضه شایانی
نفس با حقیقت این میان مایست
نفس و حقیقت این میان مایست
نمی توانست که در چون صحبت
وی رسیدن

[illegible]

این دو تن ویر چنان عظیم داشتند که مرا مریدان خرقانی می گفتند که سی سال است که تا بوی صحبت
 میداریم هرگز ندیده ایم که کسی را چنان عظیم کرد که ترا و چنان نیکو داشت که ترا شیخ الاسلام
 گفت زیرا که مرا بوی فرستاده بودند و گفت قدس سره که با وی گفتم ای شیخ سوالی دارم گفت
 پرس ای من هاشم که تو از وی پنج سوال کردم سه بربان و دو بدل و همه را جواب
 گفت و دو دست من در ران خود گرفته بود و از آن بخیر نغمه می زد و آب چون جوی
 از چشم وی میرفت و با من سخن می گفت شیخ ابو عبد الله الطائی قدس سره
 امام وی محمد بن فضل بن محمد الطائی السجستانی الهروی است مرید موسی بن عمر انجیری است
 عالم بوده بعلوم ظاهر و باطن شیخ الاسلام گفت که وی بیست و هشتاد و نه در عقاید حنبلیان
 که اگر من را ندیدی اعتقاد حنبلیان ندانستی و هرگز هیچکس حضرت ندیده و بهیبت از طاقی و من
 ویرا نماند و یادم و شایخ ویرا عظیم می داشتند و وی خداوند کرامات و ولایات بوده و فرست
 نیز داشت و ندیده ام که وی در کار هیچکس چنان و فرزند بوده باشد که در کار من عظیم نیکو
 من در گفته بود که عبد الله با من دوست سبحان الله آنچه نورست که الله تعالی در دل تو نهاده
 شیخ الاسلام گفت چهل سال بر بایست آمد تا من بنیستم که آن نور چیست که وی می گفت که توفیق
 الشیخ ابو عبد الله الطائی قدس سره الله تعالی روحه فی حق صغیر سنة ست عشر
 و از بجا آنکه شیخ الاسلام گفت که مرا چشم دل محمد قصاب بزرگ نموده اند اما خرقانی مرا به شناخت
 و محمد قصاب را عظیم تمام داشت و با من بیازار آمد که یا من برای پدر خود دستار چربی خرید با من نقت
 کرد و گفت سی سال است که تا اینجا می درین بازار رسیده ام شیخ الاسلام گفت که شیخ ابو عبد الله بن
 باکو تیرا شیرازی سفرهای نیکو کرده بود و شایخ جهان همه را دیده بود و حکایات بسیار داشت
 از ایشان من خود از و با انتخاب سی هزار حکایت نوشتم ام و سی هزار حدیث شیخ الاسلام گفت
 که وی ملک بوده بهمانه تصوف و از همه علوم بالصبی و می مر عظیم می داشت که کس الهی داشت
 هر که من پیش وی در آمدی بر پای فاسی و شایخ نیشاپور را چون بنی ابو انجیر و جزا و بر پا
 نمی خاست و فرست عظیم داشت شیخ الاسلام گفت که چون از وی باز گشتم خانقاه شیخ
 ابو عبد الله باکو در آمدم سه دوست بود مرا در خانقاه و یکی کی شیرازی و یکی ابو الفرج و دیگر

چون کس از این شیخ
 میانه کرده باشد
 شیخ الاسلام گفت
 که از وی فقه قصاب
 بطریق اجمال مرا
 شناخت و فقه قصاب
 تفصیل را پنج
 سال تو گفت
 الاسلام گفت
 که از این شیخ
 وی با دشمنی
 بود در صورت
 تصوف را ع

ابو نصر ترشیزی شیخ آواز داد که ابو الفرج من از خانقاه بیرون دوید و گفت که بیک شیخ گفت
 چون داشتمند ازین خانقاه بیرون شدم من چه گفتم ترا گفت گفتی که بسفر می شود و دوست
 نه سفر است و نه سفر بابت و نیست وی آنرا است که حلقه گرد من در نشیند و وی زیو نیکو
 من گفتم کاش باری این سخن آن وقت بگفتی تا این همه رنج و سفر سود آندی لیکن خرقانی را
 می بایست دید یعنی سفر من برای آن بود شیخ ابو الحسن بشیری بخبری قدس سره
 شیخ الاسلام گفت وی از پیران من است ازین مشایخ که من دیده ام سه تن به بودند خرقانی
 و طاقی هر دو جاسوس لعلوب بودند و ابو الحسن بشیری و وی فقه بود در روایات و صوفی بود
 و مشایخ بسیار دیده بود چنانکه می بایست دید و سخن و سماع از ایشان باز دانست گفت
 مشایخ حرم دیده بود چون شیخ سیروانی و سرکی و ابو الحسن جصم و ابو بکر طوسی و ابو عمر و نجید و
 دیگر مشایخ وقت و شاکر و شیخ ابو عبد الله خفیف بود و حصری و نوری و ابو زرعه طبری و دیگر
 کا کا ابو القصر کبشتی قدس سره شیخ الاسلام گفت که وی مرد بزرگ بوده در ایام
 من بوده اما نه بابت پدر من بوده و مرا بوی نبرده و من خرم بوده ام روز آینه پدر من را پیش
 پیران بروی نهادست بسمر من فرد آور دندی و پیش ابو القصر بروی دوی هم در مسجد بود
 زیرا که وی مرد ملا متی بوده و پدر من قرآنا شیخ ابو الحسن قیسه ساز و برادر وی شیخ ابو محمد
 خادمان و مریدان کا کا ابو القصر بودند پیران روشن و بالخرمای عظیم بودند و همه مریدان
 ابو القصر چنان بودند که ایشان را خرمای عظیم بود و دو حکایت از وی کردند کا کا احمد
 سنبل فر برادر وی محمد خورخیز رحما الله شیخ الاسلام گفت که کا کا احمد سنبل ملاز
 برادر خود بود محمد خورخیز و باطن نیکو تر داشت و برادر وی پاک تر بود و ظاهر و باطن نام تر و
 در ویش بود بغایت و خداوند کرامات و ولایات و در کار من دور فرابود ابو منصور
 محمد الانصاری قدس سره وی پدر شیخ الاسلام است و مرید شریف حمزه و عقیلی و خدمت
 ابو المظفر ترندی کرده بود شیخ الاسلام گفت که شیخ احمد کوفانی مرا گفت که این همه بگوید که عالم
 بکشتی چون پدر خود ندیدی شیخ الاسلام گفت که من هفتاد و اند سال علم آموختم و نوشتم
 در پنج بر دم در اعتقاد اول آن همه از پدر خود آموختم لیکن قرآن و صادق و متقی را با هر

ای شیخ بخبری
 کبیری موصوفه
 سکون سن ع
 و کبیرین موصوفه
 کبیری و شیخ ع
 عفت ع
 هر دو جاسوس لعلوب
 بودند یعنی شرف
 بودند و ملازم
 کبیری یعنی با
 موصوفه و سکون
 سین موصوفه
 تالی شاه و قایمه
 سکون خورخیز
 بنفخ فای خورخیز
 سکون را
 موصوفه و شیخ موصوفه
 عفت ۱۳

اگر کسی از چنان نتوانستی بود و نتوانستی در زید که وی و هم شیخ الاسلام گفت که پدر من من سوری
 داشت عظیم را گفته بود عبد الله چند چون گوی که فضل عیاض و ابراهیم و هم از توفیق الید ابراهیم
 و هم وی را خوابی دیده بود با من نمی گفت اما میگفت هر روز توبه می کنم رست می آید شیخ الاسلام
 گفت پدر من در مجردی وقتی صفائی داشته بود و فراغت دل و در زن و فرزند افتاده بود و آن از
 دست وی بشده همواره اظهار ملالت میکرد و تنگدلی می نمود و با ما وقتی در آن تنگدلی گفت
 میان من و شما دریای آتش باد اما چه گناه کرده بودیم وی زن خواست و فرزند که روزی
 در آن تنگدلی از دکان برخاست و سبحانک اللهم گفت و دست از دکان برداشت و بیخ
 رفت پیش پیر خود شریف حمزه عقیلی در تاریخ شهبان منته ثلثین و اربعه ای از دنیا برفته در
 بلخ دفن کرده اند نزدیک شریف حمزه عقیلی ابو منصور سوخته رحمة الله شیخ الاسلام گفت
 که با منصور سوخته پیری بود در قمن ز وقتی خویشان را فراسوختن داد و از بهرادی سوخت و او را
 سوخته نام کردند مردی صادق بود با صلوات و تقی شیخ احمد حشمتی و برادر وی
 خواجه اسمعیل حشمتی قدس سرهما شیخ احمد حشمتی غیر ابو احمد ایدال است زیرا که وی مقدم
 است و شیخ الاسلام ویرانمیده بود و غیر خواجه احمد بن مودود است زیرا که وی متاخر است
 و شیخ الاسلام را میده شیخ الاسلام گفت من هیچکس ندیده ام قوی تر در طریق ملامت و تمام تر از
 احمد حشمتی و حشمتیان همه چنان بودند از خلق بیباک در باطن مساوات جهان بسیار بسیار بدینجه بود
 و باز گفته که از خود در آن خلاص تمام ندیده بود همه احوال ایشان با اخلص و ترک ریای و هیچگونه حسد
 روانه داشتند و در خیر تا بهما و آن چهره و شیخ احمد بن ابراهیم بود و غیر او را شیخ الاسلام گفت که
 احمد حشمتی بزرگ بوده و در تعلیم داشتنی حضرت هادی که هیچکس از دانشی و نادای و پیشین کسی که می سفید خود را در
 پاس من میدوی بود و در آن وقت شیخ ابو نصر طاقانی شده بود و این بیت از وی فیه بلیت درینا که
 ترا نشتر همی چندان شمرده اند ازین پندار گوناگون ازین دانش پشیمانم البیت شیخ الاسلام گفت که
 من هیچکس ندیده ام بهیدار و فرست چون برادر احمد حشمتی وی خدمت من کردی و در تعلیم تمام
 داشتی من در قمن در مجلس می کردم و از مجلسیان من کسی بود که با وی صحبت داشتی و سخنان من
 وی را بازمی گفتی وی میگفت که این دانشمند شما از کوی است خدای دانند که از آن سخن می رود و در آن مجلس

سلامه بجهانک
الهم بلغت
مستحب است
بعد از نماز بفرستادن
از مجلس گفتن
جهانک اللهم
و بگردانم
اللا اله الا انت
و اتوب الیک
سلامه
یعنی طبع
آن که در آفرینا
حاصل شود
سابع

یعنی از طبع آن سخن می‌راند و اینست پس از آن مراد دعوت کرد همه دنیا به خود برین باشد پس از آن در سر راه
و برت نباد آن شدیم دی مرابو در سر کار از آنجا بود و بود و بفرموده با نگر از یاران چشتی است و دی صاحب
فرست عظیم بود و آن وقت که نبی از آن رفیق زمستان بود و شصت و دو تن از مشایخ نواحی همه آنجا جمع
آمده بودند چهل و اند روز من سخن می‌گفتم ایشانرا و بسط و افشار علم حقیقت دل از آنجا بود و هیچکس از
ایشان با من برابر نرفت و همه خداوندان ولایت و کرامت و فرست بودند و ایشان زنده بودند
هیچ ترکمان بخراسان نیامد چون ابو حفص بغدادی که چشم و گوش فرا سخن من میداشتند بود
دی خداوند کرامات ظاهر بود و بعد شیخ الاسلام گفت که اگر ابو حفص بغدادی زنده بودی
شما جامه خود را از وی در کشیدی و در وی ننگیستی و من ویرا سید و بزرگ میدیدم
با کرامت ظاهر و فرست عظیم دوستی از دوستان او بود و دوستان او پوشیده باشند
از غیرت او تا دوستی نبود از دوستان او را نشناختند چون بشتر
بگو ایشان که کبوتر خان بسخن دے فردا آنچون احمد مرعانه و احمد کا و ستانی که
بر شاخ توت رقص میکرد چهل و اند روز از آنجا بودیم هر روز همان کسی دهنار و دست
جامه فتوح رسیده بود از آن جز کنه سجاده بجانم نیاردم روزی در آن ایام سماع میکردم
و در آن شور می‌کردم و جامه پاره می‌کردم چون از سماع بیرون آمدم بمسجد جامع شرم در خار سماع
بودم که یکی از ایشان فراز آمد مرا گفت آن جوان که بود که با تو در سماع میگشت گفتم چه گونه گفت
نوجوانی شاخ نرگس را از دست با تو می‌گشت در سماع هرگاه که آن نرگس بفریادی تو می‌داشتی تو در
شویدی و بی طاقت تر شدی در سماع گفتم کس را گوی دیگر پس از آن نوزده گز با هم نرسیدیم مگر با حفص که
بموضع من و دوستان آمد بود که بخواست رفت از دنیا و در آن محفته برفت و بر لبش کوفتانی در مجلس
الملا و اهل حق حاضر گفت و داشتند از آنجا اینجا آمدی بنشین که من اینجا نیز با تو ام و در سخن بر من بنشین
حرفی گفته نیامد با خود می‌گفتم که آن چه بود هرگز دیگر جیانی باشد تا در من باین آید رسید که گفتند این
مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَكْثَرَ مِمَّا يَتَّخِذُ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَكْثَرَ مِمَّا يَتَّخِذُ
شیخ الاسلام گفت که شیخ احمد حاجی از پیران نیست شیخ حصری را دیده بود و با او سخن می‌زد و می‌فرمود
از شیخ و از ایشان حکایت میکرد و بر گفتم که از حصری هیچ چیز یاد داری گفت بایکی از مشایخ بصری

این قولیه بلبایان
 شدیم نفیج نون و
 بای بود و ذال
 بجز از نون هر است
 یعنی بعد
 از کلمه بیارن بیرون
 آمدیم در سخن از
 یقینت بر من
 بسته شد
 یعنی بعضی جوان
 هستند که از غیر
 خدا بمتایان
 گریزند از
 براسه خدا ۱۲

لذت می یا بد یا بنده توجیه یا بد قبر لیست فوشجه بخیا بان ست چون و س برفت اورا یاران بودند
 بر سر قبر و خاکلی ساختند در بام خانه چهارطاقی و در آن می بودند تا یک یک می رفتند و در هر
 می دفن می کردند و محمد بن عبد الله تعالی شیخ عمومی گفت که این قبر فلان تار و فرش است و این آن
 فلان و بن می نمودی قبر و یاران و بر شیخ الاسلام را خوش می آمد و می پسندید و موافقت
 و استقامت ایشان را و گفت که محمد بن عبد الله گاه گفت که همه نیکوئی که خود را می بینم سبب
 آن دائم که لیست فوشجه با من رازی کرد مزه آن در حلق من فروخته لیست فوشجه وقتی بود
 بهر غرق شده می طپید گفت آئی اکنون مرا گفستی برگ آمدن ندارم اگر اسلامت می بین
 آری سه بار ترا بخل خواهم نمودم گفت از آن برستم نه سالست تا آنکه که بخاتم نمی توانم بود
 گویم احد مولی گویند آنم که تو می گویی دانی که احد کبیت مرا باز بسر برد محمد بن عبد الله
کا و ر هر وی قدس الله سره العزیز بزرگ بوده است ازین قوم در هر
 و صاحب کرامات ویرا در تاریخ آورده اند و **هو محمد بن عبد الله القضاة**
الکفر و من فیکان مشایخ هرات من افعی الشیخوخة و وفیه و احسنهم
حدیقا و خلقا و طریقة و خواجه ابو عبد الله بوفیل بوی ارادتی داشت عظیم و بزرگ
 و س کارها کرده بود وقتی ویرا گفت خواجه این همه می کنی آخر تو مرا بدر شهر بیرون خواهی کرد
 گفت من گفت تو روزگار س بر آمد و می رئیس هری بود محمد بن عبد الله گاه در سخن نیکو میگفت
 در معاملات و ترک دنیا و در دلبا اثری کرد و مردمان دست از دنیا داشتند و از ملاک خود
 بیرون آمدند خواجه ابو عبد الله ویرا از شهر کسبل کرد و گفت باید رفت از شهر بخوالی شهر هراتی
 که می خواهی میرد که سخن تو مردمان را زیان می دارد یعنی چون مرد دست از دنیا بدارد
 سلطان بریده گردد و خواجه ابو عبد الله بوفیل چهار سال خدمت شبلی کرده بود بی سوال و مال
 عظیم بروی لفق کرده بود شبلی ویرا جواد خراسان گفتی خودی حافظ بود و فقه و کثرت و شیخ
قدس الله سره العزیز شیخ الاسلام گفت که ش پیری بوده در ویش بزرگ و
 خواجه در ولایت دفر است هم بگا زنگاه مادر قبرست روزی خواجه ابو عبد الله بوفیل بوی رسید
 و در آن روز که رسید به بکا زنگاه مادر قبرست روزی خواجه ابو عبد الله بوفیل بوی رسید

ما سواسه ساقط گردد
 عبد الله بن عبد الله بن عبد الله
 محمد بن عبد الله بن عبد الله
 هروی است از
 جو از دکان مشایخ
 هرات است از
 ترین مشایخ است
 خود و ده و از جمله
 ترین مشایخ است
 روی سیرت و خلق و
 دوش ۱۲ اسله قله
 خدمت شبلی بنی از شبلی
 استفسار شیخ
 از جهت تنظیم و بی
 در اینصورتان و بیرون
 راسه مطهر و
 با س موحده و
 سکون نون و جیم
 عفت علی
 قوله کثیر بود سینه
 حدیث بسیار یاد
 داشت یا وی را
 حال بسیار بود و ظاهر
 است ۱۲ ع

توجه به بزرگوار
 شیخ بنی بوفیل
 و در آن روز که رسید
 و در آن روز که رسید
 و در آن روز که رسید
 و در آن روز که رسید

گفت پس بوفیل کی بود که تر افتادند و می نشاندند خواجه بسیار بود و دانست که مرد بزرگ است گفت ای شیخ تو را بد بود
 که تر افتادند و مرا فرود نشانند گفت ای پس بوفیل هیچ چه مزه دکشته باشد که مرا
 بر نشانند و تر افتادند و می نشاندند که می گفت که امیر خراسان ویرا گرفت و بقلعه قلانت برود و طاقی
 کرده در هر آورده تا آنجا برفت خواجه خیر چه قدس سره العزیز شیخ الاسلام گفت که خیر چه
 غلامی بوده بگا زنگاه در قبرست خواجه می از می چیزهای دید و کرامات عظیم از وی مشاهده
 می کرد و می را از او کرد و بگا زنگاه آمد و آنجا خاکلی ساخت و مقام کرد شیخ الاسلام گفت که
 من پس خواجه ویرا دیده ام و در از وی حکایت کرده وی گفت که وقتی مردمان باران طلبیدند دعا کرد و باران بارید
 آمده بود و وی بر سر تل سینه شده بود وی گفت خداوند امیر کریم باید سم ده و هر کار از باید زرده و هر کار نظام باید
 و زمین و هر چه باید بدیده خیر چه را می تو پس شیخ الاسلام گفت که حال آن که ارحل غیرتست اما اختیار حق سبحان
 بندگان را بسبب علت است بلال را آنکه غلامی بوده حبشی بخواند و بوجیل و عقبه و قیبه را که ساتات مک
 بود و در برانده وی چه کرد و اینان چه کردند هیچ همه بنایت و قسمت او باز بسته است و کس در آن سخن نرسد
 شیخ الاسلام گفت که چون کسی بیمار بودی یا در وی راشتی بخیر چه شدی تا وی احمد بن خواندی و بد میدی
 در حال راحت پیدا می و وقتی دانشمندی را در دزدان گرفت بوی شد احمد بن خواند و بد میدی
 پشیمان آن دانشمند گفت خیر چه احمد بن راست می خوانی آن را بر تو راست گفتم گفت نه تول خود را
 راست کن فی الحال در دزدی مستولی شد پس تمنع نمود باز احمد بن خواند و ساکن شد و شفا یافت
 شیخ الاسلام گفت که من از خرقانی **الحمد لله شنیدم** که دس ای بود **الحمد لله** نه
 توانست گفت و وی سید و غوث روزگار بود **ابو عبد الله احمد بن ابو عبد الله محمد بن**
بن نصر المالیینی رح می از مینان مشایخ هرات است از اقران شیخ محمود با و س
 حج اسلام کرده بود و مشایخ حرم را دیده و صحبت داشته عالم بوده معلوم ظاهر و باطن بود و در
 و توکل و یگان روزگار و خبر بد و ترک دنیا سخن کرده و سخن ویرا در دایما آخر تمام بود می صاحب
 که است و ولایت بوده یکی از اصحاب وی عبد الله بن محمد بن عبد الله رحیم بوده است و س
 گفته است شیخ بن ابو عبد الله احمد روزی مرا گفت برو بکه و فلان کس را بگوئی که خیرین کن
 من گاه چند مرید استم خود را در که یا فتم آن پیام بگزارد و م بدان کسی که گفت بود

دانشمند
 و در آن روز که رسید
 و در آن روز که رسید
 و در آن روز که رسید
 و در آن روز که رسید

دیش از نماز دیگر نماز که شیخ در آمد آنوقت که آنجا رسیدم خواستم که حج گزارم آن کس که پیش
 من رفته بودم گفت بروی شیخ را خلافت کن و اگر نه باز نتوانی گشت و سه ماه در راه بمانی و در
 راه این هرات است شیخ الاسلام قدس سره در احوال حال بسیار زیارت و سه رسته
ابو نصر بن ابی جعفر بن ابی اسحق الهروی انجمنه یادی و قیل ابو نصر محمد
 بن احمد بن ابی جعفر عالم بوده معلوم ظاهر و باطن و فقیه و در کار و جاهل از کرمان بوده و بسبب
 توبه وی آن بود که روزی شخصی فتوی آورد که چه می فرمایند ای که دین درین مسأله که شخصی در
 جوانی چوبی چند از روی غضب بر دراز گوش زود آن دراز گوش روی باز پس کرد و گفت
 ای خواجه این خشم تیر بر من مظلوم رانده گیر اما فردا از عهده این خشم راندن چون بیرون خواهی آمد
 اکنون بیست سال است که آن شخص می گردید حالا آب چشم دی کنون بدل شده است طهارت و نماز وی چه باشد چون ابو نصر این فتوی خواند از بیست آن سخن بیوش شد چون
 بهوش آمد احرام صحبت آن شخص بست چون بمنزل دی رسید وی در آن گریه و اندوه از دنیا رفت و
 پیر دیدار وی نورانی و موی و ریش سفید و خون از دودیده دی و دیده بر روی خشک شده
 ایامی خندید ابو نصر را از خنده دی عجب آمد تکفین و تجیز وی کردند و نماز گزارند چون ابو نصر را انجا
 باز گشت گریان پیر بوی رسید گفت ای جوان چرا می گری گری از کتاب الله بتو رسیده
 است که آن کار کرده اما این گریستن تو بگریستن و من سوختگان می ماند دل و خشکان آن
 پیر گفت و بگفت ابو نصر در دود و دوسوز بر سوز بفرود از هر چه در آن بود بیرون آمد و سفری
 سیاحت پیش گرفت و گشت کسی صد پیر را خدمت کرد و صحبت خضر علیه السلام دریافت
 در حرم که مدینه و بیت المقدس و غیر آنها را یا ضاات کشید و عبادات کرد در آخر هرات مراجعت
 کرد و عمر وی بعد و بست و چهار سال رسید و در شصت و هشت سالگی از دنیا رفت و قبر وی در انجمنه یادی است
 هرات **مجدالدین طالع قدس سره** العزیز که در دی از
 اهل عسکر بوده در ترک و تجرید و توکل لیکن بوده در دیش محمد جگر که کی از ابدال بود و در جامع هرات
 بسر بردی روزی در مسجد خفته بود که کوزه آب بیخته بود خادم مسجد آنجا رسید پنداشت که دی بول کرده
 است ویرا چندان بزود که اعضای وی مجروح گشت چو گری بزد بیرون رفت مسجد از چوب بود آتش

ساده قیل
 ابو نصر بن جعفر
 گفته اند ابو نصر
 کینه دوست
 و نام وی محمد
 پسر احمد بن ابی
 جعفر است
 قیل از او بزرگ
 به شیخ توبه
 زیارت کنند
 و آن ترک
 چونید
 در ویش
 بینه حج
 سازنده ۱۲۸۰

اکرام

در

ج

پیرا شد و مسجد بسوخت و از انجا باز آری که آنجا باز از جمله فروشان گفتندی در آن سلطان مجدالدین
 طالع را از آن خبر کردند و در عقب چو گردان شدند چون بوی رسید گفت چو گرد شهر مسلمانان را چرا
 می سوزی چو گرد باز گشت و آب چشم خود بر آتش افکند آتش فرو مرد و ناپدید شد و این باغی
 گفت رباعی آن آتش دو شین که برافروخته بود و او سوختن از دل من آموخت بود
 گر آب و چشم من ندادی یاری چه جلد فروشان که بهری سوخته بود و گویند وقتی سیل آمدند یکشت
 که هرات را پیر مجدالدین طالع را پیر مجدالدین طالع بر نزد گفت خر قه مرا پیش سیل نهید چنان کردند فی الحال
 سیل باز گشت امام فخرالدین رازی در وقت وی بوده است و صحبت وی تبرک و تقرب
 جستی چون ویرا وفات رسید در اندرون شهر هرات میان درخت خشک و فیروز آباد دفن کردند
 و شیخ محمود اشنوی رحمه الله تعالی که صاحب رساله غایت الامکان فی معرفه الزمان و الامکان
 است در گنبد مقبره وی مدفون است و این شیخ محمود از اصحاب ملائکه مولانا شمس الدین محمد بن
 مجد الملک دلی است رحمه الله که از اکابر مشایخ و محققان است و سخن در حقیقت زبان تحقیق آن
 چنانکه در مصنفات وی مذکور است در مصنفات دیگران که یافته میشود ابو عبد الله مختار
 بن محمود احمد الهروی قدس سره العزیز وی از بزرگان مشایخ هرات است جامع بوده
 میان علم ظاهر و باطن صاحب کرامات و ولایت بوده است گویند که در لوح قبر وی چنین
 یافته اند که در سنه سبع و سبعین و مائتین هجری برفته از دنیا وی گفته است که طعام چنان خور که
 تو او را خورده باشی نه او ترا که اگر تو او را خوری همه نور شود و اگر او ترا خورد همه دود گردد و جامه
 چنان پوش که رعونت و فخر و خیلار او نهاد تو بسوزند آنکه آتش آن علمها را برافروزد و همی گفته که
 در هر کار که باشی چنان باش که اگر عزراکیل ترا دریا بدانان کار ترا بکار دیگر نباید شد و در آن کار همه
 حالات تو با تو باشد اگر چه طعام خوردن بود یا عملی مباح و باید که در باطن خالص باشد و در نیت
 روان فعل رضای حق بود بجهان تعالی و نگاهداشت شرع و همی گفته که اصل عبودیت آنست
 که چنان باشی بظاهر که از تو همه شرع ظاهر بود و چنان باشی بباطن که در تو یا دیگر انجانی نبود
 و ویرا اصحاب بسیار بوده اند همه صاحب ولایت و کرامت چون ابو علی بن مختار
 العلوی الحسینی رضی الله عنه و از وی کرامات بسیار و خوارق عادات بسیار منقول است وی

و سب
 خشک
 در دانه
 و کشت
 ۱۲۸۰

بشریت است اندیشناک شد که خرقه پدید آوردن از دست و هم آن جوان گفت ای خواجه امانت بخیر
روان باشد خواجه ابو طاهر را وقت خوش شد برخواست و آن خرقه را که شیخ ابو سعید بدست خویش
میخفت نهاد و تا آن روز آنجا بود و بیاورد و بر سر آن جوان فرو انداخت و گویند آن خرقه را بیت
و در وقت از مشایخ پوشیده بودند و در آخر شیخ الاسلام احمد حواله شد و بعد از آن هیچکس از آنست که
آن خرقه کجا شد بزرگان گفته اند که چهل مردی شدند که ارادت ایشان بشیخ بود قدس الله تعالی
سره از آنجا که یکی شیخ الاسلام احمد بود و یکی خواجه ابو علی و دهانها که مراد ابو علی فارسیست و هر دو معروف
و مشهور اند در عالم و یکی ازین طائفه گفته که خواجه ابو علی را بر خاطر ناواقف کردند و باظهار آن باذن
بنود شیخ الاسلام احمد که بر خاطر ناواقف کردند و هم بر ظاهر باظهار آن باذن بود از حضرت
شیخ الاسلام احمد پرسیدند که مقامات مشایخ شنیده ایم و کتب ایشان دیده ایم و هیچکس شایسته آنست
که از شما طاهری خود ظاهر نشده است فرمود که مادر وقت ریاضت هر ریاضت که دانستم که اولیای
خدا تعالی کرده بودند بجای آوردیم و بران مزیدی نیز کردیم حق سبحانه و تعالی بفضل و کرم خود هر چه
پراگنده بایشان داده بود یکبار با احمد داد و در هر چهار صد سال چون احمد شخص پیدا کرد که آنرا
ایزد تعالی در باب او این باشد که همه خلق بینند خدا این فضل را بر حق تعالی عطا فرمود و شیخ الاسلام گوید که
از هدایت حال ایشان سوال کردم فرمودند که من بیست و دو سال بودم که حضرت حق سبحانه و تعالی
مرا توبه کرامت فرمود و بسبب توبه من آن بود که چون توبت و در اهل غسق و فساد من رسید شهنشاهی
بود و حریفان و دو طلبه داشتند من گفتم شهنشاهی است چون باز آید و در بهار حریفان گفتند با تو وقت
نی کنیم شاید که او بر تو آید گفتم سهل است چون بانگید اگر مضائقه کند دوری دیگر بهر چه چون شهنشاهی
مضائقه کرد و دیگر طلبه داشت چون بوثاق من آمدند و طعامی بکار بردند کس نخانه رفت تا آخر کرد
تمام خنماهی یافت و در آن خنماهی چهل خم بود و تعبها که تمام این چه توان بود و آن حال از حریفان بیان
داشتند و از جای دیگر خبر آوردند و در پیش ایشان نهادم و من تعجیل تمام در از گوشه در پیش کردم و بجانب
روان شدم که آنجا خنماهی تاز و در تیر بیاوریم و در از گوشه را بار کردیم و از گوشه رفتن کنیدی
می کرد و من ویر ساخت می رنجانیدم تا زودتر باز آیم که دل بفرمان علقه داشتیم تا گاه آواز
سخت بگوش من رسید که احمد این جوان را چار نیمی داری ما را و فرمان نمی داریم تا بروی

از شهنشاهی خواهی قبول نمی کنند ما چار عذر نمی خواهیم تا از تو قبول کنیم روی بر زمین نهادم و گفتم
اگر توبه کردم که بعد ازین هرگز خنماهی فرما ده این در از گوشه را تا من بروم تا هر دو آن قوم
نخل نگردم در حال در از گوشه روان شد چون خنماهی ایشان بروم قدحی پیش من داشتند گفتم من
توبه کرده ام ایشان گفتند احمد برامی خنمی یا برو خود اهل حلقه بگوشگاه آوازی بگوش من رسید
که ای احمد لیسان و بگوش و همه را ازین قبح بچشان بستدم و بچشیدم شهنشاهی بود با حق سبحانه و تعالی و همه
حاضران را بچشانیدم در حال توبه کردند و از بهر پراگندیدند و کسی روی بچیزی نهاد و من و الله دارم
بکوه آوردم و بعبادت و ریاضت و مجاهده مشغول شدم چون بچشیدم که بگویم در خاطر من دادند که احمد
راه حق چنین روند که تومی روی قومی صاحب فخران را را کرده که حق ایشان در ذمه توبه واجب
است و ایشانرا ضلع گذاشته بعد از آن حاضر می دیدم که در خانه توبه بیرون از چیزهای دیگر چهل
خم است که در آن خنما بوده است هر چه دارند گو بروی خرج کنید چون دانستی که چیزی دیگر فاند
آنگاه بفرمان ایشان مشغول شو چون ساعتی برآمد بخاطر من فرود آمدند که احمد نیکو روزه بای
در راه حق سبحانه که توکل بر خنما می کنی راه غلط کرده چرا توکل بر کرم حق سبحانه و تعالی کنی تا او صاحب
فخران ترا از خزانه فضل خود روزی رساند که رزاق بر حقیقت اوست تو تکیه بر خنما کنی نیک باشد
صغری غلیم بر سر من نه و بخود از کوه در آمد و همه خانه رفتم و عصای در گردانیدم و چهار انگشت
گرفتم شهنشاهی را خبر کردند که احمد از کوه در آمده است و جنون بروی غالب شده چهارامی شکند
می ریزد شهنشاهی کس فرستاد و در از خانه بیرون آورد و در پایگاه اسپان باز داشت من بر سر آخور
اسپان نشستم و دست بر هم می زدم و این بیت می گفتم **بیت** اشتربخاس می بگردم و سر گرده
تو نیز ز مهر دست گودی برگرد اسپان سر از علف برداشتند و سر بر دیوار زدن گرفتند و آب
از چشمهای ایشان روان شد ستور بان بدید برفت و شهنشاهی گفت دیوانه را آورده اید و در پایگاه
اسپان باز داشته اید اسپان حلقه دیوانه شدند و دهان از علف برداشتند و سر بر دیوار زدن گرفتند و آب
در از بیرون آورد و از من علقه خواست من بجانم کوه باز گفتم و چند سال بیرون نیادم و حق
سبحانه و تعالی از خزانه فضل خویش هر بار که از صاحب فخران مرا بکن گندم بداد
که در زیر بالین ایشان پدید آید چنانکه همه را کفایت کردی و اگر همان نیز برسد ندی همه را

نخل

فراموشی بلکه چیزی بسیار می خواهم بواسطه آنکه مرده بزرگ بود و مالدار و باخوری گشته
 مرا عادت افتاد که هر چه داشتم بیکه از دست من رفت حال با صفا از رسیدن عیال بسیار داشتم
 و هیچ کسی نمی دانستم پیوسته بخدمت علما و مشایخ و مزار با می رفتم و استقامت می کردم
 کما قلت احتیاج بخلاق ندانستم روزی در مسجدی نشسته بودم غلامی و تنگ پیرم از در آمد و
 دو رکعت نماز بگذارد پس بنزدیک من آمد و بر من سلام کرد و بیست و یکم از سوره بر من
 مستولی شد که پس خوانی و میب بود پس پرسید که چرا تنگ کنی قصه خود با من بگو گفت احمد
 بن ابی اس که درین کوه است می شناسی گفتم مراد دست و پیرینه است گفت بر خیز و بنزدیک دی
 برو که مرد صاحب کرامات است باشد که در خود را از وی درمان یابی روز دیگر بر خاستم و پرسید
 رفتم سلام کردم جواب داد و پرسید که حال تو چیست گفتم پیرس و قصه خود با من بگو گفت فرمود چند
 روز است که خاطر ما بتوی کشید و انتم که ترا کاری افتاده است برو و خاطر مشغول دار که حق تعالی
 سهل گرداند قبول کردم که مشرب در وقت مناجات بر حضرت حق تعالی عرض دارم تا چه جواب یابد
 روز دیگر با ملا بخدمت او رفتم چون چشم مبارک او بر من افتاد گفت پیشتر آمی که حق سبحانه قضا
 کار تو راست آورد پس فرمود که هر روز کفایت ترا چند بایگفت چهار دانگ فرمود که هر روز چهار دانگ بکن
 حواله کردند می آید می برو بعضی از افاضل در آن مانده گفته است بلیت بواسطه آنکه گریه و چپ
 سر مضطر به بخشا و بر و کرامت احمد در بر کردند و از کفایتش کجهر هر روز چهار دانگ می آید و بر
 پیش آن سنگ رفتم پاره زردیدم از سنگ بیرون آمده برداشتم و بخدمت شیخ رفتم و گفتم من پیچیده ام
 و اطفال خرد دارم چون من نمانم حال ایشان چگونه بود فرمود که تا خیانت نه کنند از فرزندان
 تو هر که بیاید و از بعد از وی مدتی فرزندان می بردند چون یکی از فرزندان او خیانت کرد و دیگر نیافتند
 وقتی حضرت شیخ را عزیمت بهرات شد چون بده شکبان رسیدند جمعی از بزرگان که همراه بودند
 پرسیدند که حضرت شیخ بهرات در خواهد آمد شیخ فرمود که اگر بزندنی که مشایخ ماضی شهر بهرات را با آنچه
 انصاریان گفته اند این خبر بجای بر بن عبد الله رسید گفت که ما برویم و شیخ الاسلام احمد را بروش
 گیریم و بشهر آوریم پس فرمود تا محفه پدری شیخ الاسلام عبد الله انصاری را بفرستند و چون آوردند
 و در شهر منادی کردند که همه اکابر با استقبال شیخ کمال احمد بیرون آیند چون بده شکبان رسیدند

و بخدمت حضرت شیخ درآمد و نظر مبارک می برایشان افتاد و بر جای خود نماندند و حالت های عظیم
 پیدا آمد و روز دیگر محفه در آوردند و استدعا کردند که قرار بر آنست که شمارا بروش بشهر یریم
 گرم فرمایند و در محفه نشینند حضرت شیخ اجابت کرد و در محفه نشست و دو بازوی پیش محفه را
 شیخ جابر بن عبد الله و قاضی ابوالفضل یحیی برگرفتند و دو بازوی پس امام طهیر الدین زیاده
 و امام فخر الدین علی هینم برگرفتند و روان شدند و هیچکس نگرفت و دادند حضرت شیخ خاموش
 می بود تا ساعتی برگشتند پس فرمود که محفه را بنهید تا سخن بگویم چون محفه را بنهادند فرمود که
 شامی دانید که ارادت چیست گفتند بفرمایید گفت ارادت فرمان برداریست همه گفتند بی فرمود
 که چون چنین است شما سوار شوید تا دیگران محفه بردارند تا هر کسی را فیسی باشد اکابر سوار شدند
 و دیگران محفه برگرفتند چندان خلق از شهر در دستا آمده بودند که بسیار کس بود که نوبت محفه بر نداشتند
 نرسید چون بشهر رسیدند و خانقاه شیخ الاسلام عبد الله الانصاری نزول فرمودند در
 شهر بهرات مردی بود نام او شیخ عبد الله زاهد مدت سی سال روزه وصال داشته بود مشهور
 و معروف بود و صاحب قبول و یکی از خواجگان فرزند خود را از راه ارادت بکلمه می کرده بود
 و دوازده سال در خانه وی بکرمانه بود چون شیخ الاسلام احمد بهرات رسید آن زاهد ضعیفه
 خود را گفت که جامه من بپار تا بنزدیک شیخ احمد روم کمی گویند و در برگشت تا بگرم که حال
 او چیست ضعیفه گفت زنه را اگر از راه امتحان خواهی رفت مرو که او آن مرد است که تصور کرده
 و اگر رد دل داری که آنچه او فرماید فرمان بری و بجای آری برو و اگر نه گرد او گرد که زبان کنی
 زاهد گفت برو و جامه بپار که تو ندانی جامه در پوشید و بخدمت حضرت شیخ آمد و سلام کرد و حضرت جواب
 سلام داد و فرمود که چون حرم سلام ماکروی می دانی که آن عورت با تو چه گفت فرمان خواهی برد
 زاهد گفت چون راست می گویی چون فرمان ببرم فرمود که باز گرد و گذر بر گوی سنگین کن بر دکان
 محمد قصاب هر روزی گورانی گوشت بز بخته است بستان و قدری و شتاب روغن از بقال
 بستان و در دست گیر و بخانه ببر که من بکلمه بگویم که تا از آن گوشت
 غلبه سازند و از آن روغن و دوشاب شیرینی سازند و آن عورت اظهار کن آنچه در این روزها سال
 بر تو واجب بوده است و بجای آوردی بجای آوردی غسلی بر آرد ساعت هر چه در این چند سال

یعنی هر که
 بر دارد
 اینجا
 در این
 از کبر
 ۱۲

رحمه الله روی صحبت و اخضر بوده است علیه السلام و شیخ الاسلام احمد رابادی مؤلف
تمام بوده و بیوی می رفته است شیخ الاسلام احمد گفته است که روزی نفس زرد آلوده است
گفتم که یکسال تمام روزه داری ترا زرد آلوده هم قبول کرد چون سال تمام شد نفس گفت من آن چنان آلوده
تو نیز بوعده خود وفا کن آدمم به رزوی که از پدر میراث بود رفتم دیدم که شغال زرد آلوده بود و چنان است
افکنده بر دوشم و پاک می کردم نفس فریاد برآورد که احمد پاک می کنی چه خواهی کرد گفتم ترا خودم را با تو
زرد آلوده قرار داده ام این هم زرد آلوده است بیش ازین نیست که برده جانوری گزیده است
نفس گفت با تو عهد کردم که بعد ازین از تو هیچ آرزو نخواهم این من مدغم گفتم راست آمد اکنون برو آنگاه
چند از درخت باز کردم و تالی چند بخوردم و تالی چند در آستین نهادم و بخدمت شیخ ابوطاهر گفتم که
بیر صحبت من بود رفتم در پیش روی نهادم وی ساعتی در فکر گشت پس گفت احمد بار زرد آلودی
وقف آورده گفتم ای شیخ وقف نیست از درخت ملک خود بدست خود باز کردم گفت آجست
زرد آلودی وقف می کنی و ملک برای بندگی ما را نایبانی یعنی باغ و بستان و گوش و چشم و خاموش
استادم و بباطن با حق سجاده مناجات می کردم که خداوند اتومی دانی که از درخت ملک خود بدست
خود باز کردم و آن درخت از پدر خود میراث دارم اینجا بروی کشف گردان ساعتی بود پس از آنجا
فرمود که برو و گو سفندی از رزمه بیا و بکش و بگو تا خود را بانی سازند که احمد اصغری گرسنگی بر سر
و ماغ زده است نمیدانم که چه می کنی چیزی گویند خاموش می بودم چون طعام آوردند بدل من در
دادند که گوشت و شوربا بخور که از وجه حلال نیست من گوشت نمی خورم و نان می خورم شیخ ابوطاهر گفت برو
خود می گفتم این بسند است الحاح کرد که راست بگو آنچه بدل من در داده بود رفتم پس از طلبید و احوال
گوشت را پس پدید گفتم و در رفته بود از فلان قصاب گرفتم قصاب را طلب کردند گفت آن
گوشت از گو سفندی بود که شعله نعلم گرفته بود من آوردم که بکش یک نیمه شعله برد و یک نیمه مانده بود
شیخ زاده آمد و برداشت شیخ ابوطاهر سر در پیش انداخت من به خاستم و در آن نزدیکی صومعه بود آنجا
در آمدم و گریستن بر من زور کرد مناجات کردم که خداوند مرا با همپس انس نگذاشتی پیری دوشم که ساعتی
با او صحبت می داشتم چنان گریه که از شرم دیگر بخندم و غیبت تو رفت ساعتی بود که شیخ ابوطاهر
در آن وقت گشت من بدل مناجات کردم که خداوند اینچنانکه حال گوشت بروی کشف کردی حال

زرد آلودی بروی کشف گردان بین مناجات بودم که خضر علیه السلام در آمد و فرمود که یا ابوطاهر ملک احمد
وقف نام کردی و گوشت شبهه را حلال بن از که آموخته ترا بر احمد هیچ باز خواست نزد که وی
بر پایه پیرین می رود شیخ ابوعلی فارمدی رحمه الله علیه وی فضل بن محمد است
شیخ الشیوخ خراسان بوده در وقت خود متفرد بوده بطریقت خاصه خود در تذکیر و معظمت
شاکر امام تهاذ و القاسم قشیر است و انتسابی در تصوف بدو طرف است یکی شیخ بزرگوار ابوالقاسم
گرگانی طوسی و دیگر شیخ بزرگوار ابوالحسن خرقانی که پیشوای مشایخ و قطب مان خود بوده است شیخ ابوعلی
فارمدی گفته است که مرا بتدای جوانی در نشاپور طلب علم مشغول بودم غنیمت شیخ ابوسعید را که
از منته آمده است و مجلس می گفتم تا ویرانه نیم چون چشم بر جمال وی افتاد عاشق و می گفتم و محبت
این طائفه در دل من بیشتر شد یک روز در مدرسه در خانه نوشته بودم آرزوی دیدار شیخ در دل من پدید آمد
وقت آن نبود که شیخ بیرون آید خواستم که صبر کنم تا خواستم به بیرون آدمم چون بسره چهار سو رسیدم
شیخ را دیدم با جمعی انبوه می رفت من هم بر اثر ایشان رفتم بی خوشن شدن شیخ بجای در رفت و جمع
در رفتن من نیز در رفتم و در گوشه شدم چنانکه شیخ مرا نمی دید چون بسراغ مشغول شدند شیخ را وقت
خوش گشت و دجری بروی ظاهر شد و جامه شق کرد چون فارغ شدند از سماع شیخ جامه بیرون کرد
پیش روی پاره می کرد و شیخ یک آستین بآستین بزم جدا کرد و نهاد و آواز داد که ای ابوعلی طوسی کجائی من
جواب باز ندادم گفتم مرا نمی بیند و نمی داند مگر از مریدان شیخ کسی ابوعلی طوسی نام دارد شیخ دیگر باره
آواز داد جواب ندادم سوم بار آواز داد جمع گفتند شیخ مگر ترا می خواند بر خاستم و پیش شیخ رفتم شیخ
آن تریز و آستین بمن داد و گفت تو مرا چون این آستین تریزی آن جا رستم و وقت کردم و بجای
عزیز نهادم و بهیوسته بخدمت شیخ می آدمم و مرا در خدمت شیخ بسیار فائده و روشنائی پدید آمد
حال ما روی نمود چون شیخ از نشاپور برفت من پیش استاد امام ابوالقاسم قشیری در آمد و حالی که پیدا
می آمد با وی می گفتم و او می گفت بردای پس بزم آموختن مشغول باش و بهر روز آن روشنائی
زیادت می بود و سه سال دیگر تحصیل مشغول می بودم تا یک روز قلم از منبر برداشتم و سفید برآرد
بر خاستم و پیش استاد امام رفتم و حال با وی گفتم استاد امام گفت چون علم دست از تو بخت
تو تر دست آرزوی بدکار را باش و به حال مشغول گرد و برفت و در ختم از مدرسه بخانه آوردم

که روزی میان نماز پیشین و نماز دیگر مسجد حرام در آمد و چیزی از جوار احوال فقر امر فر
گرفته بود نمی توانستم که بایستم و بنشینم جانی می طلبیدم که ساعتی استراحتی کنم جماعت خانه بعضی
از ربا لها که در حرم داشت در آمد و بر پهلوی راست در برابر خانه بفتاد و دست خود را
زیر روی ستون ساخته تا مرا خواب نگیرد و طهارت من منتقض نشود ناگاه یکی از اهل بدعت
که بآن مشهور بود در آمد و بر آن جماعت خانه بنیدخت و از جیب خود لوحی بیرون آورد
گمان می بردم که از سنگ بود و بر آنجا چیزی یا نوشته بودند آنرا بهوسید و پیش روی خود نهاد
و نماز دراز گزارد و روی خود را از هر دو جانب بر آنجا مالید و تضرع بسیار کرد بعد از آن هر خود را
بالا کرد و آنرا بهوسید و بر چشمهای خود مالید و باز بهوسید و در جیب خود نهاد چون من
آن را دیدم مرا از آن کراهت بسیار شد با خود گفتم چه بودی که رسول صلی الله علیه و آله
و سلم زنده بودی تا این مبتدعان را خبر دادی از شناخت آنچه نمی کنند و با این تفکر
خواب را از خود دور می کردم تا طهارت من فاسد نشود ناگاه از حسن غائب شدم
در میان خواب و بیداری دیدم که عرصه ایست بسیار کشاده و مردم بسیار ایستاده اند
در دست هر یک کتابیست مجلد و همه پیش شخصی ایستاده در آمد از حال ایشان سوال
کردم گفتند حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم اینجا نشسته است و اینها همه اصحاب
مذاهب اند می خواهند که عقائد و مذاهب را از کتب خود بر رسول صلی الله علیه و آله و سلم خوانند
و تصحیح مذاهب و عقائد خود کنند شخصی در آمد گفتند شافعی است رضی الله عنه و در دست و سه
کتابی بمیان حلقه آورده و بر رسول صلی الله علیه و آله و سلم سلام کرد رسول صلی الله علیه و آله
و سلم جواب داد و مرا گفت شافعی پیش وی نشست و از کتابی که داشت مذہب ملت
اعتقاد خود خواند و بعد از وی شخصی دیگر آمد گفتند ابو حنیفه است رضی الله عنه و بدست وی
کتابی و پهلوی شافعی نشست و از آن کتاب مذہب ملت اعتقاد خود خواند و بعد از این یک کتاب
مذاهب می آمدند تا باقی ماندند مگر اندکی و هر که عرض مذہب خود می کرد ویرا بهملوس دیگر
می نشانند چون همه فارغ شدند ناگاه یکی از روافض آمد و در دست وی جزو
چند جلد ناکرده و در آنجا ذکر عقائد باطله ایشان و قصد کرد که بمیان آن حلقه آید و آنرا

بر رسول صلی الله علیه و آله و سلم خواند یکی از آنان که پیش رسول صلی الله علیه و آله و سلم
بودند بیرون آمد و بر آن جزو منع کرد و جزو را از دست وی گرفت و بینداخت و بر آنرا اند
ایمانت کردند چون دیدم که قوم فارغ شدند کسی نماند که چیزی خواند پیش آمد و در دست
من کتابی بود مجلد آواز داد و گفت یا رسول الله این کتاب مقتدر من مقتدر اسلام است
اگر اذن فرمائی بخوانم رسول صلی الله علیه و آله و سلم گشت چه کتابیست گفتم کتاب قواعد عقائد
است که غزالی تصنیف کرده است مرا بقرأت آن اذن و انوشتم و از اول کتاب بخواندن
گرفتم تا با آنجا رسیدم که غزالی می گوید و الله تعالی بعث النبي لا یحیی الا نکر شیء محمدا
صلی الله علیه و سلم الی کافه العرب و الحبحر و الحین و لا نشی چون با آنجا رسیدم اثر
بشاشت و تبسم در روی مبارک وی صلی الله علیه و آله و سلم ظاهر شد چون نبعت و صفت می
رسیدم بمن التفات کرد و گفت این غزالی آنجا ایستاده بود گفت غزالی منم یا رسول الله
و پیش آمد و سلام گفت و رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم جواب داد و دست مبارک خود
روی داد و غزالی دست مبارک ویرا صلی الله علیه و آله و سلم بهوسید و روی خود با آنجا مالید
بعد از آن نشست رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم بقرأت پنجکس چندان استبشار نمود
که بقرأت من قواعد العقائد را چون از خواب در آمدم بر خشم من اثر گریه بود از آن کرامات و احوال
که مشاهده کرده بودم شیخ ابوسعید شاذلی قدس الله تعالی روحه که قطب زمان خود بود از قعر
که دیده چنین خبر داده است که حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم با موسی و عیسی
علیهما السلام مفاخرت و مباحثات کرده است بغزالی رحمه الله و حضرت رسالت صلی الله
علیه و آله و سلم بهخود بر بعضی منکران غزالی امر فرمود و افر سوط تا وقت مردن بر تن می
طاهر بود و من گفتم لا یحیی الا نکر شیء محمدا صلی الله علیه و آله و سلم
روح هست نیست نمائیست که کس را بدو راه نبود و سلطان و قاهر و متصرف دی بود
و قالب سیر و پیچاره و نیست هر چه بیند از قالب بیند و قالب زبان بخبر کل عالم را با قیوم
عالم همین مثال است که قیوم عالم هست نیست نمائیست که هیچ ذره از ذرات عالم قیوم
وجود نیست بخود بل بقیومی دیست و قیوم هر چیزی بضرورت با وی بهم باشد و حقیقت

قوله و انشوط
یعنی اثر تازمانه
تا وقت مردن
بر روی ظاهر
بود و بعضی
گویند که اثر
باز بماند بوقت
مردن و ندان
از شخص
می بوده
در آن کلامه
رضی الله عنه
بسیار از
سخنان
و نیست در
مکتوبی که بعضی
دوستان
نوشته
در آن هست
نیست
ناست
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵

در صحبت ایشان می بودند تا مدتی که در بخارا بودند گفته اند که خواجه خضر پیر سبق ایشانند و
 خواجه یوسف پیر صحبت و خرقه و بعد از خواجه یوسف خواجه عبدالحق بریاضت مشغول شدند
 احوال خود را پوشیده می داشتند و ولایت ایشان چنان شد که در یک وقت نماز بکعبه می رفتند
 و می آمدند و در شام ایشان را مرید بسیار پدید آمد و خانقاه و آستانه پدید آمد در ایام عاشورا
 جمعی انبوه در خدمت خواجه نشسته بودند و ایشان در معرفت سخن می گفتند ناگاه جوانی درآمد
 بر صورتی زاهدان خرقه در بر و سجاده بر کتف و در گوشه نشست خواجه بوی نظر کردند و از ساحت
 آن جوان برخاست و گفت حضرت رسالت صلی الله علیه و آله وسلم فرموده است **اَلْمُؤْمِنُ فَاَنَّهُ يَنْظُرُ بِكُلِّ رُكْعَةٍ وَجَلَّ سِرَّ**
اَلْمُؤْمِنِ فَاَنَّهُ يَنْظُرُ بِكُلِّ رُكْعَةٍ وَجَلَّ سِرَّ خواجه چه میست خواجه رحمة الله تعالی فرمودند که
 سرائین حدیث آنست که زنا بربری و ایمان آری آن جوان گفت نفوذ باشد که مرا زنا باشد
 خواجه بخادم اشارت فرمودند خادم برخاست و خرقه از سر آن جوان بر کشید و در زیر خرقه زنا را
 پیداشد آن جوان فی الحال زنا بر برد و ایمان آورد و حضرت خواجه فرمودند ای یاران بیایید
 تا ما نیز در موافقت این نوع عمل زنا را قطع کنیم و ایمان آریم چنانکه وی زنا را ظاهر کرد و ما نیز زنا
 باطن را که عبادت از عجب در یاست بریم تا چنانکه کفر آفریده شده ما نیز آفریده شویم حالقی عجب بیداران
 ظاهر شد در قدیمای خواجه می افتادند و تجدید توبه می کردند روزی در ویشی پیش خواجه می گفت
 اگر خدا تبتیالی مرا میگرداند میان بهشت و دوزخ من دوزخ را اختیار کنم چه من در همه عمر مراد
 نفس نرفته ام و در آن حالت بهشت مراد نفس من بود و دوزخ مراد حق تعالی خواجه این سخن را
 کردند فرمودند که بنده را با اختیار چه کار هر کجا گوید و رویم و هر کجا گوید باش با شیم بندگی ایست
 نه آنکه تومی گویی آن در ویش گفت شیطان را بر روندگان راه هیچ دست باشد خواجه فرمودند که
 هر بنده که بسر صدقنای نفس نرسیده باشد چون در خشم شود شیطان بروی دست یابد آن دنده
 که بفنای نفس سیده باشد ویران خشم نبود غیرت بود و هر کجا غیرت بود شیطان بگریزد و همچنین
 صفت آن کس را مسلم شود که روی براه حق دارد و کتاب خدای را بخرد و جل است راست گیرد و
 سنت رسول را بدست چپ گیرد و در میان این دور و شنائی را راه را سلوک کند روزی مسافری
 از راه دور بحضرت خواجه آمده بود ناگاه جوانی خوب صورت بحضرت خواجه طلب دعای کرد

سلسله ذی
 القوا از دست
 المؤمن الخ
 یوسف پیر
 از خضر است
 وین در راه
 بنویس که
 تعالی دی را
 داده است
 نظری کند
 سراسر صفا
 از دست
 فوکه دوزخ
 در حق تعالی
 یعنی تبتیالی
 که حق تعالی
 چنین
 خط به خط
 در میان
 از دوزخ
 خدا بود
 بهر که معین
 است
 که در حق
 دوزخ
 باشد

چند

خواجه دعائی فرمودند آن جوان نا پیداشد آن مسافر پرسید که این جوان چه کس بود خواجه فرمودند
 که فرشته بود که مقام وی در آسمان چهارم بود بسبب تقصیری از مقام خود و راقیه بود و با سکن
 دنیا آمده بود با فرشتگان دیگر گفت چه کنم که حق تعالی مرا از میان مقام رساند فرشتگان دیرا
 بجانب ما نشان دادند آمد و دعا در خواست کرد دعا کردیم بر اجابت حقون خود و باز بمقام خود رسید
 آن مسافر گفت خواجه مراد دعای ایمان مدد کند باشد که ازین دامگاه شیطان ایمان بسلامت
 بریم خواجه فرمودند و عده آنست که بعد از ادای فرایض هر کس دعا کند مستجاب شود و توبه کار باشد
 و مراد دعای خیر یا دکن بعد از ادای فرایض و مایه تیرا تیرا کنیم باشد که درین میان از اجابت ظاهر
 شود هم در حق تو دهم در حق ما خواجه عارف ریوگری خواجه عبدالحق را سینه بسته بوده است
 خواجه احمد صدیق و خواجه عارف ریوگری و خواجه اولیای کلان و سلسله نسبت را در حضرت خواجه
 بهار الحق و والدین نقشند رحمة الله تعالی ازین جماعت بخواجه عارفی رسید خواجه محمود و خواجه
 فقوی قدس سره دی از خلفای خواجه عارف است خواجه علی امینی رحمة الله علیه
 وی از خلفای خواجه محمود است و لقب ایشان درین سلسله حضرت عزیزان است و ایشان اتم
 عالیه و کرامات ظاهر بسیار بوده و بصفت یافتگی مشغول می بوده اند و این فقره از بعضی اکابر
 چنین استماع دارد که اشارت بایشان است آنچه مولانا جلال الدین رومی قدس سره در غزلیات خود
 فرموده است **بیت** اگر نه علم حال فوق قال بودی کی شدی پندۀ اعیان بخارا خواجه سراج را
 و قبر ایشان در خوارزم مشهور است **بیت** از ویست که گفته اند ایشان پرسیدند که ایمان چیست فرمودند که گفتن
 و پیوستن و نیز از ایشان پرسیدند که مسبق بقضای مسبقانه کی بر خیزد فرمودند که پیش از صبح و از
 ایشان منقول است که فرموده اند که اگر در روی زمین یکی از فرزندان خواجه عبدالحق غمخوار وانی
 قدس سره بودی منصور هرگز بر سر در زنتی خواجه محمد بابا و ساسی قدس سره دی
 خلیفه حضرت عزیزان است و خدمت خواجه بهاء الدین را نظر قبول بفرزند زایشان بوده است
 و ایشانند که بارها که بر قصر هندوان می گذشتند اندومی فرموده اند که این خاک بوی سرو می آید
 و زود باشد که قصر هندوان قصر عارفان شود تا روزی از منزل میر سید کلال که از خلفای ایشانند
 بطرف قصر عارفان متوجه شدند و فرمودند که آن بوی زیادت شده است هانما که آن مرو

ع
 قول خواجه
 ایشان را
 چنین
 از وقت
 فیسند
 سراسر
 خواجه
 در راه
 رسید
 سراسر
 از زندان
 مخصوص
 دسرس
 فرمودند
 مقصود را
 از آن
 وقت
 سراسر
 گذراند
 زنده ماند

آن عنایت بقطره غافل نمی باید بود و از استغنا خود را نگاه می باید داشت و اندک حق سبحانه و تعالی را بزرگ می باید شمرد و ترسان و لرزان باید بود آن ظهور استغنا و حقیقی خاموشی از سته صفت باید که خالی نبود یا نگاهداشت خطرات یا مطالعه ذکر دل که گویا گشته باشد یا مشاهدۀ احوال که بر دل گذرد و خطرات مانع نبود احترام از آن و شوار باشد اختیار طبیعی که مدت بیست سال در نقی آن بودیم ناگاه به نسبت خطره گذشت اما قرار نیافت خطرات را منع کردن کار قویست و بعضی برانند که خطرات را اعتباری نیست اما نباید گذاشت تا تمکن گردد که تمکن آن سده در مجاری فیض پدید آید بنا برین دایما متفحص احوال باطن باید بود و خود را بنقص زدن تکی کردن ظاهرا با مرشد و حضور با غیبت برای نقی خطرات مست که تمکن یافته است در باطن و سبب آن اینست که هر معنی در لباس صورتی بود هر وقت خود را به نفس زدن از خطرات موانعی که تمکن یافته است

[illegible]

فقدان شرط در است
و بعضی چنین گویند که معنی
تغییر در است که از این
و تبدیع بعد و مجید و رساند
که صفت آن بزرگ را شناخت
از طریق علم بلکه بطریق ذوق
و وجدان که بعد از در آمدن
در آن صفت باشد و تحقق
آن مقصود آنکه چون در
صفتی آن غرض شریک باشد
و بی آن در آن صفت تری
واقع شود و حکم آن صفت
در وی ظاهر

و در خطه غافل نمی باید
بودن بی رعایت حق بکار هیچ خطه
غافل نمی باید و آنچه ظاهر می شود مستند بر فضل غافل
باید دانست که صفت یا صفت حق بجا نه موجب استناد این طریق است در خطه
از استناد امور و رعایت فضل حق که لازم این طریق است اندک حق نمی ماند از تقی این طریق بزرگ
یعنی استغنا است از تقیض آن نیست که لازم این طریق است از راهی استند بر صلاحه ذکر اول آتی مخالفت کردن که از اول این طریق بزرگ
باید و ملا خطه باید که در کمالی از رعایت مانع بود که هر گاه کسی که در وجه تمکین این کس است واحدش این کس نیست و خود
یا شاید به احوال غیر متشابه ثمرات در خطرات مانع بود که هر گاه کسی که در وجه تمکین این کس است واحدش این کس نیست و خود
نی یافت خطرات مانع کردن که علی سبیل العذر نگذرد که در کمالی از رعایت مانع بود که هر گاه کسی که در وجه تمکین این کس است واحدش این کس نیست و خود
منفی از بابی صورتی است مناسب که در تحصیل آن مانع این طریق است یعنی از غیر خود حاصل شود و علامت در خود آن است بر وجه
و در خود حقین است یعنی که در خود حقین است یعنی از غیر خود حاصل شود و علامت در خود آن است بر وجه
است زیرا که از خود در حقین می تواند شد چنانکه در خود حقین است و علامت در خود آن است بر وجه
که شود و خود حقین است یعنی که در خود حقین است یعنی از غیر خود حاصل شود و علامت در خود آن است بر وجه
در این توبه مدرک است مدرک
در تحصیل م

مگر در دوزخ و این معنی نه ترقی است در صفت بهتر است از تمثیل روح بصورت مثانی چنانکه لغت و مشایخ و مصححان این معنی

تهی میباید کردن در خود رفتن است و از خود رفتن و اصل معتبر درین راه اینست و علامت بر خود رفتن این خود رفتن است غیبت از خود و حضور با حق سبحانه بقدر عشق است و نتیجه عشق محبت مفرطه است عشق هر که بیشتر غیبت او از خود و حضور با معشوق بیشتر چون ملک ملکوت بر طالب پوشیده شود و فاموش گردد فنا بود و چون هستی سالک هم بر سالک پوشیده شود فنا فنا بود بعد از هر نازی از پنج بار و بعد از آنکه علم نیست بار کلمه استغفار گفتن بدست در سحر و تو چه که ذکر کرده شده صیقل به روی آئینه باید نه بردسته آئینه یا بر هیلو یا بر پشت فائده ندهد بدین زمان بزرگ خفیه که مشغول ندیده می گویند نه بدل مقصود بسیار گفتن نیست در یک نفس سه گزیت گوید لا اله الا الله از طرف راست آغاز کند و بر دل من و رو آورد بگویند زَسُوْا الله از جانب چپ بیرون آرد بی مجاهده نمی شود پیش از صبح و بعد از نماز شام و خلوت و فراغت از خلق شیخ عطار رحمه الله می گوید چلیپ صد هزاران قطره خون از دل چکیدن تا نشان قطره زان نیستیم یا در یک نفس نه گزیت گوید یا هجده گزیت اگر نتیجه ندهد از سر گیر و از مزارات مشایخ کبار رَوَحَ الله اَرْوَاحَهُمْ زیارت کنند بهمان مقدار فیض می تواند گرفت که صفت آن بزرگ را شناخته است و بهمان صفت توجه نموده و در آن صنعت در آمده اگر چه قرب صوری را در زیارت مشاهده مقدسه آثار بسیار است اما در حقیقت توجه با روح مقدسه بعد صوری مانع نیست در حدیث نبوی که صَلُّوا عَلٰی حَکِمًا کُنْتُمْ بِيَان و بهر بیان این سخن است و مشاهده صور مثالیه اهل قبور کم اعتساب را دارد در جنبه شناختن صفت ایشان صان توجه و در آن زیارت و با این همه خواهی بزرگ قدس الله تعالی روح می فرمودند مجاور حق سبحانه بودن احق و اولی است از مجاورت خلق بحق عز و جل و این بیت بر زبان مبارک ایشان بسیار گزشتی بیت تو تا کی گو مروان را پرستی چه بگرد کار مردان گرد رستی به مقصود از زیارت مشاهده اکابر دین رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ می باید که توجه بحق سبحانه بود روح آن

و در ملو علی خلیما
فرستید هرگاه با پیشانی
صفت یعنی بطریق ذوق
و قطع آبان صفت
و منظر منو بهیست یعنی کسی
را حاجتی بنشیندین منو
اندر اجماع علماء و فاضلین
بلند کردن

عجالتاً است
در رویش
نفس
فقط
که باید
۱۲۸۷

卷之四

چنانچه طریقه سلسله خواجگان است گاهی بزرگوار بیایان و رمی آمده اند و بسیاری ایشان را بر می داشتند و وقتی که بجزیمت سفر مبارک بشیر از رسیدن اندکی از آنجا برآ بخارا که نسبت بایشان ارادت و اخلاص تمام واقع شده بوده است مرضی طاری گشته بوده و خدمت خواجه بزرگوار رمی کرده بودند آن عزیز صحت یافته و خواجه مریض شده اند و در آن مرض نقل کرده اند و نقل ایشان و شرب و غنیمت عید قربان سنه ست و عشرين و ثمانیا بوده است و لغش مبارک ایشان را از شیراز بولایت صغایان که ملین و الدبزرگوار ایشان است نقل کرده اند مولانا یعقوب چرخ رحمة الله در اصل از چرخ بوده اند که یکی از دیهائی غزنین است و از اصحاب حضرت خواجه علاء الدین عطار اند بلکه از اصحاب خواجه بزرگ قدس سره بوده اند و بعد از وفات خواجه بزرگ بصحبت خواجه علاء الدین قدس سره رسیده اند و از وی آرنده که می فرمود اول بار که بصحبت خواجه بزرگ قدس سره رسیدم التماس کردم که مرا قبول کنید فرمودند که ما بخود کاری نمی کنیم امشب بیهنیم اگر ترا قبول می کنند ما نیز قبول کنیم خدمت مولانا می فرموده اند که هرگز شبی از آن سخت تر بر من نگذشته بود که در فکر آن بودم که این در بر من بقبول بکشایند یا رد کنند چون با در پیش ایشان فتم فرمودند که قبول کردند اما تو در صحبت خواجه علاء الدین خواهی بود بعد از آن من بولایت بدخشان فرستادم و خدمت خواجه علاء الدین بعد از وفات خواجه بزرگ بصغایان آمدند و آنجا متوطن شدند پس کسی پیش من فرستادند که حضرت خواجه فرموده بودند که تو در صحبت ما خواهی بود پیش ایشان فتم فرستادم و ارام الله تعالی ظلال ارشاده علی مفارق الطالبین بصحبت ایشان رسیده اند فرمودند که در هرات بودم مراد اعیه خدمت مولانا یعقوب پیدا شد متوجه ولایت صغایان شدم و بجنّت و مشقت بسیار آنجا رسیدم و از سخنان ایشان چنان معلوم می شد که آن راه را تمام یا که نیمه راه رفته بودند فرمودند که چون بصحبت ایشان مشرف شدم بر روی مبارک ایشان اندک بیامنی که موجب نفرت طبیعت می باشد بود و با من در لباس سیاست و درشت گوئی ظاهر شدند و چندان سیاست نمودند و در درشت گفته که نزدیک بود که باطن من از ایشان منقطع شود و مرا یاس تمام حاصل گردید بسیار محزون و غمخوار شدم بار دیگر که بمجلس شریف ایشان رسیدم

مافضیه ۱۱
است از ترک
می در سیر
بود و فن
و محدث
داشتند
است
بهرین
مجله البر
مولانا
بجای
الحاکم
و کار از

بر من بصفت محبوبی چنان ظاهر شدند که هرگز هیچکس را چنان محبوب ندیده بودم با من لطیف بسیار
فرمودند و درین وقت که خدمت خواجه این سخن می فرمودند در نظر این فقیر بصورت عزیزی برآمدند که
مراراً بطه ارادت و محبت تمام به نسبت وی بود و چندگاه بود که از دنیا رفته بود و فی الحال خلع
آن صورت کردند که مرا تصور آن شد که شاید آن صورت همین در خیال من بوده باشد بعد از آن
از بعضی همایان شنیدم که وی هم آن را مشاهده کرده بود و عقیده این فقیر آنست که آن خلق
و لباس صورت بشعور و اختیار ایشان بود اثبات این معنی را که از خدمت مولانا یعقوب نقل کردند
چنین استماع افتاده است که خدمت مولانا یعقوب می فرموده اند که طالبی که بصحبت عزیزی
می آید چون خواجه عبید اللہ می باید آمد چراغ حیا ساخته و روغن فیترا کاده کرده همین گوگردی
به آن می باید داشت خدمت خواجه عبید اللہ فرمودند که خدمت مولانا یعقوب با شیخ زین الدین
خوانی رحمہ اللہ ہم سبق بوده اند پیش مولانا شهاب الدین سیرانی روزی از من پرسیدند که میگویند
شیخ زین الدین کبلی و قلع و تعبیر مناسبات مشغولی می نمایند و در آن باب اهتمام تمام دارند گفتم آری
چنانست ساعتی باز خود غائب شدند و طریقہ ایشان چنان بود که ساعت فساعت از خود غائب
می شدند چون حاضر شدند این بیت را خواندند بیت جو غلام آفتابم همه ز آفتاب گویم
بہ ششم شب پرستم کہ حدیث خواب گویم: خواجه علاء الدین عجدوانی رحمہ اللہ تعالی
حضرت خواجه عبید اللہ فرمودند کہ خواجه علاء الدین عجدوانی از اصحاب خواجه بزرگ بوده و خدمت
خواجه ویرا بصحبت خواجه محمد یار سا فرموده بودند وی استغراق تمام داشت و بغایت شیرین
سخن بود و گاهی بودی کہ در میان سخن از خود غائب شدی و وقتی کہ خدمت خواجه محمد یار سا بسفر
مبارک می رفته اند ویرا نیز می برده اند یکی از اکابر سمرقند گفته است کہ از خدمت خواجه درخواست
کردم کہ خواجه علاء الدین بسیار پیر و ضعیف شده است از وی کاری نمی آید اگر ویرا ازین سفر
معذور و درند و رنجی نماید خواجه فرمودند کہ با وی هیچکاری نداریم جز آنکہ چون ویرا می بینم
از نسبت عزیزان یاد می آید مولانا نظام الدین خاموش رحمہ اللہ تعالی
بے از اصحاب خواجه علاء الدین عطا است و خواجه بزرگ را در امان تحصیل در صحبت یکی از علماء
در نواحی بخارا دیده بوده است و بعد از آن بصحبت خواجه علاء الدین رسیدہ و پیش از رسیدن

صلوات
 بصورت غنوی
 برآمد از حضرت
 مولانا سعد الدین
 الکاشغری است
 قدس سره می فرمودند
 که این صورت
 کالبنی الخاطن
 نموده این نوع
 راجع تصرف زیوت
 متجلیه ای است
 نه تبدیل صورت
 غنصری صاحب

تقریباً ۱۲۰۰
تولیدی از محبوب
و نام بزرگ نام
و مولانا
سعد الدین
بدیده گفت
مولانا نظام الدین
وقت شد
که از راه
یا که گویای خود
بازی می بیند
و در دنیا بد
۱۲۰۰

ولایت رسیدی روزی بازگانی بر سبیل تفریح بخانه شایع در آمد شیخ حالتی قوی داشت
 نظرش بران بازندگان افتاد و در حال بربطه ولایت رسید شیخ پرسید که از کدام مملکتی گفت
 از فلان مملکت ویران اجازت ارشاد و لوثت تا در مملکت خود خلق را بجن ارشاد کند روزی
 شیخ با صاحب نشسته بودند بازی در هوا صغوه را دنبال کرده بودند ناگاه نظر شیخ بران صغوه
 افتاد صغوه برگشت و باز اگر فتنه پیش شیخ فرود آورد روزی تحقیق و تقریر اصحاب کهف
 می رفت شیخ سوره الدین جموی را رجمه الله تعالی که یکی از مبدان شیخ بود بخاطر گذشت که
 آیامین است کسی باشد که صحبت وی در سگ اثر بکند شیخ بنور فرست بدست برخواست
 و بدستخانه رفت و بایستاد ناگاه یکی از بشار رسید و بایستاد و دنبال می جنبانید شیخ را نظر
 بروی افتاد و در حال بخشش یافت و متوجه و بجز و خد و روی از شهر بگردانید و بگورستان
 رفت و سر بر زمین می مالید تا آورده اند که هر کجا که می آمد وی رفت قریب پنجاه و شصت
 سگ گردا گرد او حلقه می کردند پیش دست نهادند و آواز نکرده و هیچ نغز و ناله
 و بجزمت بایستادند و عاقبت بدان نزدیک بفرمود تا ویران کردن و در بر سر قبر عمارت
 ساختند و شیخ در قبر بر یکی از شاگردان محلی شده که سند عالی داشت کتاب شرح اسناد را
 می خواند چون با او خرسید روزی در حضور استاد و جمعی از ائمه نشسته بودند و شرح اسناد می خواند
 در دیشی و در کوه و بیانی شناخت اما از مشاهده می گفت تمام شیخ را یافت چنانکه حال تراش می ماند
 پرسیدند که این چه کس است گفتند این بابا فرج تبریزیست که از جمله مجتهدان و مجتهدان حق است بشار شیخ
 آن شب بقیار بود چون با مادر بخدمت استاد و التماس کرد که بر خیزد که زیارت بابا فرج رویم استاد
 با صاحب موافقت کردند و در خانه افتاد بابا فرج خادمی بود با بشار دان نام چون آن جماعت اوید
 درون خانه رفتند اجازت خواست بابا فرج گفت اگر چنانچه بدگاه خدا تعالی می رندی تو انقدر آمد
 گو و آید شیخ گفت چون از نظر بابا بر و مندر شده بودم منی سخنش و انستم هر چه پوشیده بودم بیرون
 آوردم و دست بر سینه نهادم استاد و صاحب موافقت کردند پس پیش بابا فرج در آن شب بستم
 بعد از حلقه حال بر بابا متغیر شد و غلبتی در صورت او پیدا آمد چون قرص قناریه خشان گشت
 و جامه که پوشیده بود بر روی شگافه شده چون بواز ساعتی به حال خود باز آمد بر خاست آن جامه را

دوم

سند
ساز
بر خاست

نیز

در سن پوشیده و گفت ترا وقت دفتر خواندن نیست وقت است که سر دفتر جهان شوی حال برین
 متغیر شد و باطن من از هر چه غیر حق بود منقطع گشت چون از آنجا بیرون آمدم آشا و گفت که از
 شرح اسناد کی مانده است بدو سه روز آنرا بخوان و دیگر تو دانی چون با من در دستم بابا
 فرج را دیدم که در آمد و گفت دیر روز هزار منزل از علم البیقین بگذشتی امروز باز بر علم می روی
 من ترک درس کردم و بر ریاضت خلوت مشغول گشتم علوم لدنی و دوات غیبی روی نمودن
 گرفت گفتم حیف باشد که آن فوت شود آنرا می نوشتم بابا فرج را دیدم که از در آمد و گفت شیطان
 ترا تشویش می دهد این سخنان را منویس دوات قلم را بنیداختم و خاطر را از همه پیرداختم امیر
 اقبال سیستانی مد کتابی که در آنجا همه سخنان شیخ خود شیخ زکریا الدین علاء الدوله قدس الله تعالی علیه
 جمع کرده است از شیخ نقل می کند که شیخ نجم الدین کبری بهمان رفت و اجازت حدیث حاصل کرد
 و شنید که در اسکندریه محدثی بزرگ است با سند عالی هم از آنجا با سکندریه رفت و از وی نیز
 اجازت حاصل کرد و در بار گذشت شیخ رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم در خواب دیده و از آن حضرت
 درخواست کرد که مرا کینتی بخش رسول صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که ابوالجنا بپرسید که ابوالجنا ب
 مخفیه فرمود لا مشدده چون از واقعه باز آمد در معنی ویر این روی نمود که از دنیا اعتنا می باید کرد
 در حال تجربه کرد و در طلب مرشد مسافر گشت و بهر کس که می رسید ارادت درست نمی کرد بسبب آنکه ایشان
 بود و نتوانست کسی فرو نمی آورد و چون بملک خوزستان رسید در دتبول در آمد و آنجا خوردن شد و چنانکه
 مقامی نمیداد که آنجا زول کند عاجز گشت از کسی پرسید که درین شهر هیچ مسلمانی نباشد که مردم بخور
 و غیر بیای جای و هتاسن روزی چند آنجا بر آمدم آن کس گفت اینجا خانه ای هست و شیخی اگر
 آنجا روی ترا خدمت کنند گفتم نام او چیست گفت شیخ اسمعیل قهری شیخ نجم الدین آنجا رفت و اجا
 داد و در صحنه مقابل صحنه درویشان و آنجا ساکن شد و بخوری وی در آن کشید و می گفت باین همه
 اند بخوری چندان رنج بمن نمیرسد که از آواز سماع ایشان که من سماع را بغایت منکر بوم و قوت
 نقل مقام کردن ندا شتم غیبی سماع می کردند شیخ اسمعیل از کس سماع بیالین من آمد و گفت
 می خواهی که بنخیزی گفتم بل دست من بگرفت و مرا بکند کشید و بمیان سماع برد و زمانی نیک مرا
 بگردانید و بر روی دیوارم تکیه داد من گفتم که در حال خواب هم انما چون با خود آمدم خود را نندرت

نیز

و از خلفا شیخ نجم الدین کبری است بعد از تحصیل تکمیل علوم بخیریت شیخ آمد و تربیت یافت شیخ در اوایل که ویرا بخلوت می نشاند در اربعین دوم بدر خلوت وی در انگشت مبارک بر در خلوت وی زود آواز داد که ای سیف الدین بیت منم عاشق مرا غم ساز دار است تو معشوقی ترا با غم چه کار است بر خیز و بیرون آی انگاه دست دیر بگیرفت و از خلوت بیرون آورد و بطرف بخارا روانه گردانید وقتی از برای شیخ نجم الدین از طرفین خلافت که آورده بودند شب زفاف با صاحب گفته است که امشب بلذتی مشرعه اشتغال خواهیم کرد شش ماهی در موافقت ما ترک ریاضت کنید و بفرغت و آسودگی بسر بید چون حضرت شیخ این گفت شیخ سیف الدین آن شب برقی بزرگ بر آب کرد و بر در خلوت شیخ بایستاد چون وقت صبح شیخ بیرون آمد و دید گفت نه ما گفته بودیم که امشب بلذت و حضور خود مشغول چرا خود را باین ریاضت در پنج انداختی گفت شما فرمودید که هر کس بلذت و حضور خود مشغول شود مرا هیچ لذتی و رایی آن نیست که بر آستانه حضرت شیخ بخدمت بایستم شیخ فرمود که بشارت باد ترا که سلطانان در رکاب تو بدو روزی یکی از سلاطین بزیارت شیخ سیف الدین آمد و در وقت بازگشت از شیخ درخواست که اسپ من را شیخ کرده ام التماس می نمایم که شیخ قدم رنج فرمایند تا بدست خود سوار کنم شیخ التماس وی را مبذول داشت بدو خانقاه آمد بادشاه کاوش بر گرفت تا سوار شد اسپ سرکشی کرد و عثمان در بود و قریب به پنجاه گام در رکاب شیخ بود شیخ با بادشاه گفت حکمت در سرکشی این اسپ آن بود که ما شیخ در خدمت شیخ الاسلام شیخ نجم الدین بودیم ما را بشارت داد که بادشاه در رکاب تو بدوند اکنون این مصداق سخن شیخ شد و مَن کَلِمَاتِهِ الْقُلُوبُ سَبَّحَ بِهَا عِلَّاهُ بِشَالِ بِاسْمِ الْکَوِیتِ می گردم گرد آستان کوییت با خد که بر آید ای صتم روز حساب نامم ز جریده سگان کوییت به هر چند گوی رعشق به گناه شوم با عافیت آغوا و عجمان شوم ناگاه پری رخسار من برگردد و برگردم از آن حدیث و دیوانه شوم روزی بجزانه درویشی حاضر شد گفتند شیخا ملقین فرمایند پیش روی سیت آمد داین رباعی فرمود رباعی گر من گنه جله جهان کردتم لطفت تو امیدست که گیر دستم گفتی که بوقت عجز و سست گیرم عاجز تر ازین نخواه کاکنون بهتم و توفی قدس الله تعالی سره

۳۸۷

فی سنة ثمان و خمسين و ستامة قهر و می در بخارا است مشهور شیخ العالم عین الزمان جمال الدین سیلی رحمه الله تعالی وی نیز از خلفای شیخ نجم الدین است بسیار دانش و فاضل بوده است در اوایل که عزیمت محبت حضرت شیخ کرد و کتب خانه در آمد و از لطافت علوم عقلی و نقلی مجموعه انتخاب کرد که در سفر منس وی باشد چون نزدیک خواندم رسید شیخ و جواب داد که شیخ با وی گفت که ای کیلیک پشته مینداز و بیا چون بیدار شد اندیشه کرد که پشته چیست من از دنیا هیچ ندارم و اندیشه جمع آن نیز نه دارم شب دوم عین خواب دید شب سوم نیز از شیخ پرسید که شیخ پشته چیست گفت آن مجموعه که جمع کرده چون بیدار شد آنرا در حیوان انداخت چون بجهت شیخ رسید گفت اگر آن مجموعه را نمی انداختی ترا هیچ فائده نمی بود پس دیر در بر خرقه پوشانید در اربعین نشاند و بعد از اتمام اربعین عین الزمان لقب نهاد شیخ جمال الدین در قزوین می بوده است یکی از سادات قزوین را عزیمت شیراز شد شیخ التماس سپارشی ببادشاه که شیخ ارادت تمام داشت کرد شیخ پاره کاغذ طلبید و بر آنجا نوشت که عسل و دراز یکانه و بوی دراد چون آن سید بشیر از رسید تعهد ملاقات بادشاه کرد گفتند که دست در شکم دارد و در حمام است بدر تمام رفت دید که بادشاه امیر سر حاکم نشسته است و از در شکم تشویش عظیم دارد و پیش رفت و سلام کرد و گفت از کجای می آئی گفت از قزوین از وی احوال شیخ پرسید کاغذ را بوی داد بکشاد و دید که در وی نهشته که عسل و دراز یکانه گفت شیخ بنور فرست و کرامت علاج مانوشته فرمود تا آنرا حاضر کردند بخورد فی الحال شفا یافت و آن سید را رعایت بسیار کرد و با کمال اخلاص رحمه الله تعالی چون خدمت بابا کمال حنزی و محبت شیخ نجم الدین مرتبه تکمیل اکمال یافت حضرت شیخ خرقه بوی داد و گفت در دیار ترکستان مولانا شمس الدین مفتی را فرزند نیست که ویرا احمد مولانا می گویند خرقه را بوی برسان و تربیت از وی دریغ مدار چون بابا کمال بجنده رسید جمعی کودکان بازی می کردند و احمد مولانا چون هنوز کودک بود در میان ایشان بود اما بازی نمی کرد و جامای ایشان نگاه می داشت چون بابا کمال را دید برخاست و استقبال وی کرد و سلام گفت بعد از آن گفت چندا جامه دیگران نگاه می داریم و شما جامه مارا نگاه دارید خدمت بابا ویرا کنار گرفت و بچانه مفتی آمدند مفتی گفت این فرزند مجذوب است شاید که خدمت

شیخ عسل
از زمانه قزوین ۹۷

که ما را بتو کارست چون خادم بیرون رفت اورا دید که بازگشته بود و ایستاده خادم از پیر سید
 حال چیت گفت می خواهم که با خدمت شیخ بگوئی تا مرا قبول کنند و هم اینجا خدمت درویشان
 مشغول شوم خادم گفت شیخ مرا از پی تو باین مهم فرستاده و اورا آورد و مسافران هر رفتند و
 اورا بخود مشغول گردانیدم خدمتی که از آدمی بهتر از آن ممکن نباشد بگو بعد از سه سال که ذکر
 بگفت و خلوتی چند بگشت و حالهای نیکو و ارا روی نمود و روزی در سفر می بودیم و او در سفر
 نشسته بود و من آنجا که بودم نظر بر حال وی افتاد و دیدم که آدمی عالی بروی نازل می شد
 و عالی بس شگرت بروی کشف می گشت حالی برخاستم و آنجا رفتم که او بود و غلوط شده بود
 و دست آن حال گشته بانگ بروی زدم و گفتم در چه حالی و چه دیدی بگو گفتم نمی توانم گفت گفتم
 ترا فرمای بگوئی بجز بگفت الحق مقامی بس عالی بود اما چون دیدم که در عجبی ازین پدید میشود
 گفتم این چیزی نیست و آن را نمی کردم باری دان مقام در خود چیزی پیدا نکرد و مدتی در میان دماغ
 او نمی رفت تا بعد از آن بچند گاه دیگر تجلی صمدیت تجلی شد و آن مقامی است که در اینجا احتیاج
 باطل از سالک برمی خیزد چون در آن حال خود را بدید غروری در وی پیدا شد و با خود گفت
 ناخوردن صفت حق است و این صفت مرا حاصل است و در باطن منی خوی مرخانی سر برزدن
 گرفت و ترک خوردن گرفت چندانکه چوبش میزد و چوب در دهان او میگردم و شربت در دهان
 او میترختم باز بدردی ریخت و بخلق وی فرو نمی رفت بگذاشتم تا مگر بخوشی خود بخورم هیچ خورد و تا
 شش سال برین آمد و بخدمت قیام می نمود و یک سعادت آن بود که خود را هرگز از من جدا نداشت و نیاز داشت
 و اگر نه این بودی بهر دران و رطبه هلاک شدی و من مدت سی و هفت سال است تا با اشارت شیخ باز او
 مشغول و چندین طالبان را دیدم همچنین مردی که این محرم است که او را بلذات دنیا و نفس خود هیچ میلی
 نباشد ندیدم و مدت بیست و پنج سال است که در میان درویشان هست و برادر او خادم است
 و دیگر خادمان که پیش ازین بوده اند هیچکس از لفظ او نشنیده باشد که مرا چیزی می بایزد از طعام
 نه از جامه هرگز چیزی که بخاطر نفس تعلق داشته باشد کسی از زبان او نشنیده و با آنکه رنجور بها
 کشیده هرگز کسی او را خفته ندیده و با کسی نگفته و از هیچ آفریده و دانه طلبیده القصه در آن مقام
 ناخوردن بهمانند شش سال بعد از آن کعبه می رفتم و او را با خود ببردم و قصد من آن بود

سلطان قلی مدد
 صمدیت استقامت عدم
 احتیاج است و
 شرب بنده ازین
 صفت استقامت
 است از این
 شرب و غلوط این
 معنی درنده تجلی
 حق است بوجوه
 صمدیت است

که میدیدم که جماعتی این حال را عجب می داشتند و در قدرت خدا تعالی بشک می بودند و ایشان را
 زیان می داشت تا در راه به بیتند و بیگان بدانند که چیزی نمی خورد و آن شب به رفیع گردیدیم
 و آن جماعت را شک برخاست و چون بدیده رسیدیم او را گفتم اگر است رسولی صلی الله علیه و سلم و دید
 منی آن می باید کرد که رسول صلی الله علیه و سلم کرده است و من می کنیم و اگر نه بخیزد و بگویش
 ازین صحبت مانعانی بود و علی دوستی حاضر بود و قمر در دهان او نهاد سه لقمه تعین کردم که در دهان
 بخورد تا بکه بعد از آن در که گفتم که همچنانکه در و ایشان می خوردند بخورد و از آن رطبه خلاصی یافت
 ابو الهیثمات تقی الدین علی لدوسی السمنانی رحمه الله تعالی وی نیز از اصحاب
 شیخ زکریا الدین علاء الدوله است روزی حضرت شیخ می فرمودند که ما دام که سالک در وقت
 تجلی صورتی ادراک می کند آن تجلی صوری باشد حق تعالی را از آن صورت منسوب باید داشت آن تجلی حق نیست
 چنانکه موسی علیه الصلوٰه والسلام از درخت شنید که ای آکا الله هر که گوید که درخت خدا بود
 کافر شود و هر که گوید این سخن خدا گفت کافر شود پس تجلی صوری را بدین نوع اعتقاد باید کرد و در آن
 روزانی علی دوستی حاضر بود شیخ فرمودند که مرا امسال واقعه علی دوستی بغایت خوش آمد و بجهت
 ثبات اعتقاد درویشان بگویم حق تعالی امسال بروی یک نوبت در صورت کل موجودات
 تجلی کرد و بعد از آن دی تسبیح حق و تنزیه او از صور بلفظی که حق تعالی بر زبان وی میگردم گفت
 حق تعالی بخودی خود و از وی پرسید که مرادیدی گفت نه خداوند تعالی فرمود که پس اینها که دیدی و پو
 گفت آثار و افعال و صور صفات تو و توان همه صور منزه می حق تعالی و بیاد درین سخن شنا گفتم
 و این معنی را از وی پرسندیده داشت امیر سید علی بن شهاب بن محمد الهیثمی قدس الله
 سره جمع بوده است میان علوم ظاهری و باطنی وی را در علوم اهل باطن تصنیفات مشهوره
 است چون کتاب سرار البیظه و شرح اسماء الله و شرح معانی الحکم و شرح قصیده حمزیه و ذخیره الملوك
 و غیر آن وی مرید شیخ شرف الدین محمود بن عبد الله المزدقانی بود اما کسب طریقت پیش
 صاحب السیون الاقطاب تقی الدین علی دوستی کرد و چون شیخ تقی الدین علی از دنیا برفت
 باز رجوع شیخ شرف الدین محمود کرد و گفت فرمان چیست وی توجیه کرد و گفت فرمان
 آنست که در اقصاء بلاد عالم بگردی سه نوبت ریح مسکون را سیر کرد و بجهت هزار و چهار صد

نایب

ولی را دریافت و چهارصد را در یک مجلس دریافت و سواد نین و سبع مایه
 نزدیک بولایت کبر و سواد فوت شد و از آنجا بختلانش نقل کردند **شیخ علی بن محمد غریبی**
 رحمه الله تعالی وی از اصحاب شیخ رکن الدین علامه الدوله است و از یکی دیهای غریستان
 است خرد بوده است که پدر وی فوت شده و مادر وی شخص دیگر را شوهر کرده روزی اندی
 امری واقع شده بود و از آن شخص متوجه گشته و گریزان شده اند و بیرون آمده در آن نواحی درختی
 بوده بزرگ و در پای آن درخت چشمه آبی بر آن درخت برآمده و در میان شاخ و برگ آن
 پنهان شده اتفاقا جماعتی از درویشان موله آنجا نزول کرده اند و چشمه آب عکس میزدیدند
 ویر از درخت فرود آورده اند و همراه خود برده گذر ایشان بجانب سمتان فتاده صحبت شیخ
 رفته اند و همراه خود برده و چون نظر شیخ بموی افتاده بنور فرست کمال قابلیت پیدا درین
 طریق دریافته بعد از آن که در ایشان سفر کرده اند کسان فرستاده و وی را باز گردانیدند ایشان
 اضطراب بسیار کرده اند و بحاکم و سلطان وقت رجوع نموده اند چون حقانیت حضرت شیخ
 بر همه ظاهر بوده هیچ سود نداشته پس حضرت شیخ تبریت او مشغول شده و کسب التفات شیخ بقامات
 عالی رسید و آنقدر التفات و اهتمام که شیخ را نسبت بوی بوده است معلوم نیست نسبت کسبی نگرفته باشد
 چنانچه از رباعیاتی که در مخاطبه وی گفته اند معلوم میشود و چون بر تبه تکلیف در شاد طالبان رسید
 حواله وی ولایت طوس شده است آنجا آمده و بارشاد طالبان مشغول گشته پادشاه وقت از آن
 استعاضه نموده که با وی در بعضی محاربات که با اعدا داشته همراه باشند و در آن محاربه تبه
 شهادت یافته و جسد مبارک ویر بطوس نقل کرده اند و قبر وی آنجا است **بابا محمود طوسی**
 رحمه الله تعالی وی از مریدان شیخ عبداللّه بوده است وقتی شیخ عبداللّه جمعی درویشان را
 در این نشانده بود یک شب خادم خانقاه را گفت که امشب دو درویش را واردی
 قوی خواهد رسید واقف باش که بخودی نه کنند و از مدیحه خلوت بیرون نه روند خادم
 حاضری بود ناگاه بابا محمود و نعره زنان و فریاد کنان از خلوت بیرون جست و یک
 درویش دیگر که نام و سینه هند و الیاس رسید ویر انگرفت و بابا محمود در وی کبوه و صحرانهاد
 در عقب ایشان بدوید هند و الیاس رسید ویر انگرفت و بابا محمود در وی کبوه و صحرانهاد

و در این نشانده بود یک شب خادم خانقاه را گفت که امشب دو درویش را واردی قوی خواهد رسید واقف باش که بخودی نه کنند و از مدیحه خلوت بیرون نه روند خادم حاضری بود ناگاه بابا محمود و نعره زنان و فریاد کنان از خلوت بیرون جست و یک درویش دیگر که نام و سینه هند و الیاس رسید ویر انگرفت و بابا محمود در وی کبوه و صحرانهاد

هند و الیاس بحسن تربیت و سیاست شیخ فی الجمله بحال خود باز آمد و بابا محمود همچنان مجذوب و مغلوب بماند
 و از وی کرامات و خوارق عادات بسیار ظاهر می شده است چنانچه مشهور است **اخوی علی قلی شاه**
 رحمه الله تعالی وی نیز از مریدان شیخ عبداللّه است و بحسن تربیت وی بمرتبه کمال بلکه بمرتبه
 تکمیل رسیده بود در آن وقت که شیخ عبداللّه را بشکر استعا کرده بودند اخوی علی در سفر بوده است
 شیخ فرموده است که مادرین لشکر بسعادت شهادت خواهیم رسید بعد از جایابی اخوی علی را بنشانید
شیخ حافظ بهاء الدین عمر ابراهیمی رحمه الله تعالی وی از مریدان اخوی علی است گویند
 که وی خرد بود که والد وی فوت شد چون بسن تمیز رسید خوشایان و برادرکان در وی فرستادند
 مادر وی گری بسیار نمود در آن فرصت مولانا رضی الدین علی مایانی رحمه الله تعالی که از مریدان
 شیخ عبداللّه غریستانی بوده و صحبت دار خضر علیه السلام بابرده رسیده و پرسیده که فرزند عمر
 کجاست گفته اند که وی پیش در زیان ست مولانا گفته است هر که پیش در زیان باشد در زیان
 باشد او را بطلبید طلبیده آمد مولانا او را بطوس برده است و بی نظمی صلاح سپرده است تا قرآن
 یاد گیرد و خدمت مولانا بعد از چند گاه باز برگشته است شیخ حافظ را دیده است که تغییر شده
 استاد وی را گفته که ما فرزند عمر را از میان طعامی می دهی که خود میخوری گفته است چه کنم چیز دیگر ندارم
 مولانا فرموده است که با وی بابرده رود آنجا می باش چند آنکه وی قرآن حفظ کند چنان کرده است
 شیخ حافظ گفته است که در اوایل که مراد اعینه سلوک راه خدای تعالی پیدا شد و در نشا پور مولانا
 شمس الدین خلیفه بارشاد مشغول بود و در ده ویرانی شیخ اخوی علی و در هر وایتی که نام عزیز می
 می شنیدم مترد می بودم که کجا روم شبی در واقع دیدم که منزلی است بس رفیع و عمارتی عالی و در آنجا
 جماعت خسانه در غایت روح و پاکی و در پیشان آن رواقی بود در پیشان رواق پرده آویخته
 و در آن جماعت خانه خلق بسیار و در رواق نیز جمعی از اکابر نشسته اند و مولانا شمس الدین خلیفه
 بر کنار رواق نشسته و در میان آن جماعت خانه تاجی آویخته بودند و مولانا می گفت که این
 تاج بر سر هر کس که راست آید معنی ما حواله بوی ست هر کس می آید و امتحان می کرد بر سر هر یک کس
 راست نمی آمد و من در گوشه ایستاده بودم و نظاره می کردم ناگاه خدمت مولانا بمن نظر کرد و گفت
 فرزند تو نیز پیش آئی من خواستم که پیش آیم ناگاه دیدم که آن پرده که در پیشان رواق بود

و در این نشانده بود یک شب خادم خانقاه را گفت که امشب دو درویش را واردی قوی خواهد رسید واقف باش که بخودی نه کنند و از مدیحه خلوت بیرون نه روند خادم حاضری بود ناگاه بابا محمود و نعره زنان و فریاد کنان از خلوت بیرون جست و یک درویش دیگر که نام و سینه هند و الیاس رسید ویر انگرفت و بابا محمود در وی کبوه و صحرانهاد

در حرکت آمد و از پس آن برده شخصی با هیبت بیرون آمد و مرا برگرفت و در کنار من ایستاد و فرمود
 که بگیر این طفل را و شیر ده از هیبت آن از خواب در آمدم با خود گفتم که حواله بخدمت انجی علی شد احرام
 طاعت است وی بستم چون نظرش بر من افتاد گفت حافظ ویرایش آمدی دست بخت بوی داد
 و تو به کردم تلقین گرفتم و هم وی گفته است که چون در سفر حجاز رسیدم در خانقاه شیخ
 نورالدین عبدالرحمن اسفراینی رحمه الله تعالی نزول کردم در آن وقت نیر و شیخ نورالدین
 عبدالرحمن شیخ الاسلام نهادند و خلیفه جدید بزرگوار خود بود در وقت دعا و دعوت کرد که چون
 شرف زیارت در وقت حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم در یابی نیاز مندی با آنحضرت
 رسالت صلی الله علیه و آله و سلم برسانی و باین عبارت بگویی که پیغمبر عاصی از عاصیان است تو
 عبدالرحمن بغدادی و عاصیان چون بشرف زیارت رسیدم و شرایط آن بجای آوردم و دعوت
 شیخ خاظم آمد بهمان عبارت که دعوت کرده بود گفتم حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم
 بروی مبارک در هم کشیدند و گفتند که تو چنین گویی که دس از غایت تواضع چنین گفته است
 و وی از کار است فرستاد مرا رجعت آن را بشیخ گفتم خود شدی بسیار نمود و مرا دعا فرمود
 که در هم وی گفته است که وقتی درین ولایت و بانی عظیم اقتاد چنانکه اکثر خلق از حیات خود بایوس
 گفتند روزی خدمت مولانا فی الدین علی یابی از ده مایان بایره تشریف آورد و در بیرون و نزول
 فرمود و مرا طلبید و گفت چنین است که همراه من بیایی و در سر قبر شیخ محمد خالده رحمه الله تعالی در قریه
 اجمیل قرآن ختم کنی شاید که خدای تعالی این طبع را دفع کند اشتغال نمودم اما بواسطه آنکه در آن
 فرصت خواجہ عبدالرحمن گواره که قدس الله تعالی سره که از محبوبان و مجذوبان حق بود عمل فکرة
 در قریه اجمیل بر سر سنگ که بر در تربت شیخ محمد خالده است می نشست و سخنان بلندی گفت و
 خدمت مولانا فی الدین علی در غایت تشریح بود من متفکر شدم که مبادا که امر واقع شود که مردم
 بلیت و بار باز طلبند چون بنزدیک اجمیل رسیدم شخصی بیرون آمد و در احوال خواجہ پرسیدم
 گفت حالی بر سر سنگ نشسته بود تا گاه گفت که فوجی می آید که من حریف که دس نیستم
 از اجبار فرستاد و در آن نزدیکی خراسی بود با اجاز آمد و در معانی نهان شد چون بدید رسیدیم
 و در سر زیارت فرود آمدیم و مردم ده جمع شدند خبر رسید که امیر علی بیگ که حاکم ولایت دیر بود زیارت

سید یحیی
 اجمیل
 در بیان
 جواب
 انجیل

خواجہ می آید مردم ده با مولانا گفتند که خواجہ بسبب شما این خراس در آمده است اگر علی بیگ بیاید
 و خواجہ را نه بیند جای آن دارد که بر با غضب کند خدمت مولانا متوجه خراس شد و چون بنزدیک
 در آمد فرمود که همان را چنین دارم چون خواجہ از مولانا شنید از آن معانی بیرون آمد و یک
 دیگر را که کنار گفتند و خواجہ چیزی در گوش مولانا گفت مولانا در گریه شد و بی چنان بیستاده بود
 شیخ را گفت که امیر علی بیگ بر در ایستاده و انتظار می کشد من مولانا را تنبیه کردم مولانا فرمود که
 امیر علی بیگ نظر شماست خواجہ بیرون رفت و امیر علی بیگ خواجہ را در یافت خواجہ گفت
 که ملک بر یک همان عزیز دادم علی بیگ در آن شد و خواجہ از عقب وی فرمود که بی مغولک
 برو و می میدوی و تا از نظر خواجہ غائب شد بعد از آن خواجہ و مولانا زیارت در آمدند و من از بیم
 آنکه با او خواجہ بنی بلند بگویم با مولانا گفتم که من قرآن یک شب از روز ختم می خوانم کرد مولانا فرمود
 که مریدان بنزد من ختم آغاز کردم و در شانزده تلامذات خواجہ آثار سلطان بلند کرد مولانا با انگ
 بروی زد که دیگر تا آخر صحبت خواجہ از آن سخنان هیچ نگفت چون ختم تمام شد و از دعا فارغ شد یکبار
 دعا کرد و دعا سجده و تعالی آن جلیله بعضی را گفت و رحمت خود را کرد مولانا فقر الدین
 نورستانی رحمه الله تعالی که تحصیل علوم ظاهری کرده بوده است همیشه در خاطر سپید داشت
 که بعد از تحصیل علوم بسوگ راه خدای تعالی اشتغال نماید و وقتی در یکی از مدارس مصر خانه داشتند
 در آنجا مطالع مشغول بوده و میر از مطالعه کمالی حاصل شد از برای تحفید خاطر از خانه خود بیرون آمده
 داعیه سلوک بر دلش تازه گشته با خود گفته است آخر روزی از آنچه در آنم بیرون می باید آمد روز
 آن روز دست دیگر خانه خود باز نرفته است و همچنان خانه را با کتابها و متاعهای دیگر در باز گذاشته
 است و پیش شیخ فکری رحمه الله تعالی علیه که در آن وقت در مصر بارشاد متعین بوده و فقه و سلوک
 مشغول گشته و تا وی زده بود در صحبت وی بوده و چون از دنیا رفته است و طلب کمالی تکمل سفر
 اختیار کرده در آن وقت شیخ محی الدین طوسی که از اولاد امام خراسی است رحمه الله تعالی شهرت
 تمام داشته است و در شهر طوس میبوده بصحبت وی آمده آنچه میخواست است آنجا نیافته از آنجا بدو
 دیرانی پیش فرزندان انجی علی تعلق شاه رفته است آنجا نیز آنچه می خواسته نیافته چون از آنجا سفر
 می کرده فرزندان انجی علی وی را گفته اند که یکی از درویشان پدر ما در قریه ابرو و بیاض و گوی را

پیر بنی دور نمی نماید با خود گفته است شیخ خراسان آن و شیخ زادگان این درویش دیگر چه خواهد بود
اما احتیاط را با برده رفته چون با بخار سیده شیخ حافظ بخت همی بده دیگر رفته بوده آنجا بود و گاه
از آمدن وی خبر یافته با اصحاب گفته که ما را همان عزیز رسیده محبت ناساخته بابرده بازگشته چون
چشمش بر مولانا افتاده این صانع مشهور را خوانده که مصلح یار در خانه و ما گرد جهان میگرددیم
و میان ایشان صحبت در گرفت و تا شیخ حافظ زنده بوده است در صحبت وی بوده است و با وی
اربعینها نشسته و تربیتها یافته و بعد از وفات وی بولایت جام تشریف آورده و در جوار تربیت
مقدسه حضرت شیخ الاسلام احمد قدس سره اربعین نشسته و مشایخ جام را به یکسان مشایخ وقت آنقدر
اخلاص و اعتقاد نموده که نسبت بوی می گفته است که حضرت شیخ الاسلام احمد قدس سره تعالی
روحه بهر ولاد خود التفات بسیار است تا غایتی که بخواجه محمد خاوری که ظاهری بس پریشان آفته
التفات بسیار دارد و یکی از علما بهرات که نزد دوح مشهور بوده در سلوک راه خدای تعالی جبر
تمام داشته صحبت وی آمده بود و اظهار طلب کرده ویر گفته است که بهرات رجوع می باید کرد و
با اهل بیت می باید بود هر چند احوال کرده فائده نداشت چون بموجب مروی باو گشته و بهرات
رسیده غرقوب بیمار شده و بجوار رحمت حق پیوسته بخاطری آید که در خز جرد جام در سرای که تعلق
بوالدین فقیری داشت نزول فرموده بود و من چنان خرد بودم که مرا پیش ناوای خود نشاند بود
و با نگشت مبارک خود نامهای مشهور چون عمرو علی بروی هوامی نوشت و من آن را می خواندم
بسم می نمود و بوی فرمود و از آن شفقت و لطف وی در دل من تخم محبت و ارادت پاشید
و از آن وقت باز هر روز نشود نمای دیگری یا بام میدارم که بر محبت ایشان زیم و در محبت ایشان
میرم و در زمره محبان ایشان برانگیخته شوم **اللهم احببني محبتك كما احببتني محبتك كما**
احببتني في شهرة المساكين بعد از شصت و نه عشرون و نه نامه از خراسان عزیمت زیارت
حرمین شریفین زادگاهها تعالی شرفا کرد و از آنجا بمصر رفت و آنجا بجوار رحمت حق پیوسته و در
در قرقه است نزدیک بقبر امام شافعی رضی الله تعالی عنه و آنجا بسیدی فخر الدین مشهور است
شاه علی فراهی رحمه الله تعالی وی از مریدان شیخ رکن الدین علامه الدوله است پیر و عالم
فره بوده و عمر گشته بود خواست که از حکومت استعفا کند و در آخر حیات منزه می شود و بطاعت و عبادت

سلامه قدس الله تعالی
و انتم فی قلوبنا زنده
والله اعلم
سید محمد
رازی
ع

اشتغال نماید پسر خود شاه علی را بجانب رودی بادشاه وقت فرستاد تا مشهور حکومت بنام خود بنام
و پدر و پیرا معذور دارد و گذرد وی بر نواحی سمنان بود و پیران نواحی با قطع الطریق محاربه نمود
چنانچه همه متعلقان وی کشته شدند و وی نیز در خما خورده در میان کشندگان افتاد و شیخ رکن الدین
علامه الدوله را در غیب نمودند که در فلان موضع جمعی کشندگان در میان ایشان یکی دنده مانده است
و قاطبیتی تمام دارد و پیرا در باب شیخ بآن موضع رفت هیچکس زنده نیافت بار دیگر بهمان مامور شد
دیگر بار بهمان موضع رفت هیچکس زنده نیافت بار سوم بهمان مامور شد تفحص بسیار کرد و در یکی
از آنها فی الجمله افرجیات نفوس کرد و پیرا بر داشته همراه خود برد و قهر و وی کرد چند آنکه بحال خود باز آمد
و جراحهای وی نکوشد و روی بر آورد و شیخ ویرا گفت اکنون که صحت یافتی بجهت کفایت هم خود
خواهی به پیش بادشاه رود خواهی بجانب پدر شوی گفت مرا خاطرنمی خواهد که از خدمت شیخ
مغایرت نایم می خواهم که دست ارادت و دامن حضرت شیخ زخم آخر پیش پدر رفت و از وی
اجازت خواست و بصحبت شیخ مراجعت نمود و بحسن تربیت شیخ رسید با آنچه رسید شیخ محمد شاه
فراهی رحمه الله تعالی بطولم ظاهری و باطنی آراسته بوده است و بیک اسطه مرید شاه علی
فرایست در آخر حیات غم مخ کمر دانه راه هرگز چون منو جان رسید بیمار شد و بهمانجا وفات
یافت و قبر وی آنجاست صاحب کشف و کرامات و الهام بوده است گویند که در سفر حج بشهر
رسید که آنجا خواباتی بود مراقب نشسته بود ناگاه صبح زد یکی از علما که همراه بود و سبب آن پرسید
گفت خوابات این شهر به من کشف شد زنی دیدم بنایت جمیله گفتم خداوند او را بمن بخشید بر من
در دادند که چرا گوئی که ترا بوی بخشیم آن زن در همان وقت توفیق توبه یافت شیخ بهاء الدین
عمر قدس الله تعالی روحه می خواهد زاده شیخ محمد شاه است و مرید وی و از بعضی اکابر
استماع دارم که می گفت معلوم نیست که در سلسله اصحاب شیخ رکن الدین علامه الدوله چنان می بود باشد
از صغیر سن مجذوب بوده است و آثار جذبه بروی ظاهر بود و ساعات او را صلوة کسی اعمی نشانند
که بر کعبت اعدا و رکعات ویرا تنبیه می کرد که بخود نگاه داشت آن نمیتوانست کرد و قتی در احوال حال
از غایت تپشش که این طائفه مای باغ با خال خود شیخ محمد شاه از نایافت مقصود سخنی میگفته
است خال وی این بیت خوانده بوده است **بیت** اگر ناله کسی ناله که یاری در سفر دارد

نجات

جَالِ لَدَاتِ اسْتَرْوُ الْعَقْلَ الْفَارِقِ بَيْنَ الْأَشْيَاءِ فِي عِلَّةِ دَوَالِدَاتِ الْقَدِيمَةِ وَأَوْفَقِ
 التَّيْمِزِ بَيْنَ الْقَدِيمِ وَالْحَدِيثِ لِيَهْوِيَ الْبَاطِلَ عِنْدَكَ فَجَمْعُ الْحَقِّ وَكَيْفِي هَذِهِ الْحَالَةُ جَمْعًا
 روزی پیش وی خبر بزرگ بریدند بسیار لطیف و شیرین بود چون چشید دست از آن باز کشید سبب
 آن باز پرسید گفت اندک آن مراد آنچه در آنم بازی آوردی را حالی تمام و جوی عظیم بود چون
 در مجلس سماع حال بروی متغیر شدی صیحات و زعقات دی که اثر مجلیان سرایت کردی
 و همه را حال دقت خوش گشتی قوفی رحمه الله لیلته الجمعه غره رمضان شته اربع و عتین و ثمانیا و قوفی
 درگاه از گاه است در پایان قبر شیخ الاسلام قدس الله تعالی سره شیخ بهاء الدین ولد
 رحمه الله تعالی بسخنه گفته اند که وی بصحبت شیخ نجم الدین کبری رسیده است و از خلفای
 دی است نام وی محمد بن حسین بن احمد الخطیب البکری است از فرزندان امیر المومنین بابکر است
 رضی الله تعالی عنه و مادر وی دختر پادشاه خراسان علاء الدین محمد بن خوارزم شاه بود حضرت
 رسالت صلی الله علیه و آله وسلم و پدر او خواجه شارت فرمود که دختر خود را به حسین خطیبی بخاح کن و بدار
 نهم ماه بهار الدین ولد متولد شد و چون دو ساله شد والد وی نقل کرد و چون بسن تمیز رسید
 تحصیل علوم دینی و معارف یقینی مشغول شد تا کمال وی بجائی رسید که حضرت رسالت صلی الله
 علیه و آله وسلم و پدر او واقع سلطان العلماء لقب نهاد و چون ویرا ظهوری تمام حاصل شد و مرجع
 خواص و عوام گشت جمعی از علمای چون امام فخر الدین رازی و غیره را بروی عرق حسد بجنبید
 ویرا بخرج بسلطان وقت تهم داشتند ویرا از شهر بلخ عزرا خواستند و در آن وقت ولانا جلال الدین
 خرد سال بود از راه بغداد که توجیه نمودند چون بغداد رسید در جمعی پرسیدند که اینان چه طاعتند
 و از کجای آیند و کجای می روند مولانا بهار الدین فرمود که هیچ الله و الی الله و لا حول
 و لا قوة الا بالله این سخن را بخدمت شیخ شهاب الدین سهروردی رسانیدند فرمود
 که مَا هَذَا إِلَّا جَهْلُ الدِّينِ الْبَلَخِيِّ و خدمت شیخ استقبال کرد چون برابر مولانا رسید
 از استر فرو آورد و از انوی مولانا را پرسید و بجانب خانقاه استدعا کرد مولانا گفت موالی را
 مدرسه مناسب ترست در مستنصریه نزول کرد و خدمت شیخ بدست خود موزة وی را کشید
 روز سوم عزیمت کرد مهابه که نمود و بعد از مراجعت بجانب روم متوجه شد و در چهار سال در

سلطان دین الدین
 وانی الله الخلیفه
 فدای آنم و فدای روم
 و جمیع جنش دقوت ما
 نیست مگر بخدای
 فرموده که از آن
 ببار الدین
 این سخن ببار الدین
 بلخ

آذربایجان

آذربایجان بودند و هفت سال در لارنده و در لارنده خدمت مولانا جلال الدین را در سن
 هفده سالگی که خدا ساختند و در ثلاث و عشرين و ستایش سلطان ولد متولد شد و چون سلطان ولد
 بزرگ شد هر کس ایشان را شناختی و با مولانا جلال الدین مانند دیگران بود که هر کس از آن
 سلطان ایشان را از لارنده بقونیه استدعا کرد و مولانا بهار الدین ولد آنجا بجا آمد و حجت حق پیوست
 سید برهان الدین محقق رحمه الله تعالی وی سیدت حسینی از نزدیکان از مریدان و
 تربیت یافتگان مولانا بهار الدین ولد بسبب شرافت او در خواطر در خراسان و ترند سیر مردان
 مشهور بود و همان روز که مولانا بهار الدین ولد وفات شد وی در ترند با جمعی نشسته بود و گفت برینا
 که حضرت استاذ و شیخ ازین عالم رحلت فرمود و بعد از چند روز بحجت تربیت مولانا جلال الدین
 بقونیه متوجه شد و خدمت مولانا مدت نه سال تمام در خدمت و ملازمت وی نیازمندی نمود و
 تربیتها یافت گفته اند که چون خدمت شیخ شهاب الدین سهروردی بروم آمده بود بدیدن سید
 برهان الدین آمد سید برهان که نشسته بود از جای بجنبید شیخ از دور تعظیم کرد و نشست و سخن
 واقع نشد مریدان پرسیدند که موجب سکوت چه بود شیخ فرمود که پیش اهل حال زبان حال می باید
 نه زبان قال پرسیدند که ویرا چگونه یافتند گفت که در یاکت سوان پیر زور و حافی و حقایق محمدی
 بنایت آشکار و بنایت پنهان و خدمت شیخ صلاح الدین رحمه الله تعالی از جمله مریدان سید
 بوده سیدی فرمود که عالم را بشیخ صلاح الدین بخشیدم و عالم را بمولانا و مراد بیک سید در دفع
 قیصریه است سلام الله تعالی وَ قِيَامَاتُهُ عَلَيْهِ وَعَلَى جَمِيعِ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ
 مولانا جلال الدین محمد البلخی الرومی قدس الله تعالی سرفه ولادت خدمت مولانا
 در بلخ بوده است در ششم رجب الاول شته اربع و ستایش می گویند که بخدمت مولانا از پنج سالگی
 باز حضور روحانی و اشکال غیبی یعنی سفره ملائکه و برهه جن و خواص انس که مستوران قباب عزت اند
 ظاهر می شده اند و مثل می گشته بخط مولانا بهار الدین ولد نوشته یافته اند که جلال الدین محمد در شهر
 بلخ شش ساله بوده که روز آدینه با چند کودک دیگر بر باهای خانهای ماسیر میکردند یکی از آن کودکان
 با دیگری گفته باشد که بیانا ازین بام بران بام جهیم جلال الدین محمد گفته است این نوع حرکت از سنگ گریه
 و جانوران دیگری آید حیث باشد که آدمی با اینها مشغول شود اگر در جان شما قوتی هست بیاید تا سوسه

بلخ لارنده بلخ
 و فتح راسه بلخ
 سکون فون و فتح
 وانی الله الخلیفه
 فدای آنم و فدای روم
 و جمیع جنش دقوت ما
 نیست مگر بخدای
 فرموده که از آن
 ببار الدین
 این سخن ببار الدین
 بلخ

بشالی روشن بیان کن گفت دو آینه سیبی یکی از فضلا حاضر بود این معنی را بنظم آورد و گفت
 شبنم کامل نجیب بن پیر کس بدین حرف نو آورده بصحرا سخن گفته که در حدیث رشالی
 خواهی سیبی دو آینه تصویر می کن روزی دیگر فرمود که پوسته وصف حال معشوق
 می کنم و این عجب که او را خود خالی نیست پس فرمود که می خواهم کسی این معنی را بنظم آورد
 همان فاضل حاضر بود گفت به باغی ای آنکه ترا بحسن تشال نیست چون حال من از
 حال رخ غالی نیست و صافی من همه زغال رخ تست وین طرفه که سرخ تو خود خالی نیست
 توفی فی شعبان سنه ثمان و سبعین ستایه ظهیر الدین عید الرحمن بن علی بن
 نرغش رحمه الله تعالی وی خلف الصدق و خلیفه یحیی بود مرید خود را چون باری بوس
 حاکم شد شیخ شهاب الدین برای وی پاره از خرقة مبارک خود فرستاد چون متولد شد آزاد کرد
 پوشانیدند اول خرقة که در دنیا پوشیده است آن بود چون بزرگ شد خدمت پدر مشغول شد
 و تربیت یافت و در ایام حیات پدر خود را زنت شب غرقه در خواب دید که بر و فقه شریفه رسول
 صلی الله علیه و آله وسلم آمد سلام گفت از حجره شریفه آواز آمد و علیک السلام یا
 بابا العجائی پدرو بران حال مطلع شد و اهل خود را از آن خواب خبر داد و بشارت داد
 ایشان را که مراد حاصل شد بعد از آن درس گفت حدیث نوخت و روایت کرد و تصنیف کرد
 از تصانیف وی یکی آنست که عوارف را ترجمه کرده است و در آنجا تحقیقات صادر از
 کشف و الهام بسیار است و بمقامات بلند رسید و کبریات از چند مشهور شد و این
 روایت را از اشعار شیخ شهاب الدین سرور دی بسیاری خوانده است شعر و قد گفت
 لا ارضی من الوصل بالرضی و احدثنا من فوق الرضی متبرکاً فکنا
 نقرقنا و نشط ما کنا فتعت بطیفت منک یا قی مسلمات توفی فی رمضان
 سنه ست و سبعمائة رحمه الله تعالی شیخ محمد بنی رحمه الله تعالی
 شیخ نجیب الدین نرغش قدس سره فرمود که روزی با جمعی از اصحاب در خدمت شیخ
 شهاب الدین قدس سره بود شیخ فرمود که یکی از اصحاب از خانقاه بیرون رفوهر کرد
 و در آنجا که ایستاده بود دید که در آنجا که ایستاده بود دید که در آنجا که ایستاده بود

فما تفرقت الی
 پس بیرون جدا گشت
 از آن دو دور شد
 و بی آن حالت
 اصلی قل شدم
 اکنون بخالی از
 سر پیدار
 سحر توفی شوم
 شد در میان سال
 بقصد و شانه زده
 عطف
 خیال کجواب
 نماید

و در آنجا که ایستاده بود دید که در آنجا که ایستاده بود دید که در آنجا که ایستاده بود

غریب که آنجا بیدار و در آن آرد که بوی آشنائی بمشام من می رسید یکی از اصحاب بیرون رفت
 کسی نیافت باز آمد که کسی نیافتم شیخ بهیبت فرمود که دیگر بار برو که بیانی دیگر بار برفت سیاهی
 دید از غریبت و سفر بروی ویرا درون آورد و قصد آن کرد که در صفت نعال بنشیند شیخ گفت
 ای شیخ محمد نزدیک آی که از تو بوی آشنائی می آید بگذشت و پهلوی شیخ بنشست شیخ
 و دی بایکد گیر در سر سخنها گفتند پس آن سیاه بوسه بران شیخ داد شیخ فرمود تا سفره حاضر کردند
 و چیزی خوردند و من روزه دار بودم شیخ فرمود هر که روزه دار است بحال خود باشد و ران سفره
 انا بود شیخ انا می خورد و دانه آن از دهن بیرون می آورد و پیش خود می نهاد و در خاطر من
 در گذشت که من دانه را بگیرم که برکت آب دهان شیخ بآن رسیده است و بآن فطار کنم چون
 این بر خاطر من گذشت آن سیاه پوست دست فرا کرد و آنرا برگرفت و بخورد و بمن نگریت و تبسم
 کرد من دانستم که خاطر مراد است چون سفره برداشتند شیخ گفت شیخ محمد حافظ قرآنست ولی
 چند وقت است که تنها خوانده است کسی نمی خواهد که هر روز چیزی بروی خواند هر که از اصحاب شیخ
 قرآن حفظ داشت چون عنایت شیخ را با وی دانستند و استعاضه آن کردند و مرا نیز در خاطر گذشت
 اما بربان یاور و م و حواله با اختیار شیخ کردم شیخ ویرا حواله بمن کرد و گفت شیخ محمد هر روز پیش
 علی شیراز می رود جزوی بروی می خوان چون شب در آمد شیخ عیسی که خادم شیخ بود
 پیام دانه می بیاورد و بعضی ازان خورده و بمن داد و گفت شیخ بعضی ازین خورده است و باقی ترا
 فرستاده تا بدان فطار کنی و گفته که بوی بگویی که این عوض آن ثقل انا رست که شیخ محمد بخورد پس من
 بدان فطار کردم چون نماز صبح بگذارد و من بجای رفتم آن سیاه در آمد و سلام کرد و من جواب گفتم
 بنشست و هیچ گفت و من نیز هیچ نگفتم که وی بهیبتی داشت یک جز از اول قرآن بخواند و روان
 بر فاست و بنام خود رفت و روز دوم همچنین کرد و روز سوم چون وظیفه خود بخواند بایستاد و گفت
 میان من و تو حق استاد و شاگردی خد من از نیم و شیراز ندیده ام مراد صفت مشایخ شیراز بگفته من
 آغاز کردم و نام هر کس از مشایخ که در آن عصر بود در غیر از می گفتم چون نام همه بگفتم گفت نام زهاد
 و گوشه نشینان نیز بگوئی نام ایشان نیز بگفتم چون تمام شد وی بپوش رفت چنانکه من ترسیدم که بگویم که
 نفس منقطع گشته بود زانی را در آن بود و بعد از آن مبهوش آمد و گفت رفتم و همه ایدم اکنون توانم

شیخ محمد بنی
 از دهان ۱۳

ایشان یک بازی گوی تا من صفت ایشان بگویم نام ایشان را یک یکی گفتم روی چنان وصف
ایشان می کرد که سلوک ایشان و حال ایشان و لباس ایشان چگونه است که گوی که با بر روی شسته
بود روی ایشان را و دیدن قیام کردم پس در آن گفتم یکی از آنها که یاد کردیم که وی را حسین فلان
گویند از مرتبه ولایت افتاد و نام وی از جریده اولیای محو کردم گفتم سبب چه بود گفت با شاه شیراز
تا یک ابو بکر را بوی ادا و قی پرید آمد و پیش وی رفت و در مال و نعمت داد و سبب آن از نظر
حق بقتاد پس من این سخن ویرا یاد دادم چون بشیر از آدم بچنان بود که وی گفته بود پس گفت
دیگری ازین زها که یاد کردی یکی مرانشان داده است و باست ظاهر کن تا به بنیم هر چند که شیه
کردم بخاطر من نیاید نظر کفش من کرد و گفت آن چیست مرا یاد آمد که زاهدی بود و شیه کفش
روختی چون بسفر بیرون می آمدم مراد و جفت کفش تبرک داد و گفت ایشان باشد که مرا بیا یاد
داری چه را خدا در و حاکم از صحبت وی بمن رسید آنگاه از خدمت شیخ خرقه پوشیده شج او را
اجازت لباس خرقه داد و ولایت خود بازگشت و آنجا مشهور شد و خلق بسیار می روی شدند
شیخ ابراهیم عجز و ب حمد الله تعالی وی همانست که ذکر وی در بیان احوال شیخ
نجیب الدین علی برغش گذشت شیخ نجیب الدین گفته است که دیوانه عجب بود و خلق می گفتند
که وقت باشد که چند روز هیچ نخورد و وقت باشد که یک دفعه صد من بخورد و در احوال و
کرامات عجیب می گفتند مرا آن روی صحبت وی بود ویرا گفتم بیا تا یک روز هم صحبت باشیم
اجابت نمی کرد یکبار آخر روزی ویرا در بازار دیدم میان زمستان بود و گفت این ساعت
وقت است که هم صحبت باشیم لیکن بشرط آنکه شب در مسجد بازار باشیم با و سه در مسجد
رفتیم گفتم طعامی بیاورم گفت من سیرم پس برت و باران آمدن گرفت و ناودانها روان
گشت چون نماز شام و خفتن بگذاردیم و خلق از مسجد بیرون رفتند و من با و سه تنها
بماندم گفت من اگر سه نام چیزی می یابم تا بخورم شب تاریک بود و برت باران عظیم
می آمد چند دینار زر داشتیم ویرا دادم و گفتم معذور دار که عذر واضح است این زرا فردا
خوت ساز زرا بستد و ساعتی صبر کرد و باز گفت من اگر سه نام بر خیزد چیزی می یابم تا بخورم
خانه من از آن مسجد دور بود اما نزدیک آن مسجد مرا خوشی بود مستم بخانه وی رفتم چون

شنیده بودم که وی چیزی بسیار می خورد و گفتم مرا جماعتی همانان رسیده اند و این بآن معنی گفتم
که هر یک تن در حقیقت جمعی است از بس لطافت که در وی است از نفس و قلب و روح و غیره
ایشان گفتند دیر گاه است و طعامی بختی نموده است خدمتگاران داشتند هر یک را طبقی بر سر
نهادند بعضی پرازی برنج خام و بعضی پرازی باقلا خام و بعضی پنیر و بعضی نخود و گندم و یک در دانه
و یک در قند باقی می آوردند و گفتند خود به پزیدن اینها را پیش وی نهادم و با خود تخمین کردم آن همه
پنجاه من بود گفتم صبر کن تا اینها را بپزم گفتم من همچنین بخورم و همه را همچنان خام بخورد و ساساخته
صبر کرد و آواز سائی از راه گذر برآمد که دیو زده میگرد از مسجد بیرون و دید و هر چه جمع کرده بود
از وی بستد مقدار ده من نان پاره با و طعامها بمسجد درون آورد و همه را بخورد چون
از شب نیمه گذشت مرا گفت برخیز و در گوشه مسجد رود و نجیب که بسیار زحمت از من کشیدی اما
اگر حرکتی کنی یا بجینی ترا هلاک کنم من بگوشت مسجد برنتم و نجیبم در زهره آن نداشتم که حرکتی کنم
چنانکه اگر عضوی از من خارش میکرد زهره خاریدن نداشتم و در آن مسجد سنگی بزرگ نهاده بود
هر ساعت بر فاستی و آن سنگ را بر گزافتی و با این من آوردی و با خود گفتی این سنگ را بوی
فرو کویم و دی را هلاک کنم باز هم خود گفتی که روانها شد که بدش مردی پیر است فردا خرج کند آن
سنگ را باز بجای خود نهاده ای چند نوبت چنین کرد و مرا از ترس خواب نمی آمد اما خود را بخان لمی نمودم
که خوابم پس مرا گفت میدانم که در خواسته ترا زحمت بسیار دادم اکنون ترا بجای نجیبم بر بام
مسجد روم تا تو امین گردی و خواب کنی پس بر بام رفتم بر سر زبان مسجد یک خانه بود و کتاب
بسیار در آنجا که امام مسجد نهاده بود بان خانه رفت من از ترس برنتم و در خانه از بیرون بستم و نجیبم
آواز چیز خوردن و بی از خانه می آمد و من نجیب بودم که وی چه می خورد که می دانستم که در آن خانه هیچ خوردنی
نیست چون با و د بیرون آمد و رفت آن خانه رفتم دیدم که جلد های همه کتابها را خورده بود
شیخ جمال الدین نور رحمة الله تعالی شیخ نجیب الدین گفته است که وقتی مرا کسه
گفت که روی غریب بدین شهر آمده است نام من جمال الدین و جذبه قوی دارد و در مسجد جامع
می باشد مسجد جامع رفتم دیدم که جذبه عظیم دارد و استغراق تمام در پیشش از اثر آن چون کاسه
بر خون می ری رفتم و سلام کردم جواب داد پس گفت مرا با سفید و سیاه کنان کاری نیست یعنی مرا با فقها

الحمد لله
و السلام

و دانشمندان و نویسندگان ری نیست کسی حاضر بود گفت این شخص از صوفیان است پیش از این بهشت را چو ال
سوال کردم گفت من بروی ام الوی امی و چیزی نمی دانم مرا دستوران دختن خوش بود و پیوسته
ستوران دایمی یک روز در پایگاه برابر ستوران نشسته بودم ناگاه حالی بر من گشود گشت مجذبه
تا هر شد و حجاب منی از پیش من برداشتنده بیوش شدم و بیفتادم و در دست و پای ستوران
می غلطیدم چون بهوش باز آمدم مرا سر توحید کشف شده بود و بهم شیخ نجیب الدین گفته است
که وی پیوسته شیطیات گفتی چنانکه جمعی از علماء و صلحاء بانکار روی برخاستند و او را بکفر نسبت
کردند و بتکفیر و قوی نوشتند و پیش از آنکه ابوبکر که بادشاه شیراز بود بر در و عرصه
کردند و اجازت قتل او خواستند تا بک گفت که اگر دو شخص دیگر که در شیراز اند فتوی دهند
بتکفیری اجازت هم بقتل می کشی شیخ نجیب الدین بر غش و یکی شیخ معین الدین که بزرگ دیگر
بوده است در آن وقت فتوی پیش من آوردند من بر آن نوشتم که او مجذوب است
و مغلوب و کشتن وی جائز نیست و شیخ معین الدین نیز همین نوشت تا بک بقتل و
اجازت نداد و بهم وی گفته است که یک روز وضوی ساختم و جمال الدین در من نگرست
چون آب بروی می رسانیدم گفتم آنگاه الحکات جمال الدین گفت هیچ حدی مانده است که
می گوئی آنفع الحکات بگو آنفع الحکات شیخ شمس الدین صفی رحمه الله تعالی
وی از مشایخ کبار بوده است و صاحب حالات عظیم و کرامات بزرگ در وقتی که شیخ
نجیب الدین به نیت خدمت شیخ شهاب الدین قدس سره عزیمت بغداد کرده است شیخ
شمس الدین رفیق وی بوده است وی بر شیخ نجیب الدین قرآن خوانده بود و شیخ نجیب الدین
بر وی چیزی از فقه و در خدمت شیخ بایکد بگر صحبت می داشتند شیخ نجیب الدین گفته است که
چون بشیر از مراجعت می کردم خدمت شیخ براس من اجازت الباس خرقة نوشت و برای
شیخ شمس الدین نیز نوشت و چهل عدد کلاه به او داد و بیست بخت به شیخ شمس الدین
و بر هر یکی نام یکی از بزرگان شیراز نوشته و فرمود که چون بشیر از بسید اول به نیابت ما
اینهارا با آنان در پوشانید که نامهای ایشان بر آنجا نوشته است آنگاه الباس
فرقه و یکدیگر کنید شیخ نور الدین عبدالصمد نطنزی رحمه الله تعالی و

له و چون آب بروی
رسانیدم آنوقت
می دارم حدیث را از
جمال الدین گفت
حدی مانده است که
می گوئی آنفع الحکات
بگو آنفع الحکات
شیخ شمس الدین
صفی رحمه الله تعالی
وی از مشایخ کبار
بوده است و صاحب
حالات عظیم و
کرامات بزرگ در
وقتی که شیخ
نجیب الدین به نیت
خدمت شیخ شهاب
الدین قدس سره
عزیمت بغداد
کرده است شیخ
شمس الدین رفیق
وی بوده است وی
بر شیخ نجیب
الدین قرآن
خوانده بود و
شیخ نجیب
الدین گفته
است که چون
بشیر از مراجعت
می کردم خدمت
شیخ براس من
اجازت الباس
خرقة نوشت و
برای شیخ
شمس الدین
نیز نوشت و
چهل عدد
کلاه به او
داد و بیست
بخت به شیخ
شمس الدین
و بر هر یکی
نام یکی از
بزرگان
شیراز
نوشته و
فرمود که
چون بشیر
از بسید
اول به
نیابت ما
اینهارا
با آنان
در پوشانید
که نامهای
ایشان بر
آنجا
نوشته
است آنگاه
الباس
فرقه و
یکدیگر
کنید
شیخ
نور الدین
عبدالصمد
نطنزی
رحمه الله
تعالی و

مرید شیخ نجیب الدین علی بن برغش است عالم بوده بعلوم ظاهری و باطنی شیخ عز الدین
محمود کاشی و شیخ کمال الدین عبدالرزاق کاشی رحمهما الله تعالی هر دو مرید وی اند شیخ
کمال الدین عبدالرزاق در تفسیر تائیدات می گوید و قد سمعت شیخنا المولی نور الدین
عبدالصمد قدس الله تعالی روحه الغریب عن ابیه انه کان بعض الفقهاء
فی حدیثه الشیخ الکبیر شهاب الدین قدس الله تعالی روحه
فی شهود الوحدیه و مقام البقاء و له ذوق عظیم فاداه فی بعض الايام
یجکی و یتأشف فساله الشیخ عن حاله فقال اری حجتی عن الحق حده
بالکثرة و در دقت فلا اجد حلی فنبه الشیخ علی انه بدایة
مقام البقاء و ان حاله هذه اعلى او ارفع من الحال الاولی
و اتمه شیخ عز الدین محو الکاشی رحمه الله تعالی وی صاحب ترجمه عوارف
است و شارح قصیده تائیه فارضیه و سی حقایق بلند و معارف ارجمند و رین و کتاب درج
کرده است و قصیده را شرح مختصر مفید نوشته است و کشف معضلات و حل مشکلات آن
کرده است بمقتضای علم و عرفان و ذوق و وجدان خودی آنکه مراجعت کند شیخ دیگر
چنانکه در دیباچه آن می گوید و کما ارجح فی املائه الی مطالعة شرح
کیلا یرکب منه فی قلبی رسو و انشأ رسد باب الفتوح و کشف
بأذیال الروح فالتوهمین ذکوا الغیر و احدث و ذو فی السیر و کرا فی التحریر
کمال الدین و عبدالرزاق
یعنی شنیدم از شیخ کمال الدین که وی از بزرگان و دانشمندان است
قدس الله تعالی روحه الغریب عن ابیه انه کان بعض الفقهاء
فی حدیثه الشیخ الکبیر شهاب الدین قدس الله تعالی روحه
فی شهود الوحدیه و مقام البقاء و له ذوق عظیم فاداه فی بعض الايام
یجکی و یتأشف فساله الشیخ عن حاله فقال اری حجتی عن الحق حده
بالکثرة و در دقت فلا اجد حلی فنبه الشیخ علی انه بدایة
مقام البقاء و ان حاله هذه اعلى او ارفع من الحال الاولی
و اتمه شیخ عز الدین محو الکاشی رحمه الله تعالی وی صاحب ترجمه عوارف
است و شارح قصیده تائیه فارضیه و سی حقایق بلند و معارف ارجمند و رین و کتاب درج
کرده است و قصیده را شرح مختصر مفید نوشته است و کشف معضلات و حل مشکلات آن
کرده است بمقتضای علم و عرفان و ذوق و وجدان خودی آنکه مراجعت کند شیخ دیگر
چنانکه در دیباچه آن می گوید و کما ارجح فی املائه الی مطالعة شرح
کیلا یرکب منه فی قلبی رسو و انشأ رسد باب الفتوح و کشف
بأذیال الروح فالتوهمین ذکوا الغیر و احدث و ذو فی السیر و کرا فی التحریر

مرید و جامع
و یکس شده
بهم در پیش
و یکس از
و عادت من
در نوشتن
چیزی آن است
که در این سبب
از چیزی سبب
و سبب باشد
در دست خود
بشیران غیب
و بسیار در این
و طلب کند
آنکه فیض
طلب کند
زیر لب
در این سبب
بگوید که از غیب
بگوید چون شد
و

تَفَرُّجُ الْقَلْبِ مِنْ مَظَانِ الرَّيْبِ وَتَوَجُّبِهِ وَجْهَهُ بِلِقَاءِ مَدِينِ الْغَيْبِ
 اسْتَنْزَالُ الْفَيْضِ الْجَدِيدِ وَاسْتِعْمَالُ الْبُيُوتِ الْبَرْدِ فِي رِجَالِ الْغَيْبِ
 از تلامذه خود نوشته است و آنرا در وی الکتاب یعنی کتاب عوارض المعاصِر
 عن شیخی و مولای فی نور الدین عبد الصمد بن الشیخ علی الاصفهانی و من
 الشیخ العالم طهر الدین عبد الرحمن بن علی بن بزرغش و همما عن
 شیخهما الامام العالم العارف نجیب الدین علی بن بزرغش الشیرازی و هو
 عن شیخه قطب الاولیاء سید العارفین مصنف الکتاب رحمه الله
 و علیهم اجمعین و لی فی کشف حقائقه و بیان معضلاته طریق خاص
 فی الروایة عن مصنفه بلا واسطه و هو ای رأیته فی مبشره قرائت
 علیه کتابه المدکور فتجلی علی حقایقه و دقایقه والله الموفق من يشاء
 لما يشاء و هو علی کل شیء قدیر و از معارف ویست این چند رباعی که مطهر میگردد
 رباعی دل گفت مرا علم لدنی هوس است + تعلیم کن اگر ت برین دست رس است گفتیم که الف
 گفت و اگر گفتیم هیچ + در خانه اگر هست یک حرف بس است + به باغی می عکس رخ تو داده نور
 بصرم + تا در رخ تو بنور تو می نگرم + گفتی منکر بغیر آخر کو + غیر از تو کس که آید اندر نظرم
 ای دوست میان ما جدائی تا کی + چون من توام این توئی دما کی تا کی + با غیرت تو مجال
 غیری چونانند پس در نظر این غیر نمائی تا که داین دو قطره نیز از معارف وی است
 کثرت چونیک در نگری عین وحدت است + بارشکی نماید درین گزاشکی است + در هر عدد
 زردی حقیقت چون بگری + هر صورتش به بینی ورماده یکی است + تا توئی در میان غالی نیست
 چهره و حدت از نقاب شکی + اگر حجاب خودی بر اندازی عشق و محشوق و عاشق است یکی

عوارض المعاصِر من کتاب
 عبد الرحمن بن علی بن بزرغش الشیرازی
 عن شیخه قطب الاولیاء سید العارفین
 مصنف الکتاب رحمه الله و علیهم اجمعین
 و لی فی کشف حقایقه و بیان معضلاته
 طریق خاص فی الروایة عن مصنفه بلا واسطه
 و هو ای رأیته فی مبشره قرائت علیه کتابه
 المدکور فتجلی علی حقایقه و دقایقه
 والله الموفق من يشاء لما يشاء و هو علی کل شیء
 قدیر و از معارف ویست این چند رباعی که
 مطهر میگردد رباعی دل گفت مرا علم لدنی
 هوس است + تعلیم کن اگر ت برین دست رس
 است گفتیم که الف گفت و اگر گفتیم هیچ
 + در خانه اگر هست یک حرف بس است + به
 باغی می عکس رخ تو داده نور بصرم + تا
 در رخ تو بنور تو می نگرم + گفتی منکر
 بغیر آخر کو + غیر از تو کس که آید اندر
 نظرم ای دوست میان ما جدائی تا کی + چون
 من توام این توئی دما کی تا کی + با غیرت تو
 مجال غیری چونانند پس در نظر این غیر
 نمائی تا که داین دو قطره نیز از معارف وی
 است کثرت چونیک در نگری عین وحدت است
 + بارشکی نماید درین گزاشکی است + در هر
 عدد زردی حقیقت چون بگری + هر صورتش
 به بینی ورماده یکی است + تا توئی در میان
 غالی نیست چهره و حدت از نقاب شکی + اگر
 حجاب خودی بر اندازی عشق و محشوق و عاشق
 است یکی

نست و آن طریق
 این است
 کتاب این کتب
 توان دیدم که
 بودی در این کتاب
 به حدیثی در این کتاب
 این کتاب در این کتاب
 بودی در این کتاب
 که در این کتاب
 و این کتاب
 آن کی را که
 بر این کتاب
 به حدیثی در این کتاب
 این کتاب در این کتاب
 بودی در این کتاب
 که در این کتاب
 و این کتاب
 آن کی را که

شیخ کمال الدین عبد الرزاق کاشی رحمه الله تعالی وی مرید شیخ نور الدین
 عبد الصمد نظری است جامع بوده میان علوم ظاهری و باطنی وی را مصنفات بسیارست چون تفسیر
 تاویلات و کتاب اصطلاحات صوفیه و شرح قصص حکم و شرح منازل السائرین غیر آن در رسائل
 باشی رکن الدین علاء الدوله قدس الله سره معاصر بوده است و میان ایشان قول بود
 وجود مخالفات و مباحثات واقع است و دران معنی بیکدیگر مکتوبات نوشته اند امیر اقبال
 سیستانی مدراه سلطانیه باشی کمال الدین عبد الرزاق همراه شده بود از وی استفسار
 آن معنی کرده ویرادران معنی غلط تمام یافته پس از امیر اقبال سیستانی پرسیده که شیخ نورشان
 شیخ محی الدین عربی و سخن او چه اعتقاد دارد در جواب گفته است که او را مردمی عظیم الشان
 میگرد و در معارف امامی فرماید که درین سخن که حق را وجود مطلق گفته غلط کرده و این سخن را از پیرو
 وی گفته مل همه معارف او خود این سخن است و ازین بهتر سخن نیست عجب که شیخ قاضی را انکار
 می کند و جمله انبیاء و اولیاء و ائمه برین مذهب بوده اند امیر اقبال بن سخن را به شیخ خود عرضه داشت
 کرده بوده است شیخ در جواب نوشته است که در جمیع مل و خل بدین رسوائی سخن گفتن
 و چون نیک بازنگار فی مذهب طبعیه و دهریه بهتره بسیاری ازین عقیده اند و در نفی و ابطال این
 سخنان بسیار نوشته و چون این خبر به شیخ کمال الدین عبد الرزاق رسید شیخ رکن الدین علاء الدوله
 مکتوبی نوشته است و شیخ آنرا جواب نوشته و هر دو مکتوب بعبارت ایشان نقل کرده
 میشود و مکتوبات شیخ کمال الدین عبد الرزاق کاشی رحمه الله تعالی
 احوال تأیید و توفیق و انوار توحید و تحقیق از حضرت احدیت بظواهر ظلال نور مولانا
 الاعظم شیخ الاسلام حافظ اوضاع الشریع قدوه ارباب لطیفه مقیم مرادفات الجلال مقوم
 استار الجلال علاء الحق والدین غوث الاسلام و المسلمین متوالی با دو ده جات ترقی در مراح
 تحکوا باخلاقی الله متعاسله باو بعد از تقدیم مراسم دعا و اخلاص مینماید که این روش
 هرگز نام غرضش بی تعلیم تام نه برده باشد لیکن چون کتاب محروقه مطالع کردم چند بحث
 در انجا مطابق معتقد خویش نیافتم بعد از آن مدراه امیر اقبال می گفت که خدمت شیخ
 علاء الدوله طریق محی الدین العربی را در توحید نمی پسندد و دعا گو گفت از مشایخ هرگز

علاء الدوله طریق محی الدین العربی را در توحید نمی پسندد و دعا گو گفت از مشایخ هرگز

الکون ازین احاطه معلوم گردد که حق تعالی از جمیع تعینات منزّه است و تعیین او بعین ذات خویش واحدیت او نه احدیت عددی تا او را ثانی باشد چنانکه سنائی رحمه الله تعالی گفته است رباعی احدیت و شمار از و مغزول و بیاد از و مغزول + آن احدی که عقل و اندر فهم + و آن صمدی که حس شناسد و فهم + و هم همه متعینان اند برگز متعینی غیر متعین محیط نشود و الله اکبر آن یقیناً که آنچه بتعین قیاسات اول اول آخر هو واحد لا غیر ثانیة و لا موجود و لا غیر مضاف هو اول هو آخر هو ظاهر هو باطن کل و کله یکا غیر پس هر که این مرتبه باشد حق تعالی او را از مراتب تعینات مجرور گرداند و از قید عقول برهاند و کشف و شهود بان حالت رسد و الا در حجب جلال بماند و در سخن سانی کوثر امیر المؤمنین علی رضی الله تعالی عنه آمده است **الحقیقة کشف مبجحات الجلال من غیر اشارات** چه اگر اشارت حسی یا عقلی در وقت تجلی جمال مطلق بماند معین تعین پیدا شود و جمال عین جلال گردد و شهود و نفس احتیاج به مبجحات من لا یغیر فیه لا هو و حدّه و انصاف آنست که هر بخشی که در عروه در نفی این معنی فرموده و لا کل آن برین مستقیم و طریق بر بیان نیست ازین جهت دانشمندان که معقولات دانند نمی پسندند و وصف خضر سرگشته که فرموده است از شیخ الاسلام مولانا نظام الدین غلامی موش بر روی سلاطین بر سیدم فرمود که این خضر تر کمان ستی چکره حال خضر تر جهان می پر سید و چون در او اکل جوانی از بحث فضیلات و شرعیات فارغ شده بود

خداوند
سبحانه
و تعالی
در هر حرف که بگوید
نیست
درجه خضر حال
و نهان می باشد
در کمال عبادت
و در کمال معرفت
و در کمال سلوک
و در کمال تقوی
و در کمال ریاضت
و در کمال عبادت
و در کمال معرفت
و در کمال سلوک
و در کمال تقوی
و در کمال ریاضت

الکون ازین احاطه معلوم گردد که حق تعالی از جمیع تعینات منزّه است و تعیین او بعین ذات خویش واحدیت او نه احدیت عددی تا او را ثانی باشد چنانکه سنائی رحمه الله تعالی گفته است رباعی احدیت و شمار از و مغزول و بیاد از و مغزول + آن احدی که عقل و اندر فهم + و آن صمدی که حس شناسد و فهم + و هم همه متعینان اند برگز متعینی غیر متعین محیط نشود و الله اکبر آن یقیناً که آنچه بتعین قیاسات اول اول آخر هو واحد لا غیر ثانیة و لا موجود و لا غیر مضاف هو اول هو آخر هو ظاهر هو باطن کل و کله یکا غیر پس هر که این مرتبه باشد حق تعالی او را از مراتب تعینات مجرور گرداند و از قید عقول برهاند و کشف و شهود بان حالت رسد و الا در حجب جلال بماند و در سخن سانی کوثر امیر المؤمنین علی رضی الله تعالی عنه آمده است **الحقیقة کشف مبجحات الجلال من غیر اشارات** چه اگر اشارت حسی یا عقلی در وقت تجلی جمال مطلق بماند معین تعین پیدا شود و جمال عین جلال گردد و شهود و نفس احتیاج به مبجحات من لا یغیر فیه لا هو و حدّه و انصاف آنست که هر بخشی که در عروه در نفی این معنی فرموده و لا کل آن برین مستقیم و طریق بر بیان نیست ازین جهت دانشمندان که معقولات دانند نمی پسندند و وصف خضر سرگشته که فرموده است از شیخ الاسلام مولانا نظام الدین غلامی موش بر روی سلاطین بر سیدم فرمود که این خضر تر کمان ستی چکره حال خضر تر جهان می پر سید و چون در او اکل جوانی از بحث فضیلات و شرعیات فارغ شده بود

خضر سرگشته
مولانا نظام الدین
غلامی
موش بر روی
سلاطین
بر سیدم
فرمود که
این خضر تر
کمان ستی
چکره حال
خضر تر
جهان می
پر سید
و چون
در او اکل
جوانی
از بحث
فضیلات
و شرعیات
فارغ
شده بود

و از ان بجهت و بحث اصول فقه و اصول کلام هیچ تحقیقی نگشود و تصور افتاد که بحث معقولات و علم آتی و آنچه بران موقوف بود مردم را بمعرفت می رساند و ازین تردد و باز ماندن آتی در تحصیل آن صرف شده و آنحضار آن بجای بر سید که بهتر از ان صورت نه بند و چندان وحشت و اضطراب و احتیاج بل از ان پیدا شد که قرار نماند و معلوم گشت که معرفت مطلوب بطریق عقل برتر است چه در ان علوم هر چند حکماء از تشبیه بصور و اجرام خلاص یافته اند و تشبیه با روح اقتاده اند تا و تکیه که صحبت مقصوفه و ارباب ریاضت و مجاهده اختیار افتاد و توفیق حق دشگیر شد و اول این سخنان بصحبت مولانا نور الدین بلبل صمدی لفظی قدس الله تعالی روحه رسید و از صحبت او همین معنی توحید یافت و فصوص و کشف شیخ یوسف همدانی را عظیم می پسندید و بعد از ان بصحبت مولانا شمس الدین کشی رسیدم چون از مولانا نور الدین شنیده بودم که درین عصر مثل او در طریق معرفت کسی نیست و این رباعی سخن اوست **هر نقش که بر نقش هستی پیداست + آن صورت آنکس است کان نقش آراست + در بای کمن چو برزند موجی نو + موجش خوانند در حقیقت در یاست** و همین معنی توحید بیان می کرد و می گفت که مرا بعد از چندین اربعین این معنی کشف شد و آن وقت در شیراز هیچکس نبود که با او این معنی در توحید میان توان نهاد و شیخ ضیاء الدین ابوالحسن را این معنی نبود و من از ان در حیرت بودم تا فصول نیجار رسید چون مطالعه کردم این معنی باز یافت و شکر کردم که این معنی طریق موجود است و بزرگان بان رسیده اند و آنرا یافته اند و همچنین بصحبت مولانا نور الدین آید قوهی و شیخ صدر الدین روز بجان نقلی و شیخ ظهیر الدین بر غشش و مولانا اخیل الدین و شیخ ناصر الدین قطب الدین بنار ضیاء الدین ابوالحسن جمعی بزرگان دیگر رسیدم همه درین معنی متفق بودند و هیچکس مخالف یکدیگر نبود اکنون قبول یک کس خلافت آن قبول نمی توان کرد تا آنکه چون خود باین مقام رسیدم و بوم هنوز دل قرار نمی گرفت تا بعد از وفات شیخ الاسلام مولانا و شیخنا نور المله و الدین بلبل صمدی لفظی رشدی که برودل قرار گیری یافت هفت ماه و هجری که او را بانی بود در غایت شست و تقیل طعام نهایت کرد تا این می کشد و بران قرار گرفت و مطمئن شد و الحمد لله علی ذلک و هر چند خدا تعالی گفت فلا تزکوا أنفسکم لیکن فرموده **أما بعد**

خداوند
سبحانه
و تعالی
در هر حرف که بگوید
نیست
درجه خضر حال
و نهان می باشد
در کمال عبادت
و در کمال معرفت
و در کمال سلوک
و در کمال تقوی
و در کمال ریاضت
و در کمال عبادت
و در کمال معرفت
و در کمال سلوک
و در کمال تقوی
و در کمال ریاضت

و مولانا شیخ قستانی در تاریخ ولادت و وفات امیر قوام الدین گفته است که امیر تارک
سالک قوام است و دین که در طریق طلب مثل شاه او بهم بود سال خدمت وی و چهار سال در
بسیار روزه و آغاز عید عالم بود شب مفارقتش بر شهر مرشد و دست به ارفاق قضای
شیخ شب مقدم بود و خواجہ شمس الدین محمد الکوسوی الحامی رحمه الله تعالی و سے از
اولاد کبار و احفاد بزرگوار حضرت شیخ الاسلام احمد الحامی النامقی است قدس الله تعالی ستره
و خرقه حضرت شیخ که می گویند همان خرقه است که از شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس الله تعالی سره بود
رسیده بود و دیگر بیان آن و صلوات بر این حضرت رسالت صلی الله علیه و آله وسلم موجود است
از میان همان اولاد بخاندان ایشان رسیده جامع بود میان علوم ظاهری و باطنی و در او در
صبح و شام و ذکر هر بر طبق خدمت شیخ زین الدین می رفت و صحبت شیخ بهاء الدین عمر بسیار
می رسید و اعتقاد و ارادت تمام داشت و در او اهل حال و ساجد رسیده بوده است چنانکه
چند روز از حص غائب بوده و نماز با از وی فوت شده می فرمود که در آن جذب مشایخ
وقت چون شیخ زین الدین خوانی و شیخ بهاء الدین عمر بقصد تربیت و اصلاح حال من بر من
ظاهر شدند اما من هیچکدام را تسلیم نه کردم و خدمت شیخ زین الدین بر سینه من نشسته علی
میکرد و ازان آواز می آمد چنانچه حلا جان پنبه را از پنبه دانه جدا کنند این ذکر هرگز آن آواز
است که بمن رسیده است و میفرمود که بعد از آن حضرت شیخ الاسلام احمد قدس سره در صورت
خواجہ ابوالکلام که از اولاد بزرگوار و سے بود بر من ظاهر شد و نفس مبارک خود در من دمید
فی الحال بهوش باز آمدم و از وقت نماز پرسیدم و بقضای فوائت مشغول شدم مصنفات شیخ
محمد الدین بن العربی را معتقد بود و مسئله توحید را بموافقی وی تقریر میکرد و آن را بر سر من در حضور
علمای ظاهر چنان بیانی میفرمود که یکسری بران مجال انکار نمی بود و در اسرار و حقائق قرآن
و احادیث نبوی و کلمات مشایخ بغایت تیز فهم بود باندک توحی معانی بروی فایض میشد
که بعد از تامل بسیار بخاطر دیگران کم رسیدی خدمت مولانا سعد الدین کاشغری و مولانا
شمس الدین محمد اسد و مولانا جلال الدین ابویزد پورانی و غیر ایشان از عزیزان که
در آن وقت بودند مجلس می حاضر میشدند و معارف و لطافت و بر استخوان میکردند

و در شناسی و غلط و مجلس سماع و برادری عظیم می رسید و صیغهای بسیاری از و داثر آن همه مجلس
سراست میکرد و در بعضی اوقات مردمان را در صورت صفات غالبه بر نفوس ایشان سے دید
روزی میگفت که اصحاب با گاه گاه از صورت انسانی بیرون می آیند از و و بجال خود
باز میگردد و یک دو کس را نام می برد و میگفت که هر گاه که پیش من می آیند در صورت مگان
چهار چشم می نمایند بسیار بودی که در صحبت و می چیزی بر خاطر کسی گذشتی آنرا اظهار کنی
بر وجهی که غیر آن کس ندانستی توفی رحمه الله ضحوة النهار یوم السبت السادس والعشرون
من جمادی الاول سنة ثلاث و ستين و ثمان مائة و در تاریخ وفات و سے گفته که
شیخ اکمل قدوة اکمل که بود اهل صورت را بعضی رهنمون خواجہ شمس الدین محمد کز غمش
آسمان پر ششیده دلق نیلگون ساخت چادر ساحت قدس قدم به خیمه زد و از خفا امکان
بر من و چرخ دون لک پایه قدسش بود و سال تارخیش پیرس از چرخ دون و و قبر و سے
در حوالی مسجد جامع هرات است نزدیک بزار متبرکه فقیه ابویزد مرغی رحمه الله تعالی
مولانا زین الدین محمد ابوبکر تایبادی رحمه الله تعالی وی در علوم ظاهری
شاگرد مولانا نظام الدین هروی است اما بواسطه ورزیش شریعت و متابعت سنت
الاباب علوم باطنی بروی مفتوح شده بوده است و احوال و مقامات عالیه ارباب
ولایت میسر گشته و می بحقیقت اولیای بوده است و تربیت از و عایت شیخ الاسلام
احمد النامقی الحامی قدس الله تعالی سره یافته است و ملازمت و تربیت مقدسه و سے
بسیار می کرده است چنین گویند که بعد از آنکه خدمت مولانا نذقی بر یا عذات بهجا داشت
اشتغال نمود شیخ الاسلام احمد قدس سره بروی ظاهر شد و گفت خدا تعالی داری و در و تو
در شفا خانه مانده است خدمت مولانا مدت هفت سال پیاپی بیشتر پائے برهنه از تانیا
به تربیت مقدسه ایشان میرفتی و تلاوت قرآن هفت سال میشدی و چون به تربیت مقدسه
رسیدی در گنبدی که محاذی آنست بایستادی و تلاوت قرآن مشغول شدی و در هر چند وقت
اندکی بیشتر می آمدی تا مدت هفت سال را پیش مرقد شریف وی رسیده بعد از آن هر گاه که
پیش مرقد وی رسیدی به ششستی و ویرا اختلاف احوال که چند وقت می ایستاد گاه

دور و گاه نزدیک و در آخری نشست بی توقف سوال کردند جواب داد که همه با ما داشت
آنحضرت بود بعد از آنکه سی سال برین طریق بود و بعضی از اصحاب وی گفته اند که آنچه را معلوم
شده است هزار ختم قرآن برین طریق کرده بود از روی عبادت حضرت شیخ الاسلام اشارت بآن فرست
که احرام زیارت مشهد مقدس رضوی سلام الله علی من حل فیہ بند و با نهارت و غلغله و
نواز شمایافت و از آنجا عزیمت طواف مزارات طوس کرد شب در مزار تبرک شیخ ابونصر
سراج بود حضرت رسالت راضی الله علیه و آله و سلم در خواب پدید آمدند که فرمودند که فردا طوس ترا
در ویشی عریان پیش آید ویرا تعظیم کن و حرمت دارد لیکن سجده مکن چون با ما در شهر طوس
در آمد با محمود طوسی را که مجذوب بود و دید بران صفت که حضرت رسالت صلی الله علیه و آله
و سلم گفته بودی آمد چون مولانا را دید خود را بر زمین افکند و سر و سر نه کشید مولانا پیش آمد رسید
و زمانه بر پای ایستاد و بعد از ساعتی پای خود از بند بیرون کرد و بر پای خاست و با خود
می گفت ای بی ادب کسی را تعظیم نمی کنی که دوش پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم در تربت
شیخ ابونصر سراج با وی ملاقات کرد و وی را بتوفیق نشان داد و فرشتگان آسمان از وی شرم
می دارند مولانا بروی سلام کرد جواب داد و گفت برو که اولیا و روبرو با مظهر قدوم تو آمد
گویند که خدمت مولانا بعد از آن هر سال یکی از خواص خود را بسلامت بابا محمود فرستاده و
سخنان و سوره را نوشته بیاوردی و اگر چه آن سخنان نه بر طریق ارباب عقل بود و خدمت مولانا
معنی آن را فهم کردی و مقصود از آن بدانستی خدمت خواجہ محمد باقر قدس الله تعالی روحه در کربت
اخیر که کج می رفته است و زیارت مرقد مظهر خدمت مولانا آمده بودی فرموده که اول بار که همراه
خواجہ بزرگ خواجہ بهار الدین قدس الله تعالی سر کج میرفتیم بر سر سیدیم قافله و در فرقه خدمت بعضی
میل بجانب مشهد مقدس رضوی کردند و بعضی میل بجانب هری مقریر آنکه همه در پیشاپای او بودند
حضرت خواجہ میل بجانب هری کردند و فرمود که میخواهم که صحبت مولانا زین الدین ابو بکر برسم من جوان
بودم و از احوال خدمت مولوی آگاهی نداشتم بمشهد رفتم و خواجہ محمد برین معنی اظهار داشت سید که او
میگویند که چون حضرت خواجہ بنام باد رسیده و نماز باراد با خدمت مولانا بجماعت گزارده
در صفت اول چنانچه طریقه ایشان بوده بر آنکه شسته بوده چون مولانا را از او فراخ شده برخاسته

چند

پیش ایشان آمده و معاف کرده و نام پرسیده خدمت خواجہ فرموده اند که بهار الدین مولانا گفته است که
برای ما نقشی بر بند خواجہ فرموده اند که آمده ایم که نقش بر خدمت مولانا ایشان را بخانه برده اند
و دوسه روز صحبت داشته اند بعد از چند وقت دیگر یکی از اصحاب خواجہ عزیمت حج کرده بوده است خواجہ
وی را وصیت کرده بود که بصحبت و زیارت مولانا زین الدین ابو بکر برسی که وی از روز شش
شرعیته بمقامات عالیه از باب طریقت و حقیقت رسیده است در کتابی که شیخ عالم مفسر شیخ
سعید الدین جنبه شیرازی در شرح مزارات شیراز تصنیف کرده است نوشته است که مولانا
روح الدین ابو المکارم محمد بن ابی بکر البلیدی که از مشاییر اهل علم و فضل بوده و باوصاف شریفه
موصوف و باخلاق حمیده معروف و استادان بزرگوار را خدمت کرده بود و سندها عالی
داشت و سالها در جماره عتیق بدین شغف اشتغال داشت و در سنه سبع و ثمانین و سبعائیه وفات کرد
بعد از چند روز از وفات وی وی را خواب دیدم گفت که علماء و درجات ست و چه درجات که
میان ایشان و انبیا تفاوت نیست مگر یک درجه از وی سوال کردم که از علماء که اکنون
در قید حیات اند کدام از ایشان اقرب است بخدای تعالی گفت مولانا زین الدین ابو بکر تایید
و من وی را نمی دانستم چون از خواب در آمدم تجسس کردم کسی که وی را در خراسان دیده بود و تعریف
و توصیف کرد تو فی رحمه الله فی منتصف النهار من یوم الخميس سلخ محرم الحرام سنه احدى و تسعين
و سبعمایه و ملک عماد الدین زرقونی در تاریخ وفات وی گفته است شصت و شصت و تسعين بود
تاریخ بگذشته بمقتضای سلخ محرم شده نصف النهار آن پنجشنبه که روح پاک مولانا و اعظم
سوی خلد برین رفت و ملائک همه گفتند از جان خیر مقدم مولانا جلال الدین محمود را
هر غایبی رحمه الله وی نیز در علوم ظاهری شاگرد مولانا نظام الدین بود و بیست و بیست و رزق
شرعیته و متابعت سنت ازین طریق خطی کامل و نقیصی تمام یافته بوده است در تقوی و در جہدی
بلغ می نموده می آرد که بزرگ و سبکی از اکالات و مقامی را که وقف کرده بود در زراعت
و کار فرموده بود چون ازان وقوف یافته حاصل آن زراعت را تصرف کرده و فرموده
تا بر فقر و مستحقان تصدق نموده اند ملک بهرات یک صره زر برسم هدیه بوی فرستاد قبول نمود
حامل صره گفت اگر این را به پیش ملک باز برسم ملول خواهد شد بر فقرای که شاگردان

شماست و در هر سه می باشد قسمت کنید فرمود که تو خود آن را بدر سه بر و هر کس که قبول کند بوی
ابا بشرط آنکه بگوئی که این زر از کجاست زر را بدر سه بر و هیچ کس آن را قبول نکرد و در راه ذوالحجه
سه شان و سبعین و سبع مایه از دنیا رفته بود و قبرش در مغرب هرات است رحمه الله تعالی
مولانا جلال الدین ابو یزید پورانی رحمه الله تعالی وی کسب علوم مشرقی
کرده بوده و بواسطه رعایت شریعت و متابعت سنت بمقامات عالیه رسیده بود اکثر اوقات و
بعد از ادای وظائف طاعات بکفایت جهات مسلمانان گذشتی هر کسی در هر نیمی که بوسه رجوع
کرده بقدر وسع در آن هتام نمودی و در کفایت آن مبرکه از انبای دنیا رجوع بایسته کرد
بنفس خود رجوع کردی و هر سخن از مواظبت و نضاح که بر زبان وی گذشتی آنرا در نفوس مستعان
تا غیر عظیم بودی اگر چه آن را بارها شنیده بودند و هر خاطر داشتندی و وی را در طریقت
بحسب ظاهر پیری نبوده است همانا که ادبسی بوده است وی گفته است که هرگاه که مرا اشکال
می افتد روحانیت حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم بی واسطه آن را دفع می کند گویند که
سوزی از اصحاب خود شانه طلبید و گفت حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم فرموده اند که بایزید
گاهی محاسن خود را شانه میکنی و صحبت مولانا ظهیر الدین خلوتی میرسیده است و طریقه وی را
بسیار معتقد بوده اگر چه بنسبت ارادت وی در دنیا بده بود کم بود که خانه و سه از
همانان خالی بودی و برای ایشان طعامهای مرغوب میپاشاختی با آنکه دخل و سه از بلخ
وزراعت محقری بود روزی می گفت که بیشتر چنان بود که هر وقت که جماعتی عزیزان از
شهر متوجه پوران شدند می بر من ظاهر می شدند می دانستم که چند کس اند و کی خواهند رسید
طعامی مناسب ایشان ترتیب میکردم که چون برسد بی انتظار پیش آورم و گفته اند که یک شب در مسجد
قرآن تمام می شد یکی از ترکان کنار رود چند روغن خوشی بپاشید آورد و سوگند بخورد که از آن بخور
که از وجه علال است من یک روغن خوشی برداشتم و دو نیم کردم و باز یک نیمه با دو نیم کردم یکی از آن
دو نیم را بخوردم آن معنی بر من مستور شد از آن وقت بعد از توجه عزیزان با بنجانبه قوت نمی یابم
و وقت رسیدن ایشان را نمی دانم در تشویش می فتم روزی با جماعتی بزیارت بخدمت وی رفتم
وقت انگور بود ما را ببلخ انگور در آورد و خود برفت ما طواف باغ کردیم و آن قدر انگور که می بایست

خوردیم یکی از آن جماعت خوشه چند انگور برداشت دیگری با وی گفت که خدمت مولانا اجازه است
برداشتن نه کرده اند و آن قصه بگفت که از بعضی علمای وقت واقع شده بود که جمعی همانان می
شده بودند یکی از آن جمیع از سفره وی تبرکی برداشته بود چون خادم سفره برداشت خادم را
گفت چرا نمی کنی نکردی خادم گفت من هیچ منکر حاضر نشدم گفت فلان کس بی اجازه است
که کرده سفره را پیش وی برآید آنرا بر سفره اندازد و خادم سفره پیش وی برآید آنرا بر سفره انداخت بعد از آن
خدمت مولانا آمد و از برای ما طعام آورد چون طعام خورده شد اجازه مرا بحت خواستیم در وقت
ببرون آمدن پیش در بایستاد و گفت کسی را که اجازه در آمدن ببلخ کردند آن اجازه خوردن
و برون بهمه هست و آنچه آن عالم کرده است نیکو نگه داشته است اگر چه در اول اجازه نگذاشته بود و دست
که در آخر بجل کند آن را در سفره نماند و نگذاشت دیگر با جمعی اتفاق زیارت وی افتاد در وقت برون
یکی از ایشان را در خاطر گذشت بود که اگر خدمت مولانا را که امتی هست می باید که قدری کشمش تبرک
بمن دهد چون ویرا خبر داد کردیم آن شخص را آواز داد که یک ساعت باش بخانه درون رفت و یک
طبق مویز ببرد و آورد و بوی داد و گفت معذور دارم که در باغهای ما کشمش نمی باشد یکبار بپکود
نماز شام میگزاردم چنان ویرا مغلوب و مستغرق یافتم که گویی خود با جمیع شعوری نداشت در قیام
که می استاد گاهی دست راست بالای چپ می نهاد و گاهی دست چپ بالای دست راست توفی حمد
لیله یوم الاثنين العاشر من ذی القعدة سنة اثنین و ستین و ثمان مایه و قبری در شهر مولانا ظهیر الدین
خلوتی رحمه الله تعالی وی جامع بوده است میان علوم ظاهری و باطنی مولانا زین الدین ابو بکر
تایبادی می فرموده است که در زیر طاس فلک مثل ظهیر الدین کسی را نمی دانم او شیخ سیف الدین
خلوتی است و پانزده سال در صحبت و خدمت وی بوده است و شیخ سیف الدین در شش ثلاث و ثمانین
و سبعمایه از دنیا رفته است و قبری در مزار خلوتیان است بر سر تل گازرگاه و شیخ سیف الدین میفرماید
محمد خلوتی است می گویند که هرگاه که در خوارزم بکر مشغول شدی آواز وی چهار فرسنگ رفتی و محمود پلوان
بکیا را محاضری داده است و با وی صحبت میداشته شیخ ظهیر الدین قاری سبعة بوده است وی گفته است که
چون قرآن را تمام برآستاد خواندم حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم می فرمودند که گفت
ظهیر الدین قرآن را بر من بخوان از اول تا آخر بر آنحضرت خواندم گویند که وقتی در این شهر بود چهار نوبت

انظار کرد و آب گندم جو شیده هر ده روز یک نوبت و گویند که هرگاه که بزیارت گارگاه رفتی چون از پل گارگاه در گذشتی پای برهنه کردی و گفتی از اولیاء الله شرم میدارم که پای با تعلین بر روی ایشان ننهد ترا بخ سنت ثمانیه از دنیا رفته قبر وی در مزار خلوتیان است و جوار قبر شیخ وی شیخ بهاء الدین زکریا ملتانی رحمه الله تعالی وی تحصیل علوم ظاهری و تکمیل آن کرده بوده است بعد از آنکه مدت پانزده سال بدرس و افاده علوم مشغول بود و هر روز بمقتاد تن از علماء و فضلاء استفاده میکرد و عزیمت حج کرد و در وقت مراجعت از حج به بغداد رسیده در خانقاه شیخ شهاب الدین سهروردی قدس الله تعالی سره نزول کرد و مرید شد و این همه منزلت و کمال از آن آستانه یافت شیخ فخر الدین عراقی و امیر حسینی رحمهما الله تعالی و بعد از وی قائم مقام وی در مسند ارشاد و فرزند وی شیخ صدر الدین بوده است و امیر حسینی در کتاب کنز الرموز در مدح هر دو شان گفته است شیخ هفت اقلیم قطب اولیا و اصل حضرت ندیم کبریا و مفضل ملت بهاء شمع و دین جان پاکش منبع صدق و یقین و از وجود او بنزد دوستان و جنت الماوی شده هندوستان و منکر و از نیک و از بد تا فتم این سعادت از قبولش یافتیم و رخت هستی چون برون برد از میان و کرد پردازی بهایش را آشیان آن بلند آوازه عالم پناه و سرور و عطر افتخار صدر گاه و صدر دین و دولت آن مقبول حق و نه فلک بر خوان جودش یک طبق شیخ نظام الدین خالیدی دهلوی معروف به شیخ نظام الدین اولیا و قدس الله تعالی سره از مشایخ هند است بعد از تحصیل علوم دینی و تکمیل آن شبی در جامع دہلی بسر میبرد چون وقت سحر مؤذن بناد برآمد این آیه برخواند که یا ایها الذین آمنوا ان تحشعوا لکم فیهم لذر الله چون آن آیه شنید حال بروی متغیر شد و از هر جانبی بروی انوار ظاهر شد چون بامداد شد بی زاد و راجله روی بدریافت ملازمت و خدمت شیخ فرید الدین شکر گنج نهاد و آنجا مرید گشت و بمرتبه کمال رسید خدمت شیخ وی را اجازت تکمیل دیگران داده دہلی مراجعت فرمود آنجا به تعلیم طلبه علم و تربیت طبقه اہل ارادت اشتغال نمود و حسن و خصلت دہلوی هر دو مریدان وی اند شیخ فرید الدین فرزند از خواجہ قطب الدین بختیار کاکی و اردو وی از خواجہ معین الدین حسن بخیری دوی از خواجہ

عثمان بارونی دوی از حاجی شریف زندنی دوی از شیخ الاسلام قطب الدین مودودی حجتی رحمہم الله تعالی گویند شخصی براتی که مبلغ کثیر در آنجا نوشته بود کم کرد پیش نظام الدین آمد و قصه گم شدن برات را بعرض رسانید و اظهار تضرع و اضطراب کرد شیخ یکدم بوی داد که این را حلوه بخور و روح شیخ فرید الدین بدو نشان ده چون آن شخص درم را بجلو آورد و حلوه گرفت و در حلوه کاغذ پیچیده بوی داد چون نیک نگاه کرد آن کاغذ برات گم شده وی بود این نیک است آن که مردی صد و بیست و پنج کسی داشت و در آن باب حجتی گرفته چون وقت مطالبه رسید حجت را نیافت پیش شیخ بنان حال مدوالتاس دعا کرد شیخ گفت من پیرم و ششیرنی دوست دارم بر دو یک رطل حلوا برای من بخور یا ترا دعا کنم آن مرد حلوا بخورد و در کاغذ پیچیده پیش شیخ آورد شیخ گفت کاغذ را باز کن باز کرد حجت وی بود پس گفت حجت را بستان و حلوا ببر و بخور و بگو دکان خود ده هر دو را برگرفت و بر رفت گفتند که تاجری را از ملتان و از دهان در راه غارت کردند و اسرا مال وی بر دزدیدند حجت شیخ صدر الدین فرزند شیخ بهاء الدین زکریا که صاحب سجاده بود رفت که عزیمت دہلی دارم و التماس سپارش کرد شیخ نظام الدین که آنجا التفات نمایند که ویران سربای تجارت بدست آید شیخ صدر الدین التماس نیرامد و دل داشت و رتبه نوشت چون بدہلی رسید در قعر شیخ نظام الدین داد شیخ خادم را آواز داد و گفت که فردا از لعل با داد تا وقت چاشت هر فتوحی که رسد در راه این عزیز نهادیم تسلیم وی کن خادم روز دیگر آن شخص را جائی نباشد و هر فتوحی که می رسید تسلیم می میکرد و وقت چاشت دوازده هزار تنگ حساب آمد برداشت و بر رفت وقتی سلطان علاء الدین محمد شاه غلجی میفرزید از زرو جو اهر پزند شیخ فرستاد قلندر می در برابر شیخ نشست بود پیش آنکه ایها الشیخ الهدایا مشترک شیخ گفت اما تنها خوشترک قلندر باز پس گشت شیخ فرمود که پیش آنی که مقصود آن بود که ترا تنها خوشترک چون قلندر خواست که میز را بر دارد و قوت بجال آن وفا نکرد بعدد گاری خادم شیخ محتاج شد و قتی تجدید وضو کند بود و خواست که محاسن شانه کند شانه در طاق بود کسی نزد یک آن نبود که شانه را بدست شیخ رساند شانه از طاق بچست و خود را بدست شیخ رسانید شیخ ابو عبد الله الصومی قدس الله تعالی روح وی از بزرگان شایع گیلان در کوسای نهاد ایشان بود و او را احوال عالی و کرامات ظاهر بود

و جماعتی از بزرگان مشایخ عجم را در یافتن بود و بجا آمد و بود وقتی که در غضب خدی حق سبحانه و تعالی
 از برای شایسته زود انجام شدیدی هر چه خواستی غنی و ثا چنان کردی و هر چیز که پیش از تو بود آن خبر کردی
 چنانچه خبر کرده بودی و توقع شدی جماعتی از اصحاب وی بقصد تجارت بسم قدر گرفته بودند نزد یک
 بسم قدر جماعتی سواران بقرات ایشان بیرون آمدند و جماعت تاجران شیخ ابو عبد الله را آواز دادند
 دیدند که در میان ایشان ایستاده است وی گوید شکو و فحش و شکر و ثناء الله و در شویداے
 سواران از میان ما همه سواران متفرق شدند و هیچکس نتوانست که اسب خود را نگاه دارد و بعضی
 بکوهها افتادند و بعضی بود و در تن از ایشان با یکدیگر جمع نتوانستند شد از شر ایشان
 برستند بعد از آن شیخ را در میان خود طلبیدند و نیافتند چون بگیلان بازگشتند و قصد ابرار کردند
 اصحاب شیخ گفتند شیخ هرگز از میان ما غائب نشد شیخ محی الدین عبد القادر حیل
 قدس الله تعالی روحه کنیت وی ابو محمد است علوی بود حسنی بنیره ابو عبد الله حضرت
 از جانب مادر و مادر وی ام انجیر آینه اجمار فاطمه بنت ابی عبد الله الصوفی گفته است که چون
 فرزند من عبد القادر متولد شد هرگز در روز رمضان شیر نخورد و یکبار بلال ماه رمضان بجهت
 ابر پوشیده ماند از مادر وی پرسیدند گفت امر در عبد القادر شیر نخورد و است آخر معلوم شد که
 آن روز رمضان بوده است ولادت وی در رسته احدی و سبعین از عیال بود و وفات وی
 در رسته احدی و ستین و هفتاد و یک روز بود روز غزوه بصره بیرون رفت و دنبال گاوی گرفت
 بجهت حرشت آن گاوی را پس کرد و گفت یا عبد القادر هذا اخلفت و لا بهد ا
 احموت هر سیدم و بار گشتم و بام ساری خود بر آدم حایان را دیدم که در عرفات ایستاده بودند
 پیش ما در خود رفتیم و گفتیم مرا در کار خدای تعالی کن و اجازت ده تا به خدا بروم و علم مشغول شوم
 و صاحبان را زیارت کنم از من سبب آن داعیه پرسید با وی گفتیم بگریست و بر قیامت و هشتاد وینار
 بیرون آورد که بمیرا است پدر من مانده بود و چهل دینار را برای برادر من گذاشت چهل دینار را در زیر
 بغل من در جامه من و دخت و مرا از آن سفر کرد و مرا عهده داد بر صدق در جمیع احوال و بولد من
 بیرون آمد و گفت ای فرزند من برو که برای خدای تعالی از تو بهر دیدم و تاقیاست روی ترا نخواهم دید من
 با قاطع اندک بجانب بغداد تو جه نمودم چون از همان بگذشتم شصت سوار بیرون آمدند و قاطع را

فردوس و بنا الله
 یعنی نیکوترین است
 و نیک بنگ
 است از جمیع
 مناسب مرقبه
 خداوندی نیست
 بزرگوار ما خدا
 است
 قول و گفتار
 عبد القادر
 یعنی ای عبد القادر
 نه از برای کسی
 و کار نیافریده اند
 و این امر که در راه

بگرفتند و هیچکس را تعرض نکرد ناگاه یکی از ایشان بر من بگشت و گفت ای فقیر با خود چه دار
 گفتم چهل دینار گفتم در کجاست گفتم در جامه من دوخته است در زیر بغل من کمان بود که گریمن آنرا
 می کنم مرا بگذاشت و بر رفت و دیگری بمن رسید و همان پرسید و همان جواب شنید و نیز مرا بگذاشت
 و بر رفت و هر دو پیش من می رسیدند و آنچه از من شنیده بودند با وی بگفتند مرا بطلبید بر بالای تنی
 که اموال قاطعه را قسمت می کردند پس گفت با خود چه داری گفتم چهل دینار گفتم کجاست گفتم
 در جامه من دوخته است در زیر بغل من بفرمود تا جامه من بشکافتند و آنچه گفته بودم یافتند پس
 گفت ترا چه برین داشت که اعتراف کردی گفتم مادر من مرا عهده داده بود بر صدق و راستی و من در
 عهدی خیانت نکردم پس من را ایشان بگریست و گفت من چندین سال است که در عهد پروردگار
 خود خیانت کرده ام و بر دست من توبه کرد پس اصحاب وی گفتند که تو در قطع طریق ممترا بودی
 اکنون در توبه نیز ممترا باش همه بر دست من توبه کردند و آنچه از قاطعه گرفته بودند باز دادند و اول
 تا بان بر دست من ایشان بودند وی در رسته ثمان و ثمانین و در بعثت پیغام رسید و بعد تمام تحصیل
 علوم مشغول شد اول بقرات قرآن مشغول شد و بعد از آن بقره و حدیث و علوم ادبیه پیش
 بزرگانی که در آن زمان متعین بودند و باندک روزگاری بر اقران خود فائق شد و از اهل آن زمان خود
 متمیز گشت و در رسته احدی و عشرين و خماسه مجلس عظمیها و ویرا کرامات ظاهر و احوال مقام
 عالی بوده است و فی تاریخ الامام الیافعی رحمه الله تعالی علیه و اما کراماته یعنی الشیخ
 عبد القادر رضي الله عنه فخرج عن المحصر و قد اخبرني عن اذكر كنه اعلی
 الامانه ان کراماته کثرت او ترويت من الثوار و معلوم بان لا یفای انه که یظهر هو
 کراماته و اخبر من شیوخ کافق کرامته وی گفته که یازده سال در یکسری نبشستم و
 با خدای تعالی عهد کرده بودم که نخورم تا بخورانند و لقمه در دهان من نهان دنیا شامه با منیاشان
 یکبار چهل روز هیچ چیز نخوردم بعد از چهل روز شخصی آمد و قدری طعام آورد و نهاد و بر رفت نزدیک
 که نفس من بر بالای طعام افتاد پس گری گفتم و الله که از عهدی که با خدای تعالی بسته ام بزرگرم
 شنیدم که از باطن من شخصی فریاد می کند و با او از بلند می گوید ای شیخ ناگاه شیخ ابو سعید خدری
 رحمه الله تعالی بمن گذشت و آن آواز شنید و گفت عبد القادر این چیست گفتم این قلن و فطرب

له قوله فی تاریخ
 ایام یا نبی مذکور
 است که کرامات
 شیخ عبد القادر
 الله عنه بیرون از
 حصر است و خبر
 و او را که
 در ایام بودم از ایام
 مشهور کرامات و
 قیامه است
 با نزدیک نهاد
 بافاق مشایخ خود
 که ظاهر شده مثل
 ظهور کرامات
 وی که کرامات
 دیگر است از
 مشایخ افاق

نفس است و اما روح برقرار خود است و در مشاهده خداوند و گفتن بجا با او برت من نفس خود
گفتم بیرون نخواهم رفت ناگاه ابو العباس خضر علیه السلام در آمد و گفت بر خیز و پیش او بسجده
رفتم دیدم که ابو سعید بر در خانه خود ایستاده است و انتظار من می برد گفت ای عبدالقادر
آنچه من ترا گفتم پس نبود که خضر را نیز می بایست گفت پس مرا بخانه در آورد و طعامی که می آید به
لقمه لقمه در دهان من می نهاد تا سیر شدم بعد از آن مرا خرقه پوشانید و صحبت ویران لازم گرفتم
الشیخ ابو محمد عبدالقادر بن ابی صالح بن عبداللہ بجلی بسا خرقه من بداد الشیخ ابی سعید البکاک
علی الخزمی و هو کلبیها من بداد الشیخ ابی الحسن علی بن محمد بن یوسف القشیری البکاک می بود پس
من بداد الشیخ ابی الفرج الطرسوسی و هو من بداد الشیخ ابی الفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز البقمی
و هو من بداد ابی بکر الشبلی قدس سره و او احم و هم وی گفته که فقی که در سیامات می بود شخصی من آمد
که من وی را هرگز ندیده بودم گفت صحبت می خواهی گفتم آری گفت بشرط آنکه مخالفت نه کنی
گفتم نه کنم گفت اینجا بنشین تا من بیایم یک سال برفت پس باز آمد من را با خودم ساعتی نزدیک
من نشست پس برخاست و گفت از اینجا بروی تا من بیایم یکسال دیگر برفت پس باز آمد
ساعتی پشت و بر خاست و گفت از اینجا بروی تا من بیایم یکسال دیگر برفت پس باز آمد
با خود نان و شیر آورد و گفت من خضرم مرا در مود که با تو طعام خوردم آنرا بخور دیم گفت بخیز و بخور
در آئی با هم بخور و در آمدیم شیخ حماد و بواس رحمته تعالی وی از جمله مشایخ شیخ
محمی الدین عبدالقادر است کان اُمیتا و فقیه علیه باب المعارف و لا کتم ارضاء القناد
المشایخ ابیکبار شیخ عبدالقادر جوان بود و در صحبت شیخ حامدی بود روزی باد تمام صحبت
وی نشسته بود چون برخاست و بیرون رفت شیخ حامد گفت این عجبی را قدی است که در وقت
وی برگردن همه اولیا خواهد بود هر آینه ما مور خود با که بگوید قک فقی هذی علی ترا قبلة
علی و لی الله و هر آینه آن را بگوید و همه اولیا گردن نهند قلی الشیخ الحاد فی شهر رمضان
سنة خمس و عشرين و خمسمائة یکی از علمای شام عبداللہ نام گفته است که در طلب علم
بخدا در فتم و ابن سقادران وقت رفیق من می بود در نظامیه بغداد و عبادت مشغول
می بودیم و زیارت صاحبان می کردیم و در آن وقت در بغداد عزیز بود که می گفتند

صلی الله علیه و آله
فی غنیة فی مناقبنا
و در بدوی گفتند
باب مناقب و احوال
و نشست معتز است
مثل کبار است
قوله فی نه
رقبة انجلیفتم
من این برگردن
است از اولیا
خدا ع

که وی غوث است و نیز می گفتند که هر وقت که می خواهد پنهان میشود و نیز می گفتند که هر وقت که
می خواهد پیدا میشود پس من و ابن سقادر شیخ عبدالقادر و وی هنوز جوان بود زیارت غوث
رفتیم ابن سقادر راه گفت از وی مسئله خواهم پرسید که جواب آن ندانم من گفتم از وی مسئله
خواهم پرسید تا به بنیم چه میگوید شیخ عبدالقادر گفت معاذ الله معاذ الله که از وی چیزی پرسیم
من پیش وی میروم و انتظار بر کات وی میسر می چون بروی در آمدیم ویران در جاس خود
ندیدیم ساعتی بودیم دیدیم که بر جای خود نشسته است پس از سر خشم در این سقا نگریست و گفت
وای بر تو ای ابن سقادر من مسئله می پرسیم که جواب آن ندانم آن مسئله این است و جواب آن
این می بینم که آتش کفر در توبانه می زند بعد از آن بمن نگریست و گفت ای عبداللہ از من مسئله
می پرسیم و می بینی که چه می گویم آن مسئله این است و جواب آن این است هر آینه که فرود نیاید
تا بدو گوش با من بی ادبی کردی و بعد از آن شیخ عبدالقادر نگریست و ویران بخود نزدیک
به نشاند و گرامی داشت و گفت ای عبدالقادر خدای در رسول خدای را خوشنود ساخته
باری که نگاه داشتی گویم که می بینم ترا در بغداد که بمنبر بر آمده و می گوئی قک فقی هذی علی
تقبة فقی و لی الله و می بینم اولیای وقت ترا که همه گردنهای خود را بپست کرده اند از جلال و
اکرام ترا پس هر جان ساعت غائب شد بعد از آن وی را هرگز ندیدیم و هر چه نسبت به شیخ
عبدالقادر گفت واقع شد و ابن سقادر تحصیل علوم اشتغال بلیغ نمود و بر اقران خود واقف شد
علیفه وی را بر رسالت بلکه روم فرستاد و ملک روم علمای نصرانی را با وی مناظره فرمود و هر دو
الزام و اتمام کرد که در نظر ملک روم بزرگ نمود ملک را و ختری بود و خوری بوی مفتون شد و وی از ملک
خواستگاری کرد گفت بشرط آنکه نصرانی شوی اما بابت کرد دختر را بوی داد پس ابن سقا کلام
غوث را یاد کرد و دانست که آنچه بوی رسید بسبب وی رسید اما چون بمشوق رفتم نور الدین شهید
مرا بر تولیت اوقات گراه کرد و دینار وی بمن نهاد و سخن که غوث در حق من گفته بود را است
روزی شیخ عبدالقادر در رباط خود مجلس گفت و عامه مشایخ قریب به پنجاه تن حاضر بودند
از آن جمله شیخ علی بن عیسی بود و شیخ بقا بن بطو و شیخ ابو سعید قلیوی و شیخ ابو الفجیب همروزی
و شیخ جابگیر و غضیب البان موصلی و شیخ ابو السعود و غیر ایشان از مشایخ کبار شیخ سخن

قوله فی نه
رقبة انجلیفتم
من این برگردن
است از اولیا
خدا ع

واقع شد و میان خرقه پوشیدن من از وی و خرقه پوشیدن ابن نقطه از من بست و پنج سال
در میان شد و ابن نقطه چنان بود که فرموده بود یکی از علماء می گوید که پیش شیخ عبدالقادر
در آمدم و هنوز جوان بودم و با خود کتابی از علوم فلاسفه همراه داشتم شیخ عبدالقادر بی آنکه
در آن کتاب نظر کند یا از من پرسد که آن چه کتابست گفت یا فلان بقیس الرفیق
کتابک هذا بر خیز و آن را بشوی من عزیمت کردم که از پیش شیخ برخیزم و آن کتاب را
در خانه بگذارم و دیگر با خود برندارم و از ترس شیخ نفس من شستن آن سماعت نکرد
زیرا که چیزی از آن کتاب دانسته بودم و مرا محبتی بآن واقع شده بود خواستم که بآن نیت
بر خیزم شیخ بمن نظر کرد مرا قوت برخاستن نماند چون کسی که ویرا بند کرده باشند پس گفت
کتاب خود را بمن ده آن را بکشادم همه اوراق آن را سفید دیدم که بر آن یک حرف نوشته
نه بود بدست شیخ و آدم اوراق را بگردانید و گفت این کتاب فضائل قرآن است و بمن داد
دیدم که کتاب فضائل قرآن است بنویسند و خطی نوشته پس گفت تو به کردی که زبان نگویی آنچه
در دل تو نباشد گفتم آری گفت برخیز برخاستم و هر چهاران کتاب را برگزیدم و همه فراموش
شده بود هرگز تا این زمان بخاطر من نیامده است روزی شخصی ابوالمعالی نام در مجلس شیخ
حاضر شد در آنشای مجلس می را تقاضای عظیم گرفت چنانکه حال حرکت نماند و بی طاقت شد بطریق
استغاثه بجا نیش نظر کرد شیخ یک پایه از منبر فرود آمد پای اول می را بچون سر آید پیداشد چون شیخ
پای دیگر فرود آمد بآن سر برود و دوش ظاهر شد و همچنین پایه پایه فرود آمد و آن صورت
زیادت می شد تا صورتی شد بعینه مثل صورت شیخ و سخن گفت با و از شیخ و بکلامی مثل کلام
شیخ و این را غیر آن شخص و من شاء الله تعالی هیچ کس نمی دید شیخ آمد و بر بالای سر می ایستاد
و استین خود یا منديل خود بر سر آن شخص پوشید آن شخص خود را در کمر بکمر کشاد و در آنجا بوی
آب روان بر کنایه جوئی با خود دسته کلید همراه داشت از آن درخت بیا و بخت و بقضای حاجت
مشغول شد بعد از آن وضو ساخت و دو رکعت نماز بگزارد و سلام داد شیخ استین یا منديل
از سر وی برداشت خود را در مجلس شیخ دید و اعضای وی ز آب وضو و تقاضای وی مدفوع شده
و شیخ بر بالای منبر سخن گوید که گویا هرگز فرود نیامده آن موعظه را و باینچس گفت و دست کلید

سلسله روایت
بخوان پس الرفیق
کتابک را از اینی گفت
ای شخص رفیق
بر سر کتابت
این کتاب

را طلب کرد و با خود نیافت بعد از مدتی ویرا بجانب بلاد عجم عزیمت سفر شد چهارده روز از بغداد راه
رفتند بجهت فرود آمدن که آنجا بوی آب روان بود برخاست که وضو سازد و دید که آن صحرا بآن صحرائی مانند
کآن روز وضو ساخته بود و آن جو به به آن جو به چون اندکی می رفت بآن موضع رسید که آن روز
وضو ساخته بود و آن درخت را یافت دست کلید و سه آنجا آویخته چون بغداد باز گشت پیش شیخ رفت
تا آن قصه را باز گوید شیخ گوش وی را گرفت و گفت یا ابوالمعالی تا ما زنده ایم این را با کس گوی و زنی
شیخ با جماعتی از فقها و قضاة باریات گورستان رفت پیش قبر شیخ حماد رحمه الله بسیار بایستاد چنانکه هوا
گرم شد بعد از آن باز گشت و آثار بخت و سرور در روی مبارک وی ظاهر بود از ایشان پرسیدند که
سبب ایستادن پیش قبر شیخ حماد این همه چه بود گفت وقتی روز جمعه با شیخ حماد صحابی به مسجد جمعه می رفتم
چون بر سر پله رسیدیم شیخ حماد دست بر من زد و مرا در آبله انداخته هوا در غایت تنگی بود و من جبهه پشیمانی
پوشیده بودم و در آستین من جزوی چند بود دست خود بالا داشتم تا آن اجزا اثر نشود ایشان مرا
بگذراندند و رفتند از آب بر آمدم و جبهه خود را بپشتم و در عقب ایشان بر فتم و بسیار مر میافتم
بودم چون بایشان رسیدم اصحاب می سخن گفتند ایشان را منع کرد و گفت که
من و شما را بجا نیدم تا و را آزمایش کنم و را کوه می بنیم که از جاس نمی جنبد پس گفت
امروز و را در قبر و دیدم حله مرصع بپوشیده و بر سر و تلحی از اقاوت و در دست و
سوار با از زرد و پاپای لعلین از زرد و دست راست و از کار رفته بود و فرمان می
نمی برد گفتم این چیست گفت این آن دست است که ترا بآن در آب انداخته بودم هیچ
توانی که آن ما از من در گذرانی گفتم آری گفت پس از خدا تعالی درخواست کن که آن را
بمن باز دهد پس بایستادم و از خدا تعالی درخواست کردم و پنج هزار از اولیاء الله در قبر ما
خود از خدای تعالی درخواست کنند که سوال مرا در حق می قبول کنند پس سوال می کردم چنانکه
خدا تعالی دست وی را بوی باز داد و بآن دست مرا مصافحه کرد چون این سخن بفرمود
مشهور شد مشایخ بغداد و صوفیه از اصحاب شیخ حماد جمع شدند تا شیخ عبدالقادر رحمه الله تعالی
را تحقیق آنچه گفته بود مطالبه کنند بعد سه شیخ آمدند اما از هیبت شیخ هیچکس نتوانست که
سخن گوید شیخ آغاز سخن کرد و گفت دو تن از مشایخ اختیار کنید تا تحقیق آنچه گفته ام بزرگان

بعد از آن بمنبر بالا رفت و بر پایه دوم نشست پس من مشاهده کردم که پایه اول کشاده شد چنانکه چشم کاری کرد و فرشی از سبزه مساخته در رسول صلی الله علیه و آله و سلم با صاحبش برانجا نشستند و حضرت حق سبحان و تعالی بر دل شیخ عبد القادر تجلی کرد چنانکه وی میل کرد که بگوید رسول صلی الله علیه و آله و سلم را برگرفت و نگاهداشت بعد از آن خرد و لاغ شد چون عصفوری بعد از آن بمالید و بزرگ شد بر صورت با کف همگین بعد از آن همه از من پوشیده شد حاضران از شیخ بآن کیفیت رویت رسول را صلی الله علیه و آله و سلم و صاحبش را پرسیدند گفت خدای تعالی ایشان را تا بیک کرده است بقولی که ارواح مطهره ایشان تشکلی می شود بصور اجساد و صفات اعیان می بینند ایشان را کسانی که خدای تعالی ایشان را قوت و حیات آن ارواح در صور اجساد و صفات اعیان داده است بعد از آن از سبب میل کردن و خرد شدن و بزرگ شدن شیخ پرسیدند گفت تجلی اول بصفتی بود که بشر را قوت آن نیست مگر بتایید نبوی و لهذا نزدیک بود که شیخ بمیند اگر رسول صلی الله علیه و آله و سلم دیدار می یافت و تجلی ثانی بصفتی جلال بود ازین جهت بود که شیخ بکلمات و خود شد و تجلی ثالث بصفتی جمال بود ازین جهت بود که شیخ بمالید و بزرگ شد و ذلك فضل الله يؤتی من یشاء و الله ذو الفضل العظیم قضیب البان موصلی قدس الله تعالی روحه کینه ای بعبادت است شیخ محی الدین بن العربی قدس الله تعالی روحه در بعضی رسائل می فرماید که ازین طائفه مابعضی را دیده ایم که صورت روحانیت ایشان متجسد و تشکلی می شود بر صورت جماینت ایشان و بران صور متجسده افعال و احوال می گذرانند حاضران می پندارند که آن بر صور جسمانیه ایشان می گذرد و می گویند که فلان کس را دیدیم که چنین و چنین می کرده حال آنکه آن کس از آن فعل مبرا است و ما این را بارها از بسیاری ازین طائفه مشاهده کرده ایم و معائنه دیده ایم و چنین بود حال ابو عبد الله موصلی که معروف است بقضیب البان و باید که برین انکار نیارے که اسرار خدا تعالی در افراد عالم بزرگ بسیار است و بقوة عقل او را که غور آن نمی توان کرد شیخ عبد الله را فقهی رحمت الله تعالی گفت که یکی از اهل علم اخبر داد که یکی از فقرا را نمیدیدند که نماز می گذارد در روز اقامت نماز کردند و نشسته بایستاده از سرانکار او را گفت برخیز و نماز جماعت بگذار برخاست و با ایشان

سلسلہ نوروزک
فصل التذکرہ
من افاضائے الهی
این حال شریف و نیک
بیکر حق و عین
فصل
خداست من و
فصل را چو
این
نوا و خط می
فصل
صاحب
است
عظیم

و تکبیر نماز بست رکعت اول بگزارد و نقیه منکر پہلوی او بود چون برکعت دوم برخاسته نقیه نظر
بوی کرد کسی دیگر دید غیر دے که نمازی گزارد از آن متعجب شد و در رکعت سوم کسی دیگر دید
غیر آن و کس که اول نماز میگزارد و در رکعت چهارم دیگری دید غیر آنها چون سلام دادند دید
که همان کس اول است بر جای خود نشسته و از آن کس که در حال نماز دید اثر نبود آن
نقیه بوی نظر کرد و بخندید و گفت ای نقیه کدام یک از آن چهار کس باشا نماز گزارد و شیخ
عبدالله یافعی گوید که مثل این قصه شنیدم که صادر شد از قضیب لبان رحمه الله یعنی
از فقہا قاضی موصل را نسبت بوی انکار تمام بود یک روز دید که در یکی از کوچه های موصل
از مقابل می آید با خود گفت ویرا باید گرفت و قصه ویرا بجا کم رفع کرد تا دمی ایستادی
برساند ناگاه دید که بر صورت گرفته برآمد و چون مقداره یک پویش آمد بصورت اعرابی برآمد
و چون نزدیکتر شد بصورت یکی از فقہا ظاهر شد چون بقاضی رسید گفت ای قاضی کدام
قضیب لبان را بجا کم می بری و سیاست می کنی قاضی از انکار خود توبه کرد و مرد شیخ شد
پیش شیخ عبدالقادر گفتند که قضیب لبان نماز نمی گذارد گفت نگویید که همیشه سر و بر در خانه کعبه
و سجود است محمد الا وانی که یابن القایده معروف است قدس الله تعالی روحه وی
نیز از اصحاب شیخ محی الدین عبدالقادر است قدس الله تعالی روحه و فتوحات کبیر مذکور است که شیخ عبدالقادر
ابو امجد حضرت می گفت می گفت که محمد بن قاید بن المفردین صاحب فتوحات کلیه می گوید
که مفرد بن جماعتی اند که از دائره قطب خارج اند و خضر علیه السلام از ایشان است در رسول ماضی باشد
تعالی علیه السلام پیش از بعثت از ایشان بود این قائم گفته است همه چیز را باز پس گذاشتم در دمی
حضرت آورد ناگاه پیش روی خود نشان پائی دیدم مرا غیبت کردم این نشان قدم کیت زیرا که
اعتقاد داشتم که هیچ کسی بر من سابق نیست گفت این نشان قدم نبی است صلی الله علیه و آله و سلم
فاطرین کین یافت ابوالسعود بن الشبل رحمه الله تعالی وی نیز از اصحاب شیخ محی الدین
عبدالقادر است و فتوحات مذکور است که از کسی که صدوق بود وثقه شنیدم که از شیخ ابو سعید
که امام وقت خود بود نقل کرد که گفت بر کنار دجله بنیادی گذاشتم در خاطر من در گذشت
که آیا حضرت حق تعالی را بنندگان باشند که دی راه آب می پرستند هنوز این خاطر

۱۵ او ای تیغ
 هفت و دوا و نون
 ۱۶ تیغ کانت
 الف و یاد دل
 ۱۷ قو و صاحب
 قو حات می گوید تیغ
 یعنی نین از حق
 مجایرند به واسطه
 ۱۸ قلم ریاست
 ابوالسودا بنسب
 سنین همد و عین خود
 ۱۹ دوا دل
 ۲۰ شبنم
 ۲۱ تیغ و سکن
 ۲۲ پای و دوا
 ۲۳ شبنم

چون در آن کاغذ نگریست گفت ای فرزندان این کاغذ نوشته است و بوسه داد
 روزی دو تن از اصحاب بی بصره رفتند و با هم نشستند و حکایات می کردند یکی
 از آن دیگر را پرسید که ترا درین مدت از ملازمت سیدی احمد چه حاصل شده
 گفت تو هر تناسلی که می خواهی بکن گفت ای سیدی می خواهم که نامه آزادی ما از دوزخ
 همین ساعت از آسمان فرود آید آن را پرسید گفت که می خدایه قنالی بسیار است و فضل
 وی بحد است درین حالت که ایشان درین مقال بودند ناگاه در پی پیدای آسمان فرود افتاد
 آن را برگرفتند و در آن هیچ نوشته ندیدند پیش سیدی احمد آمدند و از احوال خویش بپرسیدند
 آن ورق بوی داود چون سیدی در آن ورق نگریست خدای را سجده کرده و چون از سجده بر داشت گفت
 اللَّهُمَّ الَّذِي آتَانِي عَيْشًا أَصْحَابِي مِنَ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْآخِرَةِ
 و گفت ای سیدی این ورق مفید است گفت بدقت بسیار می نویسد این بنور نوشته شده است
 و گفت که دوسه را با کمال اشتغال بعبادات اشعار لطیف بوده است
 فَمَا شَرُّهَا إِذَا جُنَّ لَيْلِي هَامَ قَلْبِي بَيْنَ كَرَمِكَ أَنْوَحَ كَمَا نَامَ الْحَكَا مُ
 الْمَطْوُوقُ وَفَوْقِي مَخَابِتُ يَمْطُورُ الْهَمَّ وَالْأَسَى وَتَحْتِي جَعَلُ الْهَوَى
 تَمَنَّى قَدْ سَلَوَا مَعْنَى وَكَيْفَ بَاتَ أَسِيرُهَا تَعْلَقُ الْأَسَارَى دُونَهُ
 وَهُوَ مَوْفُوقٌ فَلَا هُوَ مَقْشُورٌ بَعْدَ الْقَتْلِ رَاحَةٌ وَلَا هُوَ مَمْنُونٌ عَلَيْهِ
 فَيُطْلَقُ وَبَعْضُهُ كُفْتُ أَنْدَكُ إِنَّ ابْنَاتِ رَأَزَقَالَ شَنِيدَهُ اسْتِ وَبِرَانِ رَفْتَهُ از دنیا
 و توفی یعنی اندک یوم انجیس ثانی و العشرین بن جادی اولی سنه ثمان و سبعین و خمسیه

این کلام را در آن روزی که سیدی احمد در آن کاغذ نوشته است و بوسه داد
 روزی دو تن از اصحاب بی بصره رفتند و با هم نشستند و حکایات می کردند یکی
 از آن دیگر را پرسید که ترا درین مدت از ملازمت سیدی احمد چه حاصل شده
 گفت تو هر تناسلی که می خواهی بکن گفت ای سیدی می خواهم که نامه آزادی ما از دوزخ
 همین ساعت از آسمان فرود آید آن را پرسید گفت که می خدایه قنالی بسیار است و فضل
 وی بحد است درین حالت که ایشان درین مقال بودند ناگاه در پی پیدای آسمان فرود افتاد
 آن را برگرفتند و در آن هیچ نوشته ندیدند پیش سیدی احمد آمدند و از احوال خویش بپرسیدند
 آن ورق بوی داود چون سیدی در آن ورق نگریست خدای را سجده کرده و چون از سجده بر داشت گفت
 اللَّهُمَّ الَّذِي آتَانِي عَيْشًا أَصْحَابِي مِنَ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْآخِرَةِ
 و گفت ای سیدی این ورق مفید است گفت بدقت بسیار می نویسد این بنور نوشته شده است
 و گفت که دوسه را با کمال اشتغال بعبادات اشعار لطیف بوده است
 فَمَا شَرُّهَا إِذَا جُنَّ لَيْلِي هَامَ قَلْبِي بَيْنَ كَرَمِكَ أَنْوَحَ كَمَا نَامَ الْحَكَا مُ
 الْمَطْوُوقُ وَفَوْقِي مَخَابِتُ يَمْطُورُ الْهَمَّ وَالْأَسَى وَتَحْتِي جَعَلُ الْهَوَى
 تَمَنَّى قَدْ سَلَوَا مَعْنَى وَكَيْفَ بَاتَ أَسِيرُهَا تَعْلَقُ الْأَسَارَى دُونَهُ
 وَهُوَ مَوْفُوقٌ فَلَا هُوَ مَقْشُورٌ بَعْدَ الْقَتْلِ رَاحَةٌ وَلَا هُوَ مَمْنُونٌ عَلَيْهِ
 فَيُطْلَقُ وَبَعْضُهُ كُفْتُ أَنْدَكُ إِنَّ ابْنَاتِ رَأَزَقَالَ شَنِيدَهُ اسْتِ وَبِرَانِ رَفْتَهُ از دنیا
 و توفی یعنی اندک یوم انجیس ثانی و العشرین بن جادی اولی سنه ثمان و سبعین و خمسیه

حیات بن قیس حرانی قدس الله تعالی روحه صاحب الکرامات الخافیه
 و الا نقاس لصا دقة ولا حوال الفاجرة ولا نوار الباهرة والمقامات
 العالیة والمناقب السامیة وی یکی از آن چهار کس است که شیخ ابو الحسن قریشی
 گفته است که چهار کس می دانم از مشایخ که در قبور خود تصرف می کنند چنانکه احوالی کنند
 معروف کرنی و شیخ عبدالقادر گیلانی و شیخ عقیل نجفی و شیخ حیات حرانی قدس الله تعالی امرار هم یکی
 از صلی گفته است که از من و در ریاضت من چون بیان دیدای همد رسیدم با دخیال بر خاست
 و هیچ عظیم شد و کشتی شکست من بر تخته پاره ماندم هیچ مرا بجزیره انداخت بسی بگشتم و هیچ کس
 ندیدم خرابه بسیار بود در آنجا ناگاه بمسجدی رسیدم که در وی چهار کس نشسته بودند سلام
 گفتم جواب من دادند و حال من پرسیدند حال خود بایشان بگفتم و باقی روز پیش ایشان نشستم
 و از حسن توجه و کمال اقبال ایشان بر حضرت حق سبحانه امر عظیم مشاهده کردم چون شب
 رسید شیخ حیات حرانی در آمد آن جماعت پیش او دیدند و سلام کردند پیش رفت و باز رفتن
 جماعت بگذارد و در تالوع فجر در نماز ایستادند و شنیدم که شیخ حیات بمناجات
 درآمد و در آخر گفت یا حَبِيبُ النَّاسِینَ وَیا شَرُّ ذُرِّ الْعَاكِفِینَ وَیا قُوَّةَ
 عَیْنِ الْعَاوِدِینَ وَیا اَیْنِسَ الْمُتَفَرِّدِینَ وَیا حِزْرَ الْأَجِینَ وَیا ظَهْرَ
 الْمُسْتَطِیْعِینَ وَیا مَنْ حَنَّتْ إِلَیْهِ قُلُوبُ الصِّدِّیقِینَ وَیا مَنْ أَكْسَتْ بِهِ
 رَفِئَةُ الْحُبِّینَ وَعَلِیْكَ عَکَفْتُ هَمَّةُ الْحَاشِعِینَ بعد از آن بگریست
 گریستی سخت دیدم که ناوار ظاهر شدن گرفت چنانکه آن مکان روشن شد چون روشن شدن
 چهارده و بعد از آن شیخ حیات از مسجد بیرون آمد آن جماعت مرا گفتند که در عقب وی
 برو و بر قدم دیدم که زمین و بیابان دریا و کوه و یامون در زیر پای و سه در نور دیده
 می شود و هر گامی که بر می داشت می شنیدم که میگفت یا کَرِّمُ حیات کنی حیات مراندک

این کلام را در آن روزی که سیدی احمد در آن کاغذ نوشته است و بوسه داد
 روزی دو تن از اصحاب بی بصره رفتند و با هم نشستند و حکایات می کردند یکی
 از آن دیگر را پرسید که ترا درین مدت از ملازمت سیدی احمد چه حاصل شده
 گفت تو هر تناسلی که می خواهی بکن گفت ای سیدی می خواهم که نامه آزادی ما از دوزخ
 همین ساعت از آسمان فرود آید آن را پرسید گفت که می خدایه قنالی بسیار است و فضل
 وی بحد است درین حالت که ایشان درین مقال بودند ناگاه در پی پیدای آسمان فرود افتاد
 آن را برگرفتند و در آن هیچ نوشته ندیدند پیش سیدی احمد آمدند و از احوال خویش بپرسیدند
 آن ورق بوی داود چون سیدی در آن ورق نگریست خدای را سجده کرده و چون از سجده بر داشت گفت
 اللَّهُمَّ الَّذِي آتَانِي عَيْشًا أَصْحَابِي مِنَ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْآخِرَةِ
 و گفت ای سیدی این ورق مفید است گفت بدقت بسیار می نویسد این بنور نوشته شده است
 و گفت که دوسه را با کمال اشتغال بعبادات اشعار لطیف بوده است
 فَمَا شَرُّهَا إِذَا جُنَّ لَيْلِي هَامَ قَلْبِي بَيْنَ كَرَمِكَ أَنْوَحَ كَمَا نَامَ الْحَكَا مُ
 الْمَطْوُوقُ وَفَوْقِي مَخَابِتُ يَمْطُورُ الْهَمَّ وَالْأَسَى وَتَحْتِي جَعَلُ الْهَوَى
 تَمَنَّى قَدْ سَلَوَا مَعْنَى وَكَيْفَ بَاتَ أَسِيرُهَا تَعْلَقُ الْأَسَارَى دُونَهُ
 وَهُوَ مَوْفُوقٌ فَلَا هُوَ مَقْشُورٌ بَعْدَ الْقَتْلِ رَاحَةٌ وَلَا هُوَ مَمْنُونٌ عَلَيْهِ
 فَيُطْلَقُ وَبَعْضُهُ كُفْتُ أَنْدَكُ إِنَّ ابْنَاتِ رَأَزَقَالَ شَنِيدَهُ اسْتِ وَبِرَانِ رَفْتَهُ از دنیا
 و توفی یعنی اندک یوم انجیس ثانی و العشرین بن جادی اولی سنه ثمان و سبعین و خمسیه

ای انیس سرشته
 نشینان دای
 پناه پناه بندگان
 دای مندر نقطه
 دای ای که دای
 صدیقان باد
 آبرو و دست
 دای ای که دای
 میان دای
 سرشته و بوسه
 خاشاک که اندام
 تجاویز می کنند
 بجز
 بار بجز
 توبه اسس
 بار بجز
 باش توبه از مراد
 بجز توبه موقع
 نقش مقامات

بسیار بود در هر یک رنگی دیگر چون غضب پدید آمد همه جا همارا گرفت و در یک تنه نهاد
 غضب پدید آمده شد و گفت دیدی که چه کردی و چه نامی مردم را ضایع کردی هر یکی رنگی
 خواسته بودند تو همه را یک رنگ کردی ابوالحسن دست در آن افتاد کرد و همه را یکبار پیرون
 آورد و هر یکی آن رنگ شده که صاحبش خواسته بود چون پدرش آن بید حیران ماند و
 راسلک راه صوفیه باز گذاشت و از صفت صباغی معذرت داشت عادت دی آن بود که
 مادام که نام کسی را در لوح محفوظ از مردمان خود ندیدی در صحبت خود راه ندادی روزی شخصی
 از وی طلب صحبت کرد شیخ ساعتی سحر پیش افکند و گفت که نزدیک ما هیچ و طبعه خدست
 نمانده است که با آن قیام نماند آن شخص مبالغه کرد که از آن چاره نیست گفت هر روزی
 یک پشته حلقه می آورد و بعد از مدتی که آن کار کرد دست وی بدو آمد آنچه حلقه را
 با آن می دیدید ^{نام گنجینه} و ترک صحبت فقر کرد شبی در خواب دید که قیامت قائم شده است
 و مردم بسر صراط می گذرند بعضی سلامت می گذرند و بعضی در آتش می افتند پس پیر
 طلبید که دست در آن زندنیافت تیر بماند ناگاه دید که یک پشته از آن پشتهای حلقه بر روی آتش
 می رود و در برابر بالایی آن انداخت وی را از آتش بیرون برد و بجات یافت ترسناک بول ده
 از خواب در آمد پیش شیخ رفت چون چشم شیخ بر وی افتاد و گفت گفتیم که ترا خدای تعالی پیش از این بید
 است از شیخ استغفار کرد و بسر کار خود رفت توفی رحمت الله تعالی ستمه اثنی عشره و ستمه
 ابوالحسن بن طریقت رحمه الله تعالی وی از مشایخ شیخ محی الدین بن ابوالحسن است
 در فتوحات می گوید که وی از بزرگترین مشایخ است که من دیده ام و از وی می آرد که گفته که سانی
 که مرا می شناسند همه اولیای الله اند گفتند چون چنین است یا ابوالحسن گفت زیرا که هر یک از
 ایشان از دو حال بیرون نیستند یا آن است که در حق من خیر و نیکی میگویند یا غیر آن اگر
 چنانچه در حق من خیری گوید مرا صفت نمی کند مگر با آنچه صفت وی شده است اگر چنانچه
 وی محل آن صفت نبودی و موصوف با آن نه گشتی مرا با آن صفت نه کردی پس بن شخص
 نزدیک من از اولیاء الله است و اگر چنانچه در حق من بدی گوید و صاحب فراست
 و کشف است که خدای تعالی او را بر حال من اطلاع داده است پس بن کس هم

از اولیاء الله است و هم در فتوحات می گوید سمعت شیخنا اباعمران موسی بن عمران الشومنی
 بمنزله مسجد الرضا یا شیبلیه و هو یقول الخطیب ابی القاسم ابن عقیل و قد انکر
 ابوالقاسم ما یدکر أهل هذه الطریقه یا ابوالقاسم لا تفعل فانک ان فعلت هذا
 جحشاً بین حرماً بین لا یرى ذلك من نفوسنا و لا قومن به من غیرنا و ما تم دلیل
 یودیه و لا قادح یقنیه فیه شرعاً و عقلاً ثم استشهد لی علی ما ذکره و کان ابوالقاسم
 یبتعد فینا ففردت عنده ما قاله بدلیل بسببه من مدحیه فانها کان محلی کما
 فشرحه الله صدرة للقبول و عکری فی الشیخ و دعائی فاحمد الله یا احوالنا حیث
 جعلکم الله من قوع سمعه استر الله المحبوبة فی خلفه الیق احصل الله بهذا
 من شاء من عباد فکونوا لها قائلین مؤمنین و لا تحرموا الصلوات فیها فمروا
 خیرها قال الشیخ ابو عبد الله القزطی قدس سره لقیته من المشایخ فی بیت کمن
 ستمه الله شیخه و اشدت باریقه ابی زید القزطی و الشیخ ابی الربیع الخاکفی
 الشیخ ابی القاسم الجوزی و الشیخ ابی السخی بن طریف رضی الله تعالی عنهم
ابن الفارض الحموی المصری قدس سره تعالی سره کنیت و می بوضفست
 و نام وی عمر از قبیل بنی سعد است قبیل حلیمه مرصنه رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم حموی
 الاصل بود و مصری المولد و الحیدری و از اکابر علمای مصر بود و فرزند وی سیدی کمال الدین عمر گفته
 که وی گفته که در اول تخریر و سیاحت از پدر خود اجازت می خواستم و در وادیهها که بهما که نزدیک
 مصر بود می گشتم و بعد از شبها نزد می کم یا پیش از جهت مراعات خاطر وی بازی گشتم و پیش وی می
 آمدم و چون پدر وفات یافت تخریر و سیاحت و سلوک طریقی حقیقت با کلیه باز گشتم اما بن
 هیچ چیز ازین طریق فتح نمی خدا تا آن زمان که روزی خواستم که یکی از مدارس مصر را بزم دیدم که
 بر در رسه پیرست یقال و ضوی ساز و دو ضوئی نه بر تر عیب مشروع اول دستهای خود شست
 بعد از آن پاها را بعد از آن مسح سر کشید بعد از آن روی بپشت با خود گفت عجب زمین پیردین
 سن درو یا را سلام بر در رسه در میان فقهای سلیمانان و ضوئی می ساز و نه بر ترتیب مشروع
 آن پیر در من نگرست و گفت ای عمر بر تو در مصر هیچ فتح نمیشود و فتحی که ترا دست دهد در زمین

حجاز و مکه خواهد بود قصد آنجا کن که وقت فتح تور سیده است دانستم که وی از اولیاء اله است و ملا
 وی از انان و ضوی غیر مرتب اظهار جبل و تبلیس متر حال بوده است پیش وی به نشستم و گفتم
 یاسیدی من کجا و که کجا غیر وقت موسم حج است و هیچ رفیق و همراه یافت نیست برت خود اشارت
 کرد و گفت اینک مکه پیش روی تست نظر کردم که را دیدم ویرانگذاشتم و روی بکه نهادم که
 از نظر من غائب نشد تا با بنجار آدم و ابواب فتح بر من کشاده شد و آمد آن مترادف گشت
 و رو بهما و دادها که سیاحت میکردم تا آنکه بودی مقیم شدم که از آنجا تا بکه در شبان و روزها بود
 صلوات خمس را در حرم شریف بجاعت حاضر می شدم و باسن در شدن و آمدن سبعی عظیم الخلقه
 همراهی می کرد و چون شش روز دوری آمد می گفت یاسیدی ارکب و سن هرگز سوار نشدیم از سال
 بر من گذشت ناگاه او از آن شیخ بقال بگوش من آمد که یا نعمت فقال الی العاجرة الحظیر
 و فاتی به تجلیل تمام بوی آدم دیدم که مختصر است بروی سلام گفت و من نیز بر من سلام گفت و دیناری چند
 بمن داد که باین تکفین و تجنیز من کن حالان تابوت مرا بر یک یار سه بده و بظان موضع بر از قراقرم
 میگویند که آن همان موضع است که اکنون قبر شیخ ابن الفارض آنجا است پس گفت تابوت مراد من موضع
 بنو منتظر باش که روی از کوه فردمی آید بوی بر من نماز گزارانگاه منتظر باش تا منک تعالی چه کند چون شد
 دفات یافت بوضع وی عمل کردم و تابوت ویران محل که گفته بود نهادم دیدم که مردی از
 کوه فرد آمد چون مرغ شتابان و ندیدم که پاسبی بر زمین آمده باشد و رابشا ختم غنچه
 بود که پیاده در بازارهای گشت و مردم باو می سخن می کردند و بر قفای دی ایلی می زدند
 پس گفت ای عمر پیش روتا بروی نماز کنیم پیش رفته دیدم که میان زمین و آسمان مرغان
 سبز و سفید با نمازی گذارند چون از نماز قلع شدیم یک مرغی سبز عظیم الخلقه از میان
 ایشان فرود آمد و زیر تابوت وی نشست و تابوت ویران فرود برد و بادیگر مرغان پیوست
 و همه تسبیح گویان می پریدند تا از نظر غائب شدند من از آن حال تعجب کردم آن مرد گفت
 یا نعمت اما سمعت ان اردوا هم الشهداء عرفی جوف طیر خضر تسر من
 الجنة حیث شاعت هم شهداء السیوف و اما شهداء الحببة فکلهم
 اجسادهم و اردوا حهم فی جوف طیر خضر و هذا الرجل منهم یا نعمت

سلام و دریا غرق
 است العاجرة الحظیر
 و فاتی به تجلیل
 بده و قشایه که
 است دفات مراد من
 گفت یا عمر اما سمعت
 یعنی آید شنبی که
 ارجح شد از درون
 مرغان سبز که در
 جنت می پریدند
 خواهند آن خدای
 سرانجام ایشان چنین
 شدگان شمشیر انداز
 شدگان محبت اجساد
 و ارجح ایشان جلد
 درون مرغان سبز
 این از آن جمله است

و من نیز از ایشان بودم از من زلتی در وجود آدم از میان ایشان برانند و اکنون بر بازارها
 مرا قفای زنند و بران زلت تا دیب می کنند ویران نیست مشتمل بر عیون معارف و فنون
 لطائف که یکی از قصاید آن قصیده تائیه است که به مقصد و پنجاه بیت است که با پیش
 و قد استنصرت هذه القصيدة بکین مشا بینه الصوفیة و غیر هم من
 الفضلاء و العلما و اهل الحقیقة آنچه بعد از سیر و سلوک تمام درین قصیده حقایق علوم
 دینی و معارف نفیسه از ذوق خود و از ذوق کا طمان اولیاء و اکابر محققان مشایخ
 روح الله تعالی ارواحهم جمعین جمع کرده است و چنین نظمی را فنی فائق گفته اند که کسی دیگر را
 میسر نشده است و میسر هیچکس از اهل فضل و هنر بلکه مقدور اکثر نوع بشر نتواند بود و شعر
 عن کل لطف فی لفظ کاشف فی کل معنی منه حسن با هر چه بجز و لکن
 الطقاء و عنبر و مزون و لکن الغیوث جواهر شیخ رحمه الله تعالی فرموده است
 که چون قصیده تائیه گفته شد رسول راضی الله علیه و آله و سلم بخواب دیدم فرمودند که
 یا نعمت ما سمیت قصیدت کذا گفتم یا رسول الله آن را وایح الجنان و روائح الجنان
 نام کرده ام فقال رسول الله علیه و سلم لا بل سمیها نظم السکون فسمیها
 بل لک و حکایت کرده اند از اصحاب که گفتن و من این قصیده را نه بر قاعه شعر لود
 بلکه گاهی و من را جذب می رسید و روزها هفته یا دو روز یکبار پیش از خواب خود غائب
 می شدم چون بخود حاضر می شدم طامی کردی بیت یا چهل بیت یا پنجاه بیت آنچه خداوند سبحان
 بر روی دران غیبت فتح کرده بود بعد از آن ترک آن می کرد تا آن وقت که مثل آن حالت
 مساعدت کردی شیخ شمس الدین ایکی رحمه الله که از اصحاب شیخ صدر الدین قونیوی است

سلام و دریا غرق
 است العاجرة الحظیر
 و فاتی به تجلیل
 بده و قشایه که
 است دفات مراد من
 گفت یا عمر اما سمعت
 یعنی آید شنبی که
 ارجح شد از درون
 مرغان سبز که در
 جنت می پریدند
 خواهند آن خدای
 سرانجام ایشان چنین
 شدگان شمشیر انداز
 شدگان محبت اجساد
 و ارجح ایشان جلد
 درون مرغان سبز
 این از آن جمله است

وَقَائِلَةً أَنْفَقَتْ عُمْرَ لَيْسَ مُسْرِقًا: عَلَى مُسْرِفٍ فِي تَبَوُّهِ وَدَلَالِهِ: فَقُلْتُ لَهَا كَيْفِي
عَنِ الْكُومِ أَنْتِي: شَغَلْتُ بِهِ عَنْ حَجْرَةٍ وَوَصَلَّاهُ شَيْخُ اِبْرَاهِيمَ كَفْتُ اِيْنَ مِنْ مَقَامِ تَسْت
وَمِنْ مَقَامِ شَيْخِ تَوْجِينِ كَوْنِكَ چُونِ اَجَلِ وِيْ نَزْدِيْكَ رَسِيْدٌ بِمَوْضِعِ قَبْرِ خُودَادِ وَكَفْتُ يَا مُجِيْدُ
قَدْ جَاءَكَ زَيْلُكَ وَانْجَا مَقِيْمُ خُدْبِيْ اَنْكِهِ وِيْ رَاعِلَتِيْ وَرَضِيْ بِاَشَدِّ وَغْفَرِيْبِ بِجَوَارِحِ حَسْتِ حَت
بِيُوْسْتِ فِيْ سَنَةِ سَبْعٍ وَثَمَانِيْنَ وَرَسَايَةِ شَيْخِ نَحْوِيْ اَلدِّيْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيْ بْنِ اَلْعَدْوِيِّ قِيْسِ اَلْهَمِ
تَعَالَى سَمَرُهُ وِيْ قَدْرُهُ تَاكُلَانِ بِوَحْدَتِ وَجُوْدِ سِتْ وَبِسِيَارِيْ اَزْ نَقْهَارِ وِيْ عِلْمَانِ طَاهِرِيْ
طَعْنِ كَرِيْمِهِ اَنْدَوَانْدِكِيْ اَزْ نَقْهَارِ وَجَاعَتِيْ اَزْ صُوفِيَّهِ وِيْ رَا بَزْرُكَ دَاشْتِهِ اَنْدَقْخَمُوْهُ تَفْخِيْمًا
عَظِيْمًا وَمَذْخُوْا كَلَامَهُ مَذْحَاكِرِيَّوْ وَصَفُوْهُ بِعُلُوِّ اَلْقَامَاتِ وَاَخْبِرُوْا
عَنْهُ بِمَا يَطُوْلُ عَنْهُ ذِكْرُهُ مِنْ اَلْكِرَامَاتِ هَكَذَا ذَكَرَهُ اَلْاِمَامُ اَلْيَافِيْ رَحِمَهُ اَللّٰهُ
فِيْ تَاْرِخِيْهِ وِيْ رَا اَشْعَارِ طَبِيعِ وَغَرِيْبِ سِتْ وَاجْهَانِ اَوْ عَجِيْبِ صُنْفَاتِ بَسِيَارِ دَارِ اِيْذِيْكَ

و در دکان افتد خنک
 یعنی پیکر گشتندوی گویند مرا که
 مرگ که واسطه عز و خوار بر جویند جدی را نه
 مگر و خنک و دل را نه سلسله غفلت که غنی را نه پس گفتم
 صیحت کنند خود را با زیارت از طاعت من کمن چنان شغوفان مستی که گفتم
 و زیارت وی که از وجود حال بهی است و چه در حال خیال تا مدام یعنی در حال و در خیال تا مدام
 از فقها و جماعتی از صوفیانی که شروع آن سر کلمات طویلی دارد و اما طویلی در حق شخ شهاب الدین گفت و رسید به استیلا بر بعضی از بزرگان
 اندوختن و خوار و اندک و باقی شخ شهاب الدین سرودی و شخ شهاب الدین سرودی و شخ شهاب الدین سرودی و شخ شهاب الدین سرودی
 و برانی یعنی گفته است شخ شهاب الدین سرودی و شخ شهاب الدین سرودی و شخ شهاب الدین سرودی و شخ شهاب الدین سرودی
 اینک جمع شدند و شخ شهاب الدین سرودی و شخ شهاب الدین سرودی و شخ شهاب الدین سرودی و شخ شهاب الدین سرودی
 که ارباب معرفت بودند که صاحب شخ شهاب الدین سرودی و شخ شهاب الدین سرودی و شخ شهاب الدین سرودی و شخ شهاب الدین سرودی
 مطالعه کتب می کردند چون طاعت و گفت که شهاب الدین سرودی و شخ شهاب الدین سرودی و شخ شهاب الدین سرودی و شخ شهاب الدین سرودی
 راضی یابید و شنیدیم که شخ شهاب الدین سرودی و شخ شهاب الدین سرودی و شخ شهاب الدین سرودی و شخ شهاب الدین سرودی
 که بعد از آن بعضی صاحب
 می کردند

قلمی از کتب ابن کثیر و ابن
 باین المصنف و گفت این کتاب
 است پس گفت این کتاب
 که وطنی کی در دست
 پس چنانکه قطب بود گفت
 وطن در دست از جهت
 ظاهر و جهت است
 این چنین بوده که بعضی
 اصحاب شیخنا الدین
 از دست الهامس نمود
 که نمایی مراد این شارت
 چنانکه کرده است از ابن
 حکایت مریدین و چه بود
 که را خبر و زندگانی بسیار
 از مردی که بیرون نبود
 حال ایشان از صلاح
 حال و شهرت
 و فقیه است و قدرت
 بدین واری و ثقه و عدالت
 و انانیت و عبادت
 بودند لیکن تفاوت
 درین بود که بعضی حکایت
 ولی کرده و بعضی نگه
 و بتجسس تنظیم کرده و یا را
 و بتجسس تنظیم کرده و یا را
 و بتجسس تنظیم کرده و یا را
 طالبان خصوصاً و بقیه
 صفحه ۴۶

[illegible][illegible]

10

شیخ سجاده خوش را بوی گذاشت مولانا نشست و گفت بقیاست چه جواب گویم که بر سجاده شیخ
چرا نشستم شیخ فرمود که بر یک گوشه توبیشین و بر یک گوشه من نشینم خدمت مولانا بنشست شیخ فرمود که
سجاده نشستی ترا نشاید ما را نیز نشاید سجاده برداشت و در نماز خدمت مولانا پیش از دو
وفات کرده است و وصیت نماز خود بوی کرده گویند که شیخ شرف الدین قونیوی از شیخ صدر الدین
قدس سره چایرسید که من این ای این و ما الحاصل فی البین شیخ جواب داد و من العلیم
الی العین و الحاصل فی البین محمد بنسبیه جامعیه بین الطرفین ظاهره ظاهره
بالحکمین شیخ مؤید الدین جندی رحمه الله تعالی وی از شاگردان مریدان
شیخ صدر الدین است جامع بوده است میان علوم ظاهری و باطنی بعضی مصنفات شیخ
بزرگ را چون فصوص الحکم و مواقع النجوم شرح کرده است و ماخذ سایر شروح فصوص
شرح وی است و در انجا تحقیقات بسیار است که در سایر کتب نیست و کمال وی از ان معلوم
میشود وی گفته است که خدمت شیخ صدر الدین قدس سره خطبه فصوص را از برای من شرح کرد و در
اثنای آن از وی غیبی بر وی ظاهر شد و اثر آن ظاهر و باطن را فرود گرفت آنگاه درین امر
گرد عجب و مضمون کتاب را به تمام در شرح خطبه مفهوم من گردانید و چون این معنی را از من دریافت
گفت که من نیز از حضرت شیخ درخواستم که کتاب فصوص را بر من شرح کند خطبه را شرح کرد و در
اثنای آن در من تصریفی کرد که مضمون تمام کتاب را معلوم شد پس بن حکایت سرور
شدم و دانستم که مرا بهره تمام خواهد بود بعد از ان مرا فرموده که آن را شرحی بنویس پس در حضور
و سه اجمالا لا لافدره و امتثال لا لا موه خطبه را شرح کردم و هم رس گفته در محل
بیان این معنی که کمال را قوت ظهور در جمیع مواطن هست بعد از مفادقت ازین نشاء که
در بغداد بودم و شخصی در منزل من فرود آمده بود و دعوی و سه آن بود که همدی است و
از من برای این دعوی گواهی طلبید من گفتم که پیش خدا رس تعالی گواهی میدهم که تو همدی
نیستی و دروغ می گوئی با من بمعاذات و دشمنی برخاست و جاسوسی را از ملا حدره و نصیره جمع کرد

۱۰ من این سخن بیداری حرکت
۱۱ سجاست و نیتای سجاست
۱۲ و با این اصل چیست
۱۳ شیخ جواب داد که ۱۴
۱۵ من علم الانس بنی بیل
۱۶ خدیش علی است و نیتای
۱۷ و بوی حاجی است و نیتای
۱۸ و قصود در بیان حدوت
۱۹ نسبت و بیل بقدرال
۲۰ است

کجای باغیان
از بر الویس
دنا سو بخت
دظا بر است
از دور کما بطریق
مقتدر ال بدعاب
در عین غایب بود
کدام عالم بپوشید
چنانکه مجاز را
دنه حکایت
غالب
بیتان که ستمگر
۱۱ حکام طبیعت
۱۲ قول اجمالا
۱۳ قدر غیبی از حجت
۱۴ بزرگ داشتن
۱۵ شیخ در خطبه
۱۶ از وی خطبه را
۱۷ شیخ سرور
۱۸ شیخ را قوت ظهور
۱۹ در جمیع مواطن
۲۰ که همدی است

و ایشان را باندای من ولالت که دینا به روحانیت شیخ بزرگ شیخ فخر الدین عربی بودم و بحجیت
همت متوجه وی شدم دیدم که شخصی ظاهر شد و بیک دست خود هر دو دست آن مدعی را
بگرفت و بیک دست دیگر هر دو پای او را گرفت بر زمینش زخم گفتم یا سیدی حکم و فرمان تراست پس
باز گشت و بر رفت و من برخاستم و مسجد رفتم و آن مدعی با تهاج خود بقصد اندامی من اجتمع کرد و بوی
من ایشان التفات نکردم و پیش محراب رفتم و نماز خود بگذارد و من ایشان بر من هیچ دست
نیافتند و شر ایشان را خدای تعالی از من بگردانید بعد از ان آن مدعی بر دست من تکیه کرد
و مسافر شد و هم وی گفته که از شیخ خود شیخ صدر الدین شنیدم که شیخ بزرگ را با حضرت علیهم السلام
اتفاق ملاقات افتاد گفت که از برای مؤمنی ابن عمران صلوات الرحمن علیه هزار ساله
از اول ولادت وی تا زمان اجتماع بروی گذشته بود و مهیا ساخته بودم وی بر سر سکه از ان
توانست کرد و اشارت باین معنی است آنکه حضرت رسالت صلی الله علیه و آله سلم
فرموده است که لیت اخی مؤمنی سکت حتی یقص علیک من انبأ یجیهما دوری را
بر طریق ابن الفارض رحمه الله در بیان حقایق و معانی اشعار عربی لطیف است و از ان جمله
است این دو بیت که شیخ فخر الدین عراقی در کتاب لغات آورده اند ۱۰ الجور جور علی
مکان فی قدیم ۱۱ ان الحودث امواج و انما ۱۲ لا یجیدک اشکال
کشاها یمن نسیک کما و هی است ۱۳ بیت دیگر ۱۴ هو ال واحد لوجود
فی الکلی و حد ۱۵ سیوی ان فی الوه و سیوی بالسنو و همانا که و سه قصیده نایب فیه
جوابی گفته است و از ان قصیده است این دو بیت ۱۶ فنی انک یوصانی بکلی
حکیم ۱۷ و ما نزلت اهلوا لا بکلی موده ۱۸ فممنع عنه ان یصالی و داجیب ۱۹
وصالی بلا امکان بعد و قریه شیخ سعید الدین الفرغانی رحمه الله تعالی

۱۰ قوله لیت اخی مؤمنی سکت
۱۱ ای تو انضای تعالی حکایت ایشان را بینی
۱۲ یعنی در واقعیت من بسیار است که در قدیم بود
۱۳ از شوق و کمال و با سواد و نامی با نیتای و نیتای
۱۴ از شوق و کمال و با سواد و نامی با نیتای و نیتای
۱۵ از شوق و کمال و با سواد و نامی با نیتای و نیتای
۱۶ از شوق و کمال و با سواد و نامی با نیتای و نیتای
۱۷ از شوق و کمال و با سواد و نامی با نیتای و نیتای
۱۸ از شوق و کمال و با سواد و نامی با نیتای و نیتای
۱۹ از شوق و کمال و با سواد و نامی با نیتای و نیتای

۱۰ قوله لیت اخی مؤمنی سکت
۱۱ ای تو انضای تعالی حکایت ایشان را بینی
۱۲ یعنی در واقعیت من بسیار است که در قدیم بود
۱۳ از شوق و کمال و با سواد و نامی با نیتای و نیتای
۱۴ از شوق و کمال و با سواد و نامی با نیتای و نیتای
۱۵ از شوق و کمال و با سواد و نامی با نیتای و نیتای
۱۶ از شوق و کمال و با سواد و نامی با نیتای و نیتای
۱۷ از شوق و کمال و با سواد و نامی با نیتای و نیتای
۱۸ از شوق و کمال و با سواد و نامی با نیتای و نیتای
۱۹ از شوق و کمال و با سواد و نامی با نیتای و نیتای

۱۰ قوله لیت اخی مؤمنی سکت
۱۱ ای تو انضای تعالی حکایت ایشان را بینی
۱۲ یعنی در واقعیت من بسیار است که در قدیم بود
۱۳ از شوق و کمال و با سواد و نامی با نیتای و نیتای
۱۴ از شوق و کمال و با سواد و نامی با نیتای و نیتای
۱۵ از شوق و کمال و با سواد و نامی با نیتای و نیتای
۱۶ از شوق و کمال و با سواد و نامی با نیتای و نیتای
۱۷ از شوق و کمال و با سواد و نامی با نیتای و نیتای
۱۸ از شوق و کمال و با سواد و نامی با نیتای و نیتای
۱۹ از شوق و کمال و با سواد و نامی با نیتای و نیتای

از مشایخ پس یکی از مریدان شیخ روز بجان قلبی قدس الله تعالی روضه رجوع کرد و از وی تلقین گرفت
و همان شب در واقع ذکر خود را بصورت نوری مشاهده نمود که بالای رفت آسمانها را خرق می کرد
و بعد از آن بخدمت شیخ اشیرخ شهاب الدین سهروردی رضی الله عنه پیوسته رسید به آنجا که رسید
شیخ موسی سدراتی رحمه الله تعالی از او کلامی را که از کلام شیخ ابودین مغربی قدس تعالی
روحه بوده است و شیخ سعید الدین فرغانی در شرح تصدیقه تأیید فرموده است که از شیخ معتبره بن محمد بن
بن طلحه التستری اعرافی رحمه الله در سنه خمس و ستین و ستمایه شنیدم که وی روایت کرد از شیخ
عماد الدین محمد بن شیخ اشیرخ شهاب الدین سهروردی قدس تعالی روضه که گفت که یکی
از حجات با والد خود بود در میان آنکه طواف خانی کردم ناگاه دیدم که شیخ مغربی طواف می کرد و خلق
بوی تبرک می جستند و وی را زیارت می کردند و پیش وی تعریف کردند که این فرزند شیخ شهاب الدین
است مرا حیا گفت و سر مرا بوسید و مرادعا، خیر کرد و ایما برکت دعای وی را در خود می یابم و
امیدی دارم که در آخرت برکت آن نیز همراه من باشد پس من پرسیدم که این کیست گفتند
که این را شیخ موسی می گویند چون از طواف فارغ شدم و پیش الدخود رفتم و را خبر کردم که
من زیارت موسی را در یافتم و مرادعای خیر کرد و الدین بآن بسیار مسرور شد بعد از آن جافان
در ذکر مناقب شیخ موسی شروع کردند و از آن جمله گفتند که وی را در هر شبان روزی در دست
که مختار دین از حق قرآن می کند و الدین خاموش بود ناگاه یکی از کبار اصحاب والدین سوگند
یا کرد و گفت راست است آنچه از وی می گویند پیش ازین این سخن را شنیده بودم
و در خاطر من فی الجمله انگاری بود تا آن وقت که شبی شیخ موسی را در طواف یا فتم دیدی و وی
ایستاد و دیدم که تقبیل حجر الاسود کرد و از اول فاتحه آغاز تلاوت کرد و می رفت و همچنان که
معه است که مردم در طواف می روند و تلاوت می کردند و تلاوتی که حرف حرف را فتم می گویم
چون هم در آن طواف دل از برابرد خانه که از حجر الاسود تا آنجا مقدار چهار گام باشد که پیش
در گذشت یک ختم تمام کرد و چنانکه من تمام آن ختم را حرف بحرف شنیدم خدمت والدین
با همه محاب تصدیق می کردند و آنچه گفت قبول کردند بعد از آن والدین ازین معنی سوال
کردند گفت این از قبیل بسط زمان است که نسبت به بعضی از اولیا الله واقع می شود

سدراتی

پس از برای صدق آن قضیه گفت که شیخ اشیرخ ابن سکینه راضی الله عنه مریدی بود صانع و
وظیفه وی آن بود که سجاد با وی صوفیان را روز جمعه بمسجد جامع می برد و می انداخت و بعد
از ادای نماز جمعه جمع می کرد و بخانه می آورد و در یکی از جمعهها سجاد با را بر یکدیگر بست تا بمسجد بروند و بنا
و جله رفت تا غسل جمعه بجای آورد و جامه بیرون کرد و بر کنار و جله نهاد و بآب فرو رفت چون
سربرون کرد دید که آن جله نیست جای دیگر است پرسید که این کجاست گفتند که این نیل
مصر است تعجب کرد و از آب بیرون آمد و بشهر درون رفت ناگاه بدکان صایفی رسید آنجا ایستاد
و بروی جزمینری که ستر عورت وی کرده بود جامه دیگر پیوسته صاحب دکان بفراست داشت که وی
صایف است وی را از پیش کرد دید که آن صنعت را نیک می داند وی را گرامی داشت و بخانه
برود و دختر خود را نکاح کرد و با وی و از وی سه فرزند آمد و هفت سال بران گذشت و زنی بکنار نیل آمد
و در آب غوطه خورد چون سر برآورد دید که در جله بغداد است همان موضع که پیش ازین هفت سال
بآب در آمده بود و جامه های وی همچنانکه نهاده بود بر کنار و جله است جامه را پوشید و بخانه آمد
دید که سجاد با وی صوفیان همچنانکه بر هم بسته بود بر هم بسته است بعضی از اصحاب با وی گفتند که در پیش
که بعضی از جماعت چاکه مسجد رفتند از سجاد با را بمسجد برد پس از ادای نماز بخانه آمد و در تعجیل تمام تعجب
کنان بخانه خود رفت اهل بیت وی گفتند که همانا نیکه فرزند بودی که برای ایشان ماهی برهان
کنیم گمانید که ماهی برهان شده است همانان را آورد و ماهی خوردند بعد از آن پیش شیخ خود ابن
سکینه آمد و آنچه بر وی گذشته بود و اخبار کرد و قصه اولاد خود را بمصر با وی گفت فرمود که فرزندان
را از مصر بخانه حاضر کن چون فرزندان را حاضر کرد آنچه گفته بود راست بیرون آمد شیخ
ابن سکینه از وی پرسید که آن روز در چه اندیشه بودی و در خاطر تو چه بود گفت از اول
روز در خاطر من ازین آیت که کَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ أَلْفَ سَنَةٍ و غیره و نزاعی بود شیخ
گفت این واقعہ رحمتی است از خدای تعالی بر تو در رفع اشکال و تصحیح ایمان
و اعتقاد است بآنکه خدای تعالی قادر است بر آنکه نسبت به بعضی بندگان خود زمان را
بسط کند و در آن فرماید بآنکه او کوتاه باشد نسبت به بعضی دیگر و همچنین است حال در
قبض زمان که زمان در آن کوتاه فرماید و الله الفتاد ما یشتاء و نزدیک باین

این تفسیر همان
مقداره الف
ست یعنی بود مقدار
یک روز و نیم سال
است
باز تفسیر سجاد
فما سئل عن
الاست به این
سوال

قصه است آنکه صاحب فتوحات رحمة الله علیه ذکر کرده است که شخصی جوهری ز خود حکایت کرد که
 مقدار خیر از خانه خود بفرقن برد تا آنکه پزند و وی را جنابت سیده بود بکنار میل رفت و آب آید که غسل کند
 از خود غائب شد و دیدیم چنانکه کسی خواب بید کردی و بیدار است آنجا که خدا شد و در شش سال با خاتون
 خود بسیار دوازوی فرزندان آمد بعد از آن با خود آمد خود را در میان آب بی غسل تمام کرد و بجا پو شد
 و بفرقن رفت تا آن گرفت و بجان آمد و با اهل خانه آن واقعه را باز گفت چون ماهی چند بر آمد آن خاتون
 از بیدار آمد و فرزندان را همراه آورد و خانه جوهری را می پرسید چون با هم ملاقات کردند جوهری
 خاتون فرزندان را بشناخت آن زن پرسید که چند گاه است که ترازن کرده است گفت شش سال
 است شیخ عیسی ابن هتار بمنی رحمه الله تعالی امام یافعی گوید که وی روزی بر فاحشه بگذشت
 و وی را گفت بعد از نماز حلقن پیش تو می آیم زن خرم شد و خود را بپوشید و بعد از حلقن پیش وی آمد
 وی در کت نماز بگذارد و بیرون آمد آن زن را حال بگشت و تو بگرد و زهر چه داشت بیرون آمد شیخ
 وی را زنی یکی از درویشان داد و گفت که طعام و لیمه اعییده بسازید و روغن مخزیا میری را که رفیق
 آن زن بود از آن بجز ببرد و بگوید که گفتند وی را یکی از درویشان داد و طعام و لیمه اعییده ساختند و روغن
 ندارند امیر بر طریق استناده و شیشه خمر فرستاد که این را پیش شیخ ببرد و گویند که شاد شدیم و شنیدیم که
 روغن عسیده نیست این را با عسیده بخورید چون فرستاده امیر آمد گفت دیر آمدی کی از آن شیشه
 را بست و دست در آن کرد و بر عسیده ریخت آن دیگری را بچنان کرد و آن فرستاده را گفت بنشین
 و بخور چون بخورد روغن دید که هرگز از آن خوشتر نخورده بود پیش امیر رفت قصه را باز گفت امیر پیش
 شیخ آمد و بر دست می تولد کرد شیخ ابوالغنیث جمیل المنی قدس الله تعالی سره دو ملاقات
 اعلیه و الاحوال السنیة و الانفاس الصادقة و الکلمات الخاتمة و را اول حال از قطع طریق بود
 روزی در کین قافله نشسته بود شنید که باقی می گوید یا صاحب العین علیک عینی یعنی
 ای آنکه چشم بر قافله داری دیگری را چشم بر بست در وی اثر عظیم کرد و از آنچه در آن بود باز
 ایستاد و بر خدای تعالی اقبال نمود و توبه و انابت کرد و صحبت شیخ ابن الاطعم البینی پیوست
 نفس وی پاکیزه شد و دل وی منور گشت و صدق ارادت و سیما سعادت
 بر وی پیدا آمد و خوارق عادات از وی ظهور آنجا مید گویند روزی

نشد و دست بردار
 شانه و قانی
 سله قله و لیمه
 را یعنی طعام و دی
 را عسیده سازنده
 یعنی لایمی
 قله و ملاقات
 اعلیه یعنی صاحب
 مقامات بزرگ
 دوا و ال بلند بود
 و انقاس می همان
 بود که کلمات غارق
 عادات داشت
 تمام عبادت او
 استیضاح حق
 سر برین
 علی انعام حق
 بیکم و وفادار
 قله و در دست
 حال و در دست
 قلبی بی علم و
 بنده چون حب و
 خزن و بخت و بخت
 فتوح و حبیب و
 ان و آن بود
 به

بقصد آنکه از صحرایم آرد بیرون رفت و درازگوشی با خود برد و در میان آنکه در بعضی از او دیها
 بهیضم جمع میکرد و درازگوش وی را شیر بدید چون بهیضم آرد که بار کند دید که درازگوش وی را شیر
 بدیده است روی را شیر کرد و گفت درازگوش مرا کشتی بهیضم خود را بچه بار کنم سوگند بجزت
 معبود که آنرا بار نخواهم کرد و اگر بدیشت تو پس بهیضم را جمع کرد و بدیشت شیر نهاد و دیرای را با تاب
 نزدیک شهر رسید بهیضم را از وی فرو گرفت و گفت هر جا که خواهی برو روزی اهل بیت می از وی
 قدری عطر طلبیدند باز از رفت تا بخرد پیش یکی از عطاران رفت و دباوی در آن باب سخن گفت
 عطار گفت در دکان من هیچ عطر نیست ابوالغنیث گفت در دکان تو هیچ عطر نخواهد بود فی الحال هر عطر
 که در دکان می بود منعم گشت عطا پیش شیخ بنی ابن الاطعم آمد و از وی شکایت کرد شیخ و یلخو انبیب آنکه
 اظهار کرامت کرده بود ویرایاست بسیار کرد و گفت دو شمشیر دیک غلاف نمی شاید از صحبت من دور باش
 هر چند ابوالغنیث را اگر در و تضرع نمود قبول نکرد و از مصاحبت وی آبا کرد ابوالغنیث بر رفت طلب
 شیخ دیگری کرد تا صحبت وی منتفع گردد پیش هر شیخ که رفت گفت ترا همین بسند است محتاج به شیخ
 نیستی تا آن بود که شیخ کبیر علی اهدل رسید و التماس صحبت کرد شیخ وی را قبول فرمود ابوالغنیث گفته
 است که چون صحبت وی رسیدم گویا قطره بودم که در دریا افتادم با دوشاه بن خادم و پیرا بگشت
 چون بخود می رسید و غضب شد گفت مائی و الحواس که انا انزل من المشیاق اقول انزع
 در همان وقت باد شاه کشته شد روزی فقر گفتند که ما از وی گشت می کنه گفت فلان و فلان و ز
 باز است گوشت خواهد خورد چون آن روز آمد خبر رسید که قطع طریق قافله لغات کرده اند چون
 ساعتی بر آمد یکی از قطع طریق آمد و بخت شیخ گاه است آورد شیخ فقر را گفت که این کار را بکشید و بیزید
 اما سری را بچنانکه هست نگاه دارید و بعد از آن دیگری آمد و یک خوار گندم آورد شیخ گفت آر و نیکو نان
 بپزید هر چه شیخ گفت بچنان کرد بعد از آن شیخ فقر را گفت بخورید جمعی فقرا حاضر بودند ایشان ابوسعفره طلبیدند
 نیامد شیخ فقر را گفت شما بخورید که فقرا حرام نمی خوردند چون فقر از خوردن فارغ شدند ناگاه شخصی
 پیش شیخ آمد و گفت ایها شیخ گاه وی نزد فقر کرده بودم جز میان بنارت بر وند شیخ گفت اگر سرگاو
 خود را بهیمنی بشناسی گشت آری شیخ فرمود تا سرگاو را حاضر کردند گفت این سرگاو گشت بعد از آن
 شیخ دیگر آمد و گفت ایها شیخ یک خوار گندم نزد شیخ کرده بودم حرامیان بر وند شیخ گفت

سله اولی بهیضم
 و سکون با و منم حال
 سله دوم ۱۲ عفت
 سله قول ماسه و
 سله اولی انما انزل
 یعنی صحبت و ملاقات
 رست و من خود
 می آید بجز شیخ
 با بانی می شناسد
 قطب که گشت با
 بادشاه و با باده آن
 بود ۱۲ سله شب
 بیکم و وفادار
 باک و بلند از اندیشه
 باک آن می سازند
 حارس و تدریس
 آنجا نشینند ۱۲ عفت

مذکر فقرا بقدر سید چون فقها آن را مشاهده کردند از ترک موافقت فکری ایشان شدند و در حقیقت
 علیه السلام و سید بن طاووس و شیخ ابوالحسن المغربي الشاذلی رحمهم الله تعالی نام وی
 علی بن عبد الله است شریف سنی ساکن بکن دریه بوده است و جمعی کثیر از اصحاب و پیروان
 از کبار اولیاء الله و عظام مشایخ است وی گفته است که در سیاحت بودم شبی در پیشه خرم و سبزه
 گریه می نمودند تا صبح و هرگز آنی همچون آن شب نماندم چون بامداد شد و خاطر من گدازید که
 مرا از مقام انس با خدای تعالی چیزی حاصل شده بود خانه فرود آمدم یک یک بسیار دیدم که آن
 ندیده بودم چون آوازهای من شنیدند همه یکبارگی بر میخیزد چنانکه از ترس مرا خفقان پیدا شد
 شنیدم که می گویند ای آنکه دوش با سباع انس گرفته بودی ترا چیست که از پریدن این یکبار
 نرسدانی و لیکن تو دوش با ما بودی و اکنون با نفس خودی و هم وی گفته که یکبار هشتاد روز گرسنه
 بودم در خاطر آمد که ترا ازین کار نسیبی حاصل شده ناگاه زنی دیدم که از مقام بیرون آمد نهایت خود
 گو یاروی او نور آفتاب بود وی گفت منجوسی هشتاد روز گرسنه بود در ایستاد و ناز بر خدا تعالی
 می کند بعل خود شش ماه برین گذشته است که طعامی نخشیده ام و هم وی گفته است که روزی در خانه
 بودم گفتم آبی کی ترابنده فاکر باشم شنیدم که مرا می گویند هرگاه که منعم علیه غیر خود را نه بنی گفتم آبی چون
 منعم علیه غیر خود را نه بنی گفتم آبی گفتم که بر اینها انجام کرده و بر علما و اعیان کرده و بر ملک انجام کرده شنیدم که گفته اند اینها
 بودند و آواره راست نیافتی و اگر نه علما بودند و لایق بودی که اگر نه ملک دی تو زمین کی بود
 و این هفت است از من بر تو هم وی گفته که رفیق داشتم با وی در مبارزه جای گرفت و طلب قبول
 بخدای تعالی می کردیم وی گفتیم فراموش نشود ناگاه مردی در آمد با هیبت گفتیم کیستی گفت خدایک
 و نیتیم که می از اولیاء الله است گفتیم حال تو چیست حال تو چیست حال تو چیست گفت که چون
 باشد حال کسی که می گوید که مرا فراموش شود پس فراموش شود و نه ولایت است و نه طمع ای نفس
 چرا پریش خدای خاص ز برای خدا نکتی ما و نیتیم که ویرا چرا برادر آوردند تو به کردیم و استغفار
 نمودیم و مال فری پدید آمد و هم می گفته است که رسول راضی الله علیه و سلم خواب دیدم گفت
 یا کمالی عقیق قتیاً بکف من الذکر یحفظکم و الله فی کل نفس منی پاکیزه گردان جاهاست
 خود را از حرکت تا بهره مند گردی بحدود تا پیدا شد تعالی در نفسی گفتم بار رسول الله ثواب من کدام است

گفت خدای تعالی بر تو پنج خلعت پوشانیده است خلعت محبت و خلعت معرفت و خلعت توبه و خلعت
 ایمان و خلعت اسلام هر که خدایتعالی را دوست دارد و بروی آسان شود هر چیزی و هر که خدا را
 بشناسد و نظردی خود نماید هر چیزی و هر که خدای را به یگانگی بداند و وی خدایک نیارد هیچ چیز را
 و هر که بخدای ایمان آورد این گردان هر چیزی و هر که با سلام متصف گردد و در خدای غاصی نشود و اگر
 غاصی شود اعتقاد کند چون اعتقاد کند قبول فتیحه ابوالحسن گوید از نجافم که معنی قوله تعالی و قتیاً بک
 که گفته شد اگر وی شیخ ابوالحسن می گفته است که از بدین فقره قصد زیارت امیر المؤمنین جعفر
 رضی الله تعالی عنه کردم و در راه کسی دیگر رفیق من شد چون با آنجا رسیدیم در قبه مزایای بسته بود بک
 روحانیت حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم کشاده شد و آمدیم و دیدیم که نزدیک روضه درو
 دعای کند با رفیق خود گفتیم که این مرد از ابدال است و دعا درین ساعت مستجاب است وی دعا کرد
 که خدای تعالی و بر یک دنیا روزی کند و من دعا کردم و از خدای تعالی عافیت بدیاری دنیا و آخرت
 آخرت خواستم چون دعا را است نزدیک رسیدیم شخصی پیش آمد و رفیق مرا یک دنیا بداد و چون
 رسیدیم در آمدیم و نظر شیخ ابوالحسن بر آن افتاد رفیق مرا گفت یا خدایک ساعتی با منی که در آن
 ساعت دعا مستجاب شود و آن را با یک دنیا صرف کردی چرا چون ابوالحسن نبودی که از خدایتعالی
 عافیت بدیاری دنیا و آخرت خواست و خدای تعالی دعای وی اجابت کرد وی گفته است که بدایت
 حال مرا تردد و افتاد میان القطاع و بدون در میان بازگشتن با آبادانی و شهر صحبت
 علما و اعیان و مرا وصفت کردند که در کوی ولی هست قصد زیارت وی کردم شب بهنگامی با آنجا
 رسیدم با خود گفتم شب پیش وی نروم بهر آن غار خجسته شنیدم که از اندرون می گوید بار خدایا
 جستی که مردی چند هفتاد از بندگان تو که از تو می خواهند که خلق خود را مسخر ایشان گردانی و خلق
 خود را مسخر ایشان گردانیدی و از تو با آن ماضی شدند و هرستی که سر از تو بخواهم که خلق خود را
 بدو گردانی با من تا مرا پیغمبرهای نباشد الا حضرت تو من با خود گفتم ای نفس شنیدم که این شیخ از
 کدام بجا خرافات می کند چون بامداد کردم پیش وی در آمدم و سلام کردم از هیبت و خوف وی بر
 برآمد گفتم با سیدی حال چون است گفت شکایت می کنم بخدای تعالی از بر و تسلیم نفسی بخشی و عیانی
 چنانکه تو شکایت میکنی از خردت و بدید و اختیار گفتم من خردت و بدید و اختیار میدانم و این زمان در آنم

ساعتی که از آنجا
 در وقت دیان
 در راه و در خانه
 صفات احسان
 و اخلاص است
 در نهاد و روانی
 یکی یکی است

هر دم ببالان محتاج شدن شیخ ابو العباس بایقوب بصره بیرون رفتند شیخ یعقوب را گفت نماز بگذار و طلب
 باران کن برای مسلمانان یعقوب گفت یا سیدی تو به این لائق تری شیخ گفت ترا این فرموده اند یعقوب
 نماز بگذارد و دعا کند و علی الفور اثر اجابت ظاهر شد باران آمد شیخ سعد حداد و مرید و
 شیخ جوهری و جمعی از شیخ جوهری و اوائل بنده کسی بود آزاد شدند و بازار عدل خرید و فروخت
 می کردند بچایس فقر حاضر می شد و بمقتاد و اخلاص تمام داشت بایشان وی ای بود چون گفت
 وفات می شیخ کبیر شیخ سعد حداد که در عدل و فون است رسید فقر وی را گفتند که بعد از تو شیخ که خواهد
 بود گفت آن کس که در روز سوم بعد از وفات من در محلی که فقر اجماع می باشد مرغی سبز میاید و بوی
 تشبیه چون روز سوم رسید و فقر از قرآن ذکر فارغ شدند و منتظر عده شیخ بنشینند ناگاه دیدند
 که مرغی سبز فرو آمد و نزدیک بایشان نشست هر کدام از بزرگتران فقر امید میداشتند که آن مرغ
 بر سر ایشان نشیند بعد از زمانی آن مرغ پرواز کرد و بر سر جوهری نشست و این مرغی هرگز در
 ادای می نگذشته بود و در خاطر هیچ یک از فقرات گذشت پس فقر ایشان می ماند تا ویران شد شیخ بنده بچای شیخ وی
 را بنشانند وی بگریست و گفت مرا چه صلاحیت این کار است من موی بازاری ام وای و طسریق
 فقر او آداب ایشان نمی دانم و بر من مردمان را حقوق است و مرا بایشان معاملات است
 گفتند این امر بیست آسمانی و ترا ازین چاره نیست خدای تعالی ترا امید و تعلیم کند هر چه
 در بایست باشد گفت مرا چندان همت دهید که بازار روم و حقوق مسلمانان از گردن
 خود بیرون کنم پس بازار رفت و حق هر کس را داد کرد و ناگاه برادر شیخ آمد و صحبت فقر را لازم
 گرفت فقار و کاشمیه جوهری را که من القصار ل قال کما لا ت مای طلق
 ذکری فسیحکای الکریم المکات ذلک فضل الله یؤتی من یشاء و الله
 ذو الفضل العظیم احمد بن ابجد و شیخ سعید که گفت وی ابو عیسی است
 رحمه الله ام یا فمی گوید رحمه الله تعالی که در بلادین و شیخ نوذیری شیخ کبیر عارف باشد
 شیخ احمد بن ابجد و دیگر شیخ کبیر عارف شیخ سعید و هر یک را صاحب تلاذه بوده اند و روزی
 شیخ احمد با حجاب خود عزیمت زیارت بعضی از بزرگان کرده بود شیخ سعید و شیخ سعید رج
 نیز موافقت کرد چون مقداری راه بر رفتند شیخ سعید پیشیان شد از موافقت ایشان

لله و قد فرس
 لاسم بجز گشت
 بچای نام و بوی مرغی
 دوی را فقر است
 وکی را فقر است
 ذکر انما یقول بقاء
 است فحان الکرم
 المنان یا کاکس
 سبقت چیزی را
 بچای و آنچه دارد
 بچای اوست
 می و فضل خود را
 بوی خود و خدای
 تعالی صاحب
 فضل بزرگ
 است

باز گشت و شیخ احمد عزیمت خود برت و زیارت کرد و باز آمد و بعد از چند روز دیگر شیخ سعید بیرون آمد
 با حجاب خود و عزیمت همان زیارت کرد شیخ احمد وی را در راه پیش آمد و با هم ملاقات کردند شیخ احمد
 شیخ سعید را گفت فقر را بر تو حق متوجه شده است که آن روز از موافقت ایشان برگشتی شیخ سعید
 گفت بر من هیچ حق متوجه نشده است شیخ احمد گفت بر بنیز و انصاف ده شیخ سعید گفت هر که مرا
 بر بنیز اندوی را بنشانم شیخ احمد گفت هر که مرا بنشانوی را بنشانم پس یک انسان و دو بزرگ را بنی
 به یکدیگر گفته بود شیخ احمد گفت شیخ احمد متوجه شد و بر جای ماند تا آن وقت که بچای حق تعالی پیوست و شیخ
 سعید متوجه شد که آن خود را می کند وی برید تا بچای حق پیوست امام یا فمی رحمه الله می گوید
 که حال فقر از تشبیهای بزرگتر است چون اصحاب در احوال با یکدیگر برابر باشند احوال
 ایشان در یکدیگر سرایت می کند و اگر برابر نباشند حال قوی در ضعیف سرایت می کند و گاهی باشد
 که احوال سابق تاثیر می کند در حال مسبق و هذا هو الظاهر و الله اعلم بحقیقه الحق
 شیخ نجم الدین عبداللہ بن محمد الاصفهانی رحمه الله تعالی که شاگرد شیخ ابو العباس المری
 است سالهای بسیار تجاوز کرده و مناقب بی بسیار است و کرامات وی بیشمار یکی از علمای
 این گفت است که پدر خود را چهار گز اتم زخم رفته چون بکر رسیدم و حج گزاردم خاطر من بکسیت پدر
 بایشان بود شیخ نجم الدین گفت چه شود که خاطر بران داری که در بعضی مکاشفات خود بر احوال
 شیخ مطلع شوی و با من بگویی در حال بگریست و گفت اینک از بیماری صحت یافته است
 و بر بالاس سر خود مسواک می کند و کتابها را خود را گرد خود نهاده و صفت و حلیه می چنین
 و چنین است و نشانهای راست باز و دو ویرا هرگز ندیده بود و روزی همراه جنازه سینه
 از اولیاء الله بیرون آمده بود چون ملقن که یکی از کبیرا رفقا بود بر سر قبر نشست که تلقین کند
 شیخ نجم الدین بن محمد یکی از شاگردان سبب خنده برآید و وی را از جر کرد و بعد
 از آن گفت که چون ملقن آغاز تلقین کرد صاحب قبر گفت هیچ تعجب نمی کنید از مرده که تلقین زنده
 می کند می را گفتند که هرگز نزن خواسته گفت بزرگ زن خواسته ام و طعمای هم نخورده ام
 که از این بخت با شیخ وی در بلاد هم می را گفتند بود که زود باشد که در دیار مصر با قطب
 ملاقات کنی بطلب قطب بیرون آمد و راه جمعی از حرمیان وی را برگرفتند و گفتند

لله و قد فرس
 لاسم بجز گشت
 بچای نام و بوی مرغی
 دوی را فقر است
 وکی را فقر است
 ذکر انما یقول بقاء
 است فحان الکرم
 المنان یا کاکس
 سبقت چیزی را
 بچای و آنچه دارد
 بچای اوست
 می و فضل خود را
 بوی خود و خدای
 تعالی صاحب
 فضل بزرگ
 است

پیش شیخ بنید که همان ماست و شیخ را گفت بسم الله که این ضیافت تست شیخ بخورد و شیخ علی کردی را
بزرگ داشت شیخ علی کردی در اوائل در مسجد جامع می بوده است ناگاه مجذوبی دیگر که او را یاقوت
می گفته اند بشهر دمشق در آمده است و در آن وقت که و در آمد شیخ علی از دمشق بیرون
رفت و ساکن صحرا شد و بعد از آن بشهر در نیامد تا آنکه که وفات کرد و یاقوت در شهر حاکم بود
شیخ مفرح رحمه الله تعالی وی از اهل صید مصر است بسیار جلیل القدر و کبیر الشان بود
است بنده بود پیش وی را جذب بر سید قوی که شش ماه طعام و شراب بخورد و پنداشتند که دیوانه
شده است هر چند که بزدند هیچ سود نداشت وی را قید نهادند چون آمدند قید بانی بود وی
جای وی را در زندان کوفت چون آمدند در بیرون زندانش یافتند چون این کرامتها از وی دیدند
چند مرغ بریان پیش وی آوردند آنرا گفت پرید همه زنده شدند و پریدن گرفتند بآن الله تعالی یکی
از محابا وی را روز عرفه در عرفات دید یکی دیگر همان در در خانه خودش در مقام روزی بود چون آن شخص آمد
رسیدند و هر یک آنچه بدو بدادیم گفتند میان ایشان شایع شد که گفتی و روز عرفه در عرفات بود صدق آن سواد شد
خورد و یکی گفت تمام آن روز در خانه خود بود وی نیز سوگند بطلاق خورد و پس خصومت کنان پیش شیخ مفرح آمدند و آنچه
میان ایشان گذشته بود باز گفتند شیخ گفت هر دو راست گفتند و وزن هیچکدام طلاق نشده است
یکی از اکابر می گوید که من از شیخ مفرح پرسیدم که صدق هر یک موجب حنث و دیگر گیت چون سوگند
هیچ یک حانث نشده است و در آن مجلس که من این پرسیدم جماعتی از علمای حاضر بودند شیخ
اشارت بهم کرد که درین مسئله سخن گوئید هر کس چیزی گفت اما هیچکس جوابی شافی کافی نگفت
در آن اثنا جواب آن بر من ظاهر شد شیخ اشارت بمن کرد که جواب آن بگوی من گفتم که چون بی بود
متحقق گردد و در آن معنی که روحانیت و معصوم بصورتی تواند شد متمسکین شود
می تواند بود که در وقت واحد در جهات مختلف خود را بصورت های متعدد بنماید چنانکه خواب پس آنکس که
وی را در بعضی از آن صور بوفات دیده باشد است دیده باشد و آنکه بعضی دیگر از آن صور در خانه خود دیده
باشد هم راست دیده باشد و بسوگن هیچ یک حانث نشود شیخ مفرح فرمود که جواب صحیح نیست که گفتی
یعنی الله تعالی عنه و لغنا شیخ ابوالعباس المنهوری رحمه الله تعالی و منه و منی است
بمصر یکی از تاجران گفته است که در سفر بودم و با من چارپائی بود که قاش من همه بروی بود چون صبر

در آمد و با مردم در آمیختم آن چارپائی از من گم شد هر چند طلب کردم هیچ جزئی نیافتم بعضی از اربابان گفتند
که پیش شیخ ابوالعباس منموی رو شاید که دعای کند و من نیز پیش از آن وی را می شناختم پیش وی
رفتم و بروی سلام کردم و حال خود با وی گفتم گوش بسخن من نکرد لیکن گفت ما را همانان رسیده اند و
چندین آدمی را در چندین گوشت چندین جوان دیگر ذکر کرد از پیش شیخ بیرون آمدم و با خود گفتم که در ایندیگر
از پیش شیخ می نیایم این درویشان غیر از حوائج خود چیزی نمی دانند پس برین نیت رفتم و ناگاه مرا شخصی
که پیش وی چیزی داشتم پیش رسید وی را بگفتم و گفتم ترا می گذارم تا آنچه پیش تو دارم بمن بی شصت دم
بمن بگو گفتم باین درهما معامله می کنم تا آنچه رفته است بیاید یا این هم برود در راه خدای تعالی هر چه شیخ گفته
بود بگفتم و چند روز هم زیارت آمد بآن قدری حلا و خریدم و همه را بکمالی دادم و قصد شیخ کردم چون بنزد او
شیخ رسیدم دیدم که چارپائی من بر در راوی شیخ ایستاده است باز گفتم که این چارپائی من بخوابد و بلکه بماند
آن است چون نزدیک رسیدم دیدم که چارپائی من است و قاشها همچنان بر پشت می گفتم آن را بکس
بجام یا با خود در راوی برم تا باز گم نشود و باز گفتم آنکس که سلامت رسانیده برای من خواهد نگاه داشت پیش
شیخ را دادم و آنچه آورده بودم بروی عرض می کردم چون بگزارید گفت این چیست گفتم چیزی زیارت آورده
بود که این ام گفتم این شرط داخل بود من نیز چیزی زیارت گفتم و قاشها خود را باز از او بر گرفتم
و بگفتم که من هر چه می فروشی فی الحالتی آن بستان متر من را بکس یعنی تجار بیایند و باز از تو بشکنند که زیارت
وست راست نیست بیایان دوست چپ من پس باز رفتم و قاشها بهای تمام زیارت بر من فروختم
بهای تمام بستم چون فارغ شدم تاجران از جگر و بر در ریختند چنانکه گوی در بند بوده اند که ایشان را آزاد کرده اند
شیخ ریحان رحمه الله تعالی وی را رعدن می بوده است یکی از اخبار گفته است که شخصی بر ساحل دریای
نزدیک آمدن توانست که بعد از آنکه که شب بید بود و روز از او بپوشید و شب در ساحل بجز باند هیچ چیز نداشت
که شام بخورد ناگاه دید که شیخ ریحان بر ساحل است پیش وی آمد و گفت ای سیدی در روز و از به بپوشید و هیچ
چیز ندارم که شام بخورم می خواهم که مرا بر سیدی گفت این را به بپوشید از من شام می خواهد و این را بپوشید
می خواهد مگر بر سیدی گوئیم که من هر سیدی می ام گفتم ای سیدی ازین چاره نیست ناگاه دیدم که گاه
هر سیدی که مرا حاضر شد اما روغن نداشت گفتم ای سیدی این را روغن می باید گفت این را به بپوشید هر سیدی که
خوردی روغن مگر من روغن فروشی ام گفتم ای سیدی این را بانی روغن نخواهم خورد گفتم این کوه را بپوش

در بار و آب بیا و منو سازم رفتم و آب در دم کرده را از من بستند و از انجا رفتن بر پیر سرخیت پس از آن
 بخوردم که هرگز بمثل آن و من بخشیده بودم دیگری گفته است که در ماه رمضان بین انصاریان به بازار رفتیم برای
 اهل خود چیزی خرم ناگاه شیخ ریحان مرادید و پیش خود کشید و بهو بالابر بسیاری من بگریستم و گفتم می خواهم
 که مرا بر زمین بازگردانی مرا بر زمین باز گردانید و گفتم می خواهم که تفریح کنی اما تو بخوابستی امام یافعی گوید که با آنکه
 وی باین طریح مطالع عجائب ملکوت سماوات خواسته است بعضی از صاحبان گفته اند که روزی شیخ
 ریحان را گفتم که خاطری با من می دارد گفت ما دام که این مرد دست من سرش اشارت میبرد و در من
 پنداشتم که مراد وی آن است که ما دام که زنده ام و مراد وی را ندانستم مگر روزی که بمن آن سبک برای کسی
 می گذشت بینفتاد و سر وی بشکست و بران مرد رضی الله تعالی عنه شیخ علاء الدین انوار دینی
 رحمه الله تعالی وی بزرگ بوده است امام یافعی گوید رحمه الله تعالی که وی روزی در دوازده روز
 بیک و منو نازمی گزارد و پانزده سال بهلول بر زمین نهاد و چند روزی گذشت که طعام نمی خورد
 و چون طعام خوردی چیزی اندک خشن خوردی و با من در می گذشت بودنی خود را با اهل بیت
 بسیار محبت و واقف و گفتند چند سال است که بجهت منکراتی که می بیند بی اختیار خروج میکند و بر
 به آن فرموده اند و هم امام یافعی میگوید که شیخ علاء الدین گفت که در بعضی از ساحلهای روم گشته گزیده
 چون روز عید فطر رسید بر می از دیوهای مسلمانان بجهت نماز عید رفتم چون باز آمدم آدمی دیدم که در
 خلوت من نماز می گزارد و بر یکی که بر در خلوت مرا می بود و پیچ اثر پای بنویس و تعجب کردم که از کجا آمده
 است بعد از آن بگریست گریستنی زار من در فکر شدم که از برای وی چه آورم که روز عید دست التفات
 بمن کرد و گفت ای فلان فکر کن که در غیب است آنچه تو نمی دانی ولیکن اگر نزد تو آب هست پیش از
 برویستم که ابرق بیاورم پیش از برق دو گردان دیدم نهاده بزرگ گرم و مغز بادام بسیار آن را برداشتم
 و پیش وی بردم نان بشکست و مغز بادام پیش من ریخت گفت بخورد و راستی است و از آن
 مغز بادام بمن می داد و من می خورم و وی خورد و گفتم که مغز بادام با مغز بادام من خور آن طعام را غریب
 می دیدم گفت این را غریب دار که خدای را بندگان هستند که هر جا که باشند هر چه خواهند یا بند
 تعجب من زیادت شد با خود گفتم که از وی طلب مواخات کنم گفت تعجب کن کن من باز میخواهم آمد
 انشاء الله تعالی و از من غائب شد و حال ندانستم که کجاست شب بیدارم از شوال آمد و با من گفتند

مواخات بست رضی الله عنه امام عبد الله الیافعی الیمینی رحمه الله تعالی هو ابو السکاک
 عقیق الدین عبد الله بن سعد الیافعی الیمینی نزیل الحرمین الشریفین شرفه الله تعالی و رضی عنه از کبار
 مشایخ وقت خود بوده است عالم بوده بعلم ظاهری و باطنی و وی را تصنیفات است از انجلیست
 تاریخ مرآة الجنان و عبرة القطنان فی معرفه حوادث الزمان و کتاب روض الریاضین فی
 حکایات الصالحین و کتاب در التنظيم فی فضائل القرآن العظیم و برای آن تصانیف دیگر دارد
 و اشعار نیکو نیز گفته است وی گفته است که شیخ علاء الدین خوارزمی گفته است حمد الله تعالی
 که شبی در بعضی از بلاد شام در خلوت خود بعد از نماز خفتن بیدار شستم بودم و در خلوت خانه از
 اندرون بسته بودم و مردی دیدم با خود در خلوت ندانستم که از کجا آمده و ساعتی با من سخن گفتند
 و با یکدیگر یاد احوال فقر کردیم فکر مردی از شام کردند و بر وی ثنا گفتند و گفتند نیک مرویست
 اگر بدانستی که از کجای خور و بعد از آن گفتند سلام ما بصاحب خود عبد الله یافعی برسان گفتم او را از
 کجای شناسید و وی در جواز است گفتند بر پا پوشیده نیست و برخاستند و پیش رفتند سوی محراب
 پنداشتم که نماز خواهند گزارد و از دیوار بیرون رفتند و بهم می گفتند است که شیخ مذکور گفت که بعضی
 از ساحلهای شام در ماه رجب شته انبیین و اربعین و سبعمائه و پیر خلوت من در آمدند بعد از نماز
 خفتن و ندانستم که از کجا آمده اند و از کجا آمده اند چون بر من سلام کردند و صفاحه نمودند
 با ایشان انس گرفتم گفتم از کجا آمدید گفتند سحان الله هجو توئی ازین حال سوال میکنی بعد از آن
 خشک باره نان جو داشتیم پیش ایشان نهادم گفتند نه از بهر این آمده ایم گفتیم پس از بهر چه آمده ایم
 گفتند آمده ایم و ترا وصیت می کنیم بر سائیدن سلام بپدر الله یافعی و گفتند بگو که بشارت با تو را گفتم
 وی را از کجای شناسید گفتند ما بوی رسیده ایم و وی بخار رسیده است گفتیم شمارا درین بشارت رسانیدیم
 از فی هست گفتند آری و چنان فکر کردند که از پیش بردارانی می آیند که ایشان را هست در شرق
 و فی الحال غائب شدند و بهم می گفتند که در اوائل حال متردد بودم که بطلب علم مشغولان شدم که موجب
 فضیلت و کمال است یا عبادت که مشتمل عبادت و سلامت از آفت قیل و قال است
 و درین کشاکش و اضطراب مرا نه قرار مانده خواب کتابی داشتم که روز و شب بطالع آن می گذرانیدم
 درین بقراری آن را بشادام و روی در فی دیدم که بر گزیده بودم و روی بیتی چند نوشته که

یافعی شیخ
 کرامت و عین مملو ۱۲
 عقیق یافعی

اگر سنگی بکشت طعام از وی باز گرفتند تا بر دو عمر وی سبکی خوش یابی و بهشت رسیده بود و کان
 فلک فی سته سبع و ثمانین و خمسایه و اهل حلب شان وی مختلف بودند بعضی ویرا با حجاد و زنده نسبت
 می کردند بعضی بکلمات و مقامات وی اعتقاد داشتند وی گفتند که بعد از قتل شوها به بسیار بکر است و
 ظاهر شد و این موافق می نماید بآنکه شیخ شمس الدین تبریزی قدس سره فرموده که در شهر دمشق شیخ
 شهاب الدین مقتول را آشکارا کافر می گفتند گفتند حاشا و گاه که کافر باشد چون بعضی تمام در آمد و خدمت شیخ
 شمس بدر کمال گشت گفت من سخت متواضع باشم بر نیازمندان صادق اما سخت با نخوت باشم با متکبران آن
 شیخ شهاب الدین عیش و عشرتش غالب بود عقل می باید که بر علم غالب باشد و حاکم دماغ که محل عقل است
 ضعیف گشته بود در عالم ارواح طائفه ذوق یافتند زود آمدند و مقیم شدند و از عالم ربانی سخن می گویند
 اما همان عالم ارواح است که ربانی پندارند مگر فضل الهی در آنجا محدود از جذبات یا مردی که او را
 در بغل گیرد و از عالم ارواح به عالم ربانی کشد شیخ اوحدا الدین حامد الکرمانی قدس الله
 تعالی سره وی مرید شیخ رکن الدین نجاسی است وی مرید شیخ قطب الدین بهری وی مرید شیخ
 ابوالنجیب سرورندی قدس الله تعالی ارواحم بسیار بزرگ بوده است و صحبت شیخ محی الدین بن العزنی
 رسیده و شیخ در کتاب فتوحات و در بعضی رسائل دیگر از وی حکایت کرده است و در باب من از فتوحات
 می گوید که شیخ اوحدا الدین الکرمانی رحمه الله گفت که در جوانی خدمت شیخ خود می کردم در سفر او دیم و در
 در عماری ششمته بود و رحمت شکم داشت چون بجای رسیدم که آنجا بیمارستان بود و در خواست کردم که
 اجازت ده که در وی بستارم که نافع باشد چون اضطراب من بدید اجازت داد و فرمودم که شخصی مرغینه شسته
 و ملازمان می بپای ایستاده و پیش وی شیخ افروخته اند و وی مرا نمی شناخت و من وی را نمی شناختم
 چون ملازم میان ملازمان خود دید بر خاست و پیش من آمد و دست مرا گرفت و گفت حاجت تو
 چیست حال شیخ را بادی بگفتم فی الحال و در وی حاضر گردیدم و بواسن بیرون آمد و خادم شیخ را همراه
 می آورد و ترسیدم که شیخ آن را بیند و بیرون آید سوگند بردی و اادم که باز گردبار گشت پیش شیخ آمدم
 و دار و آوردم و از آن گرامه احترام که آن شخص کرده بود با شیخ بگفتم شیخ تبسم کرد و گفت ای فرزند چون
 اضطراب ترا دیدم مرا بر تو شفقت آمد لا جرم ترا اجازت دادم چون آنجا رسیدی ترسیدم که آن شخص
 که امیر آن موضع است بموافقت نه نماید و خرمند شوی از هیکل خود محروم شدم و بصورت وی بآدم

در موضع وی بنشستم چون تو آمدی ترا گرامی داشتم و کردم آنچه دیدی در رساله قبایله مذکور است که شیخ
 رکن الدین علامه الدوله رحمه الله تعالی گفته است که آن روز که قافله در سنی بود یکی از مریدان شیخ
 شهاب الدین بهرودی قدس الله تعالی روحه آنجا بود و زیارت دی رفتیم بحق پس مردی عزیز بود سماعی
 بنشستم و از هر نوع سخنان می رفت از وی پرسیدیم که ما شنیده ایم که شیخ شهاب الدین قدس سره
 شیخ اوصد الدین کرمانی را بابتدع خوانده و پیش خود نگذاشته است راست است آن پیر گفت
 بلی دین در آن مجمع در خدمت شیخ حاضر بودم که کسی ذکر شیخ اوصد الدین می کرد فرمود که پیش من
 امام وی مبرید که او بتدع است امروزه دیگر هم در خدمت شیخ حاضر بودم که با شیخ گفتند که این
 سخن را شیخ اوصد الدین شنیده و گفته که هر چند شیخ مرا بتدع گفت اما مرا این مغاشرت پس نام من
 بر زبان شیخ رفت و در دین معنی بیتی عربی گفته است و آن بیت اینست شهر مکسکاف فی
 ذکرائی بمصبة بکل من فی ائی خطوت بیک لک شیخ شهاب الدین قدس سره
 خلق وی را تحسین کردند می تواند بود که مراد شیخ شهاب الدین قدس سره با تداع و س آن
 بوده باشد که می گویند وی در شهود حقیقت توسل بنظر هر صوری می کرده و جمال مطلق را در صورت
 بقدرات مشاهده می نموده و چنانکه گذشت که شیخ شمس الدین تبریزی قدس سره از وی
 پرسیدند که در چه کاری گفت ماه را در طشت آب می بینم پس شیخ شمس الدین گفت که اگر بر قفای
 دهنل نداری چرا بر آسمانش نمی بینی و پیش مولانا جلال الدین روی قدس سره گفتند که
 و س شاهد باز بود اما پاکباز بود خدمت مولوی فرمود که کاش کردی و گذشتی و این رباعی
 وی هم برین معنی دلالت می کند رباعی زان می نگریم چشم سر و صورت دیزیر که نه معنی است از در صورت
 این عالم صورت است و مادر صوریم یعنی نتوان دید مگر در صورت + و در بعضی تواریخ مذکور است که
 چون وی در سماع گرم شدی پیران امردان چاک کردی و سینه بسینه ایشان باز نهادی چون بخیلاد
 رسید خلیفه پیر که صاحب جمال داشت این سخن بشنید گفت او بتدع است و کافر اگر در صحبت من ازین
 گونه حرکتی کند وی را بکشم چون سماع گرم شد شیخ بکرامت دریافت گفت رباعی سهل است
 مراد بر سر خنجر بودن + و رباعی مراد دوست بے سر بودن + تو آمده که کافر را بکشتی +
 غازی چه توانی رواست کافر بودن + پسر خلیفه سر بر پای

[illegible]

آنجا حاصل بوده و مانعی نه جماعتی از اهل طبع مجتمع شده بوده اند و از معارف و می سخنان می شنیده اند و از سر نفس دیواران تصرف می کرده اند و آن را مقدمه اشتغال بمشتمیات نفس و اعراض از مخالفت هوای ساخته و در دای اباحت و تمادون بشریت و سنت می افتاده و وی ازین همپایگی از روی نشان وی را دیدیم پیری بود روشن و طایف طاعات را بجای می آورد و دوام ذکر و آگاهی داشت حال وی را پرسیدم گفت من دوبار خدمت وی رسیده ام یکبار در هرات یکبار در بلخ هر بار چون چند روز در خدمت وی بودم گفت بولایت خود باز رود در میان اینان مباش که بجهت اینان ترا ضرر دهد بعضی از عزیزان می فرموده اند که در آن وقت که خدمت سید را می نمودم بود بولایت ملاقات کردم در اثنای معارفی که می گفت از صدیق اکبر نقل بسیار میکرد و هر بار که صدیق اکبری گفت رقت بسیاری کرده قطرات اشک بزرگ سفید از چشم وی می ریخت میدان می گفتند که ای اکنون در مقام ابوبکر است و بعضی دیگر از عزیزان که بصحبتی رسیده بودند می گفتند که کبرم ذاتی وی کسی ندیده ام بعضی می فرمودند که در قبول انکار غالباً از تعصب خللی بود از وی بعضی می گفتم که این طایفه را می باشد نقل می کرد و تری که بر خونی می همه را اعتماد هست از بعضی مسافران معتدل نقل کرد که از تربت مقدسه جام بزمیت شهدا قدس طوسی علی ساکنین اسلام شکیبایا کرده بودند در راه که می رفته اند در جانب خرم در و ششانه در نظر ایشان در آمده بوده است که از زمین مرتفع شده و به آسمان رسیده و تعجب مانده اند که این چه روشنائی است هم شب بخرم در رسیده اند و دیده اند که آن روشنائی در جانب لنگر خدمت سید است قدس سره چون بنگار آمده اند و قصد زیارت می کرده اند چنان مشاهده افتاده است که آن نور است که از آن خانه که مرقد منور و در آنجا است می تابد و از بعضی درویشان چنان استماع افتاده و نیز دریافته ام که توجع بمرقد منور وی موجب جمعیت تمام است و الله تعالی اعلم و خدمت مجددی خواهد ناصر الدین عبید الله مد الله تعالی ظلال ارشاده فرمودند که خدمت سید قاسم حضرت خواجه بزرگ خواجه بهاء الدین راقدن شمره در نواحی ایرویدیه بود و صحبت داشته و طریقۀ ایشان را معتقد بود و از دستانم می شد که خود را بران طریقۀ می داشته و دیگر فرمودند که خدمت سید قدس سره می گفت که هر جا که می رسیدم از مجذوبان می پرسیدم و خود را بصحبت ایشان

بجای

می رسانیدم چون بروم رسیدم گفتند اینجا مجذوبی هست مولانا جانی نام گفتند چون پیش وی رفتم وی را شناختم که در آن تحصیل در تبریز دیده بودم با وی گفتم ترا چه شد بزبان وی گفت هر صباح که بر می خواستم مردی بودم در تفرقه افتاده مرا یکی این طرف می کشید و یکی آن طرف با مدادی بر خاستم مرا چیزی فرو گرفت که از همه خلاص شدم فرمودند که این سخن را چند بار از محبت سید شنیدم هر بار که می شنیدم متغیری شد و قطرات اشک از چشم وی می ریخت معلوم می شد که آن سخن در آن وقت که آن عزیز فرموده بود در وی تاثیر بسیار کرده بوده است و بعضی از مساکین خود آورده که در تاریخ ستمه و سبعین و سبعه بود که در شهر هرات در خانقاه جدیدی در چهار مولانا ظهیر الدین خلوتی رحمت الله ساکن بودیم ناگاه سحر گاهی خدمت مولانا از خلوت خود گریان بیرون آمدند و روی جلوت من نهاد و فریاد بر آورد که ای برای خدای تعالی بگوی که می گوید و کتب اقرب الیک من حبیل کو رید و شخصیت سال است که می دو اند و هنوز نرسیده ام از باب فقر عزیزی حاضر بود گفت این همان حکایت مجنون باور الهیست که بختانهاست مردم رفتی و هر چند چیزی خوردی چون بیرون آمدی و از وی پرسیدند که هیچ خوردی تشنجه گدی که چیزی از کجا بود و هیچ نخوردم روزی امیر زاده و پیراخانه بود و نعمت فراوان از هر جنس پیش و می نهاد و بعد از آن که دیوانه چندا که خواست بخورد میزاد و شیر کشید که دیگر بخورد دیوانه از ترس شمشیر آن مقدار دیگر که امکان داشت بخورد و گفت اگر می کشی بکش که گنجائی خوردن ندارم چون دیوانه بیرون رفت از وی پرسیدند که هیچ خوردی گفت نعمت فراوان بود اما از ترس شمشیر که چیزی می توانست خورد و در تاریخ ستمه و ثلثین و ثمان مایه بادشاه وقت را در جامع هرات شخصی زخمی زد چنان معلوم شد که وی را در لنگر خدمت سید خانه مقفل بوده بهوم آنکه اگر آن بوقوت می بوده از شهر هرات اخراج کرده عذر خواستند بجانب بلخ و سمرقند رفت و از اینجا مراجعت کرد و در خیر جوامع ستوطن شد و در ستمه و ثلثین و ثمان مایه از دنیا برفت و قبر و از اینجا است رحمت الله حکیم سنائی غزنوی قدس الله تعالی روحه کنیت و نام و ابوالمجد و دین آدم است وی با پدر شیخ رضی الدین علی لالا انباعم بوده اند از کبرای شعری طائفه صوفیه است و سخنان وی را با شهادت و مصنفات خود آورده اند و کتاب

حقیقه تحقیق بر کمال وی در شعر و بیان از ذوق و مواجیدار باب معرفت و توحید در لیلی
 قاطع و بر بانی ساطع است از میدان خوابه یوسف همدانی است و سبب توبه وی آن بود که سلطان
 محمود سبکتگین در فصل زمستان بغربت گرفتن بعضی از دیار کفار از غزنین بیرون آمد و بود و تنائی
 در معوج وی قصیده گفته بودی رفت تا بعضی رساند بدگفتی رسید که یکی از مجذوبان و محبوبان
 که از حد تکلیف بیرون رفته که مشهور بود و بلای خوار زیر که پیوسته لای شراب خوردی در اینجا بود
 آوازی شنید که با ساقی خودی گفت که پر کن قدحی بگوری محمود سبکتگین تا بخورم ساقی گفت
 محمود مرغازی است و پادشاه اسلام گفت پس مردکی ناخشنود دست آنچه در تحت حکم
 و آمده است در حیرت ضبط نذر آورده می رود تا ملک دیگر بگیرد یک قبح گرفت و بخورد
 باز گفت پر کن قدحی دیگر بگوری سنانیک شاعر ساقی گفت سنانی مردی فاضل و لطیف لطیف
 است گفت اگر در لطیف طبع بودی بکاری مشغول بودی که وی را بکار آمدی گزافی چند
 در کاغذی نوشته که بهج کار وی نمی آید و نمی داند که وی را برای چه کار آفریده اند سنانی چون
 آن را بشنید حال بروی متغیر گشت و به تنبیه آن لای خوار از دستی غفلت میارشد و پای در راه نهاد
 و بسا که مشغول شد و در سخنان مولانا جلال الدین رومی قدس سره مذکور است که خواب حکیم سنانی
 در وقتی که مختصر بود در زیر زبان چیزی می گفت حاضران گوش به پیش دهانش بردند این بیت
 می خواند **میت باز گشتم ز آنچه گفتم زانکه نیست و در سخن معنی و در سخن سخن** غریزی این را
 شنید گفت عجب حالی است که در وقت باز گشتن از سخن نیز سخن مشغول بوده است و در
 همواره منردی و منقطع می بوده و از مخالفت اهل دنیا معرض یکی از ارباب جاه و جلال اعزمت
 آن بوده که بهلازمت و زیارت وی رود و شیخ مکتوبی بوی نوشته مشتمل بر سی لطائف از انجمله آنکه
 این داعی را عقل و روح در پیش خدمت است ولیکن بنیه ضعیف دارم که طاقت تفقد و قوت
 تمهید ندارد **ان الملوک اذا دخلوا قریة افسدوها کلاته مندرس چه طاقت بارگاه**
جباران دارد و شیر زده ناله هجران چه تاب پنجه شیران آرد باری عزاسمه داند که هرگاه که برده
 حشمت ایشان درین خطه مختصر نذر صاحب خانه آمده است این ضعیف منردی را رخت عافیت
 بغریب فائده غولان بردند و بصناعت قناعت را بهر امان خضر و الیاس سپردند به بزرگی که در فضل

سلطان و از ان الملک
 انداخته و آنچه افشود و با
 یعنی پادشاهان چون
 بایک در آن میسر
 تاج سازند
 و بهر راه و بهر
 و شیر زده ناله هجران
 که خورده باشند

با آن بزرگ دین و دنیا کرده است که گوشه گزیده را به تفقد سانس خود خراب نکند
 که جسم حقیقت بنده نه سزای چشم تر خداوندی است و من مقولانه قدس شد تعالی سر و بس که
 شنیدی صفت روم و چین و دنیا ملک سنانی بهین و تا همه دل بینی بی حرص و بخل تا همه
 جان بینی بی کبر و کین و پای نه و چرخ بریز قدم و دست نه و ملک بریز نگیل و زرنه دکان
 ملک زیر دست و چرخه و اسب فلکی زیر زین و ایضا آنها این جهان بر مثال مرد است که گران
 اندر و هزار هزار این مرآن را می زند محلب و آن مرآن را می زند منقار و آخر الامر بگذرند همه
 و نه همه باز ماند این مرد در نظم با همه خلق جهان گر چه از آن بیشتر گره و کمتر برهند و تو چنان
 زنی که بهیتری برهی و نه چنان چون تو بهیتری بر بند و با عیالت و با همه آب گشت و جان با همه خون
 تا چیست حقیقت از پس پرده درون و ای با علمت خرد و در گردون و دود و از تو در جهان
 پر و توان هر دو درون و قائم بخودی از آن غیب و در و در مقیم و بیت ز سوسن و امیرت نسیم
 با مانده از آب و آتش با شندیم چون سایه شدی ترا چه چون چه نیم و بر حسین سر بر سر پناه
 آمد عشق و بهر ملوک ملک آمد عشق و بر کات کمال کل کلاه آمد عشق و با این همه یک
 قدم ز راه آمد عشق و مردی که به عشق جان فرساید و باید که بدون یار خود نگراید و عاشق
 بره عشق چنان می باید که در دوزخ و از بهشت یادش ناید و آبی نیست شده فات تو در پرده است
 وی صومعه ویران کن از نار پرست و مردانه کنون چو عاشقان می در دست و گرد و کفر و گرد و
 سزاست و ای من بتو زنده بهر موم و نفس و در کار و کرده دین و دنیا بهوش که دست
 بنم جو بنگرم با همه کس و سروی بهمان برای من داری دین و دنیا بهوش که دست
 که ساز و بسوی و هر دیده نگه کند بیدار کس و در سر گذارمش که ماند نفس و چون چراغ تو کس
 باشد پر کرد و ز نهان بهیج آبی آلوده گردد و اندر ره عاشقی چنان باید مرد و کرد و یا خشک
 آید از دوزخ مرد و ای عقل اگر چند شرفی دود شو و وی دل زدلی بگرد و چون خون شو و
 در پرده آن نگار دیگر گون شو و بی چشم در آئی و بی زبان بیرون شو و آس عشق ترا
 روح مقدس منزل و سودا و عقل مجر و محمل و سیاح جهان معرفت یعنی دل و از دست
 غمت دست بر پائے بگل و ویرا قصیده را این است زیادت از صد و هشتاد و بیت که

نجات الانس

نجات الانس

آن را بر روز لا بنیا و کنوز لا و لیا نام نهاده و سی معارف و حقایق و لطائف و درایق در اینجا
درج کرده است و اولش این است **س** طلب ای عاشقان خوش رفتار و طریقی نیکو ان
شیرین کار و تکی از خانه بین ره صحرا تا که از کعبه بین درخار و در جهان شاه رسد و ما فارغ
در قریح جریعه و ما پیش از زمین پس دست ما و دامن دوست و زمین پس گوش ما و حلقه یار
و وی را و رای این حدیقه حقیقت سه کتاب غنوی دیگر است هم بر وزن حدیقه اما مختصر
و از آنهاست این ابیات **س** ای بجزا بر پریده بلند و خویشتن را را با شمرده زین
باز پر سوسه لایحه و بجزا بر پریده بلند و خویشتن را را با شمرده زین
حقیقت نقش و حکاک تکلیف به تاریخ تمامی حدیقه چنانچه خود به نظم آورده است سته و شش
و خمسیه بوده است و بعضی تاریخ وفات می را همین نوشته اند و اما علم شیخ فرید الدین عطار
نیشاپوری قدس الله تعالی روحه می مرید شیخ محمد الدین بغدادی است در
و بیاجه کتاب تذکره الاولیا که بوسه منسوب است می گویند که یک روز پیش امام محمد الدین
بغدادی در آمد و بر او دیدم که می گریست گفتم چه است گفت زهی سپه سالاران که درین است
بوده اند بشا به انبیا علیهم السلام که حکماء اُمّتی کا نبیاء نبی امیر اشکال پس گفت از آن می گویم
که دوش گفته بودم خداوند کار تو بخت نیت مرا ازین قوم گردان یا از نظاره کنان این قوم
گردان که قسم دیگر را طاقت ندارم می گویم بود که تجاب باشد و بعضی گفته اند که وی اویسی بوده
است در سخنان مولانا جلال الدین رومی قدس سره مذکور است که نور منصور بعد از صد و پنجاه
سال بر روح فرید الدین عطار تجلی کرد و مرئی او شد گویند سبب توبه وی آن بود که روزی
در دکان عطاری مشغول و مشغول به معامله بود و پیشی با بخار سید و چند بار شیئی شد گفت وی
بدرویشش نپرداخت در ویش گفت ای خواجه تو چگونه خواهی مرد عطار گفت چنانکه تو خواهی
در ویش گفت تو همچون من می توانی مرد عطار گفت بلی در ویش کاسه چوبین داشت زیر
سرد نهاد و گفت الله و جان بداد عطار را حال متغیر شد و دکان بر زمین زد و باین طریق در آمد
گفته اند که مولانا جلال الدین رومی در وقت رفتن از بلخ در سیدن به نیشاپور صحبشی
در حال کبر سن رسیده است و کتاب سوره نامه را بر وی داده و وی وایا آن را با خود می داشت

سوره نامه در دست صورت است
این را یعنی با خود و تحقیق
از اعمال صورت خلاصی
تکلیف ای داد است
چه یاد امر صورت
ما یفیت غنصر
بایست رجوع
باجمال صورتی امر
نی که بخود لا یجود است
ضروری است

در حال

و در بیان حقایق و معارف اقتدا بوسه دارد چنانکه میگوید نظم کرد عطار گشت مولانا غریب
از دست شمس بودش دوش و دوش و دوش و دوش دیگر فرموده **س** عطار روح بود و سنائی در چشم
از پی سنائی و عطار آمدیم به و آن قدر اسرار توحید و حقایق اذواق و مواجید که در ثنویات و
غزلیات وی اندر لاج یافته در سخنان هیچ یک ازین طایفه یافت نمی شود جز **س** الله یحیی ک
عین الطالبین المشتاقین خیر الحوائج و من أنفاسه الشریفة **س** ای روست
در کشیده بازار آمده و خلقی باین طلسم گرفتار آمده و این قصیده بهست بیت زیادت است
و بعضی از اباالی آن را شرحی نیکو نوشته اند و در شرح این بیت چنین مذکور شده که یعنی ای آنکه
روی خود را که نور ظاهر و وجود است بر روی پوش قیفات و صور در کشیده و پوشیده و بازار
نموده و آمده خلقی برین طلسم صورت که بر روی این گنج مخفی کشیده بواسطه کثرت قیفات مختلفه
و آثار بقائنه گرفتار بعد و هجران و غفلت و پندار غیرت گشته اند یا خود بواسطه سرایت پر تو
جمال آن روی در روی پوشش مظاهر و صور جمیده گرفتار بلای عشق و محنت و محبت گشته بعضی
عاشق معنی و بعضی عاشق صورت نیست توئی معنی و بیرون تو اسم است + توئی گنج و همه
عالم طلسم است + و عشاق صورت بوی خود از معشوق و در افتاده اند و نمی دانند که عاشق
کیستند و دلربای ایشان چیست **س** میل خلق جله عالم تا بند اگر شناسند و اگر نیکوست
و برین دستور تمام این قصیده را شرح کرده است و از جهت اختصار برین اقتضای افتاد و جعفر
شیخ در تاریخ سته و شش و ستمانه بردست کفایتار شهادت یافته و سن مبارک وی
در آن وقت می گویند که صد و چهارده سال بود و قبری در نیشاپور است رحمه الله تعالی
شیخ شرف الدین مصلح بن عبد الله السعدی شیرازی رحمه الله
از افاضل صوفیه بود و از مجاوران بقعه شریف شیخ ابو عبد الله خفیف قدس الله تعالی سروده از
علوم بهره تمام داشته و از آداب نفسی کامل مغربا کرده است و اقا لیمه گذشته و بارها به سفر حج
پیاده رفته و به تجماع مسومنا در آمده بود و بزرگ ایشان را شکسته و از مشایخ کبار بسیار
در یافته و بصحبت شیخ شهاب الدین سهروردی رسیده و با وی در یک کشتی سفر دریا کرده و گفته اند
وی در بیت المقدس و بلاد شام مدتی مدید سقائی میکرد و آب بر دم می داد تا بخرطیبه اسلام رسید

نیشاپور

دوی را از زلال انعام و فضال خود سیراب گردانیده و قتی ویرای یکی از اکابر سادات و اشراف فی الجمله گفت و گوی واقع شد آن شریف حضرت رسالت را صلی الله علیه و آله و سلم بخواب دید که وی را خطاب می کرد چون بیدار شد پیش شیخ آمد و غدر خواهی نمود و استرضای وی کرد یکی از شاخ منگروی بودشی در واقعه چنان دید که درهای آسمان کنشاده شد و ملائکه با طبقای نورنازل شدند پس سیر که این چیست گفتند برای سعدی شیرازی است که بتی گفته که قول حق بجانم افاده است و آن بیت انیت پیست بگ و زخمان سبز در نظر هو شیار و هر رقی در فرست معرفت کردگار و آن غریب چون از آقام در آمد هم در شب بدر زداده شیخ سعدی رفت که وی را بشارت دهد دید که چراغی افروخته و با خود می که چون گوش کشید همین بیت می خواند و می در شب جمعه ماه شوال سده اصدی تسبیح می خواند و دنیا حمد الله تعالی شیخ فخر الدین ابراهیم المشیر بالله الهی قدس الله تعالی روحه و صاحب کتاب انعام است و دیوان شعری مشهور است از لاهی بدران است و در سفر حسن قرآن کرده بود و بغایت خوش می خواند و چنانکه بهر اهل همان شیفته آواز می بودند و بعد از آن بحصول علوم اشتغال نموده چنانکه گویند در سن هفده سالگی در بعضی مدارس مشهوره همان باناده مشغول بوده روزی جمعی قلندران بهمدان رسیدند و با ایشان پسری صاحب جمال بوده و بروی مشرب عشق غالب بود چون آن پسر را دید که قرار شد با دام که در همان بودند با ایشان بود چون از همان سفر کردند و چند روز بهر آن طاعت شد و در عقب ایشان رفت چون به ایشان رسید برنگ ایشان برآمد و همراه ایشان به بندوستان افتاد و در شهر مولتان بصحبت شیخ بهاء الدین نگریار رسید گویند که چون شیخ و سه را در خلوت نشاند و از جمله وی یک ده گذشت وی را و جدی رسید و عالی بروی مستولی شد این غزل را گفت و نخستین باده کاندرجام کردند و ز چشم مست ساقی دام کردند و آن را با و از بلندی خواند و می گریست چون اهل خانقاه آن را دیدند و آنرا خلعت طریقه شیخ دانستند و طریقه ایشان در خلوت جز اشتغال بدگر یا مراقبه امری دیگری نباشد آنرا بهر سبیل نگاه بسع شیخ رسانیدند شیخ فرمود که شمار از میانم است و او را منع نیست چون روزی چند برآمد یکی از قریبان شیخ را که در بخترا بات افتاد شنید که آن بیت را خراباتیان با چنگ و چغانه می گفتند پیش شیخ آمد و صورت حال را باز نمود و گفت باقی شیخ حاکم شد شیخ سوال کرد که

چه شنیدی باز گو چون بدین بیت رسید که بیست چون خود کردند از خوشبختن فاش عراقی را چرا بدنام کردند شیخ گفت که کار و سه تمام شد برخاست و بدر خلوت عراقی آمد و گفت عراقی اکنون مناجات در خرابات می کنی بخیر بوی آن بیرون آمد و سر در قدم شیخ نهاد شیخ بدست مبارک خود بر او را از خاک برداشت و دیگر ویرا در خلوت نگه داشت و خرجه از تن مبارک خود کشید و در وی پوشانید و بعد از آن فرزند خود را بعد نکاح و سه در آورد و وی را از فرزند شیخ پسری آمد و وی را کبیر الدین لقب کردند و بست و شیخ سال در خدمت شیخ بود چون شیخ را وفات نزدیک رسید و کار بخواند و خلیفه خود ساخت و بجوار رحمت حق پیوست چون دیگران انفات شیخ را نسبت بوسی شایه کردند عرق حسد در ایشان بچید و بیا و شاه وقت رسانیدند که اکثر اوقات وی بشهری گذرد و هجت و سه بهر بختوانان صاحب جمال است وی را استحقاق خلافت شیخ نیست چون شیخ عراقی آزادانست غنیمت زیارت حرمین ثلثین زاد بجا الله شد فاکر و بعد از زیارت بکاتب روم رفت بصحبت شیخ صدر الدین قونی قدس الله سره رسید و از وی ترمیم یافته و جماعتی فصوص می خواندند استماع کرد و در انشای استماع آن لمعات را نوشت چون تمام کرد و نظر شیخ آورد شیخ آن را پسندید و تحسین کردند معین الدین پروانه از اعرار روم مرید و معتقد شیخ عراقی بود بصحبت شیخ در توقات خانقاهی ساخت و هر روز بلامت شیخ می آمد و روزی بخدمت شیخ آمد و بطنی زهر همراه آورد و بنیاز مندی تمام گفت که شیخ ما را هیچ کاری نماید و التفاتی نمی نماید شیخ بخدمت او گفت ای امیر ما را برز نتوان فریق کسی بفرست و حسن قوال را بکارسان و این حسن قوال در جمال و پندیر بود و در حسن صوت به نظیر و جع گرفته و سه بودند و در حضور و غیبت همواره و سه چون امر تعلق خاطر شیخ را بوی دریافت فی الحال کسی بطلب و سه فرستاد بعد از غوغای عاشقان و رفع مزاحمت ایشان وی را آوردند شیخ با امیر و سائر اکابر استقبال وی کردند چون نزدیک رسیدند شیخ پیش رفت و بروی سلام کرد و کنار گرفت آنکه شربت خواست و وی را با یاران وی بدست خود شربت داد و از انجا بخانقاه شیخ فرستند و صحبتها داشتند و سماعها کردند و خدمت شیخ در آن وقت غزلها گفت و از انجمله این غزل است بیست ساز طرب عشق که داند که چه ساز است که ز نغمه او نعل اندر تنگ تاز است

و بعد از مدتی حسن قوال جازت خواست و بمقام خود مراجعت کرد گویند روزی اسیر معین الدین بطرف میدان می گذشت دید که شیخ چوگان در دست میان کو دکان ایستاده امیر با شیخ گفت ما از کدام طرف باشیم شیخ گفت از آن طرف و اشارت بر راه کرد امیر روان شد و بر رفت چون امیر معین الدین وفات یافت یافت شیخ از روم متوجه مصر شد و وی را با سلطان مصر ملاقات افتاد و سلطان مرید و معتقد و سید و دوسه را شیخ الشیخ مصر گردانید اما دوسه همچنان بکلفت در بازار با گردیدی و گردی ها طواف کرده روزی که در بازار کفشگران می گذشت نظر بکفشگری افتاد و شیفته او شد پیش وی رفت و سلام کرد و از کفشگر سوال کرد که این بیکسیت گفت پس من است شیخ بله بای پس اشارت کرد و گفت ظلم نباشد که این چنین لب و دندان با چرم خر صاحب باشد کفشگر گفت مردم فقیرم و حرفه ما نیست اگر چرم خریدند آن گیر و نان نیاوردند بگردید شیخ سوال کرد که هر روز چه مقدار کاری کند گفت هر روز چهار درهم شیخ گفت هر روز هشت درهم بگو و این کار دیگر کند شیخ هر روز بر رفتی و با صاحب بر در دکان کفشگر بنشیند و فارغ البال در روزه او نظر کردی و اشعار خواندی و گریستی مدعیان این خبر سلطان رسانیدند از ایشان سوال کرد که این پسر را بشب یا بر روز با خود ببرد یا نه گفتند نه گفت با و در دکان خلوتی می سازد گفتند نه و اوقات و قلم خواست و بنوشت که هر روز پنج و نهار دیگر بر وظیفه خدا و شیخ فخر الدین عراقی بنیز این روز دیگر که شیخ را با سلطان ملاقات افتاد سلطان گفت چنین استماع افتاد که شیخ را در دکان کفشگری با پسری نظری افتاده است محقری بجهت خردی شیخ تعین یافت اگر شیخ خواهد آن پسر را بخانقاه برد شیخ گفت ما را منقاد او می باید بود بروی حکم نتوانیم کرد بعد از آن شیخ را از مصر عزیمت بشام شد سلطان مصر بملک لامله شام نوشت که با حمله علی شایخ و اکابر استقبال کنند چون استقبال کردند ملک الامرا را پسر را بدین صاحب جمال چون شیخ را نظر کرد بر دوسه افتاد بای اختیار بر سر در قدم و نهاده پسر نیز سر در قدم شیخ نهاد ملک الامرا نیز با پسر موافقت کرد و اهل دمشق را از آن انکار کرد و در دل پیدا شد اما مجال نطق نداشتند چون شیخ در دمشق مقام ساخت و مدت ششماه گذشت فرزند او کبیر الدین از مولتان بیامد و مدتی در خدمت پدر پسر بر و بعد از آن شیخ را عارضه پیدا شد در روز

چ

وفات پسر را با صاحب بخواند و وصیتها فرمود و وداع کرد و این رباعی گفت رباعی در سابق چون قرار عالم دادند ما تا که نه بر مراد آدم دادند زان قاعده و قرار کان روز افتاد نه بیش بکسیت و نه کم دادند و در ششم دلیقه سته ثمان و ثمانین و ستایه از دنیا بر رفت قبری در قفای مرقع شیخ می گذشت بن عربی است قدس الله تعالی روحا و صاحبه و شوق و قبر فرزند وی کبیر الدین پهلوی قبری هم شد امیر حسینی رحمه الله تعالی انام فی حسین بن عالم بن ابی الحسین است در اصل زکریا است که دیهی است در نواحی غور عالم بوده بعلوم ظاهری و باطنی و از کتابی کنز الرموز چنان متبادری خود کردی مرید شیخ بهاء الدین زکریا است بای واسطه و مشهور میان مردم نیز چنین است اما در بعضی کتب نوشته چنین یافتیم که وی مرید شیخ رکن الدین ابوالفتح است و وی مرید پدر خود شیخ صدر الدین می مرید پدر خود شیخ بهاء الدین زکریا مولتانی قدس الله تعالی ارواحهم و وی را مصنفات بسیار است بعضی منظوم چون کتاب کنز الرموز و زاد المسافرین و بعضی منثور چون کتاب نزهة الارواح و روح الارواح و صراط مستقیم و مراد و دیوان اشعار است بغایت لطیف و رسالات منظوم که شیخ محمود بهستی از آن جواب گفته است و بنای کتابش را زبیران است نیز از آن ولیست گویند سبب تو به وی آن بود که روزی بشکارسیرون رفته بود آهوی پیش می رسید خواست تا تیری بردی افکند آهوی نگرست و گفت حسینی تیر بر مای زنی خدای تعالی ترا برای معرفت و بندگی خود آفریده است نه از برای این و غائب شد آتش طلب از نهاد و شعله بر آورد از هر چه داشت بیرون آمد و با جماعتی جو القیان همراه شد و بمولتان رفت شیخ رکن الدین آن جماعت را ضیافت کرد و چون شب شد حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم را بخواب دید که گفت که فرزند مرا از میان این جماعت بیرون آور و به کار مشغول کن روز دیگر شیخ رکن الدین با ایشان گفت که در میان شما سید کیست اشارت با میر حسینی کردند و میر از میان ایشان بیرون آورد و تربیت کرد تا بمقامات علیه رسید پس اجازت مراجعت بخراسان داد و بهرات آمد بمهمل هرات مرید و معتقد وی بودند در سادس عشر شوال سنه ثمان عشر و سبعمایه از دنیا بر رفت و قبری در مخرج هرات است بیرون گنبد عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالی عنہم جمیع شیخ او حد الدین اصفهانی قدس الله تعالی روحه چنین استماع

و عده

انقاد که وی از جمله صحابیه شیخ اوجده الدین کرمانی است قدس سره چنانکه این نسبت
 بنی ازان است و وی را دیوان شعر است در غایت لطافت غزویات و در جمیع شتله برحقان
 و معارف و شئوئی بر وزن و اسلوب حدیق شیخ سنائی جام جم نام در انجاسی لطافت
 درج کرده است و ازان شئوئی است این ابیات نظم اوجدهی شخصت سال سختی دید + تابشی روی
 نیک بختی دید + سرگفتار را مجازی نیست + باز کن دیده کین + بازی نیست + سالها چون فلک
 بسرگشتم + تا فلک داردیده و رگشتم + بر سر بای چاه داشته ام + چون نه از بهر زله داشته ام + از برون
 در میان بازارم + و ز درون خلوت نیست با یارم + کس نه بیند جمال سلوت من + و نه دارد کسی خلوت
 من + تا دل من بدوست پیوست است + سوره را گرد سر من بست است + و وی قصیده را به حکیم سنائی
 را جوابی نیکو گفته است و عدد ابیات آن صد و شخصت خواهد بود و مفتوح آن این ابیات است بهت سر پیوند
 ماند از دیار چون کوان شد ز بخت بر خوردار + کار ما با کی است در همه شهر + و آن کی تن نمی هدر کار +
 همدی نیست با که گویم از بهر محرمی نیست تا نبالم زار + و ز رخسار نصیبت آن معشوق + در ساقم ز صوت
 آن در بار و در تارنج اتمام جام جم گفته است + چون ز تارنج برگزینم فال + بهت صدقه بودی سال
 که من این نامه بیاون فر + عقد کردم بنام این سرور چون بسالی تمام شد بدش ختم کردم طبله المقدور
 قوی در مراغه تبریز است و تاریخ وی را انجاسه ثمان و ثلاثین و سبعایه نوشته اند **فضل الدین**
بیل الحقایق الحاقانی رحمه الله تعالی هر چند وی شاگرد فلکی شاعر است و شعر شریف تمام
 یافته چنین گویند که وی را در اوطاف شعر طریقه دیگر بوده است که شعر در جنب آن کم بوده چنانکه حضرت مولوی
 قدس سره گفته است به شعر چه باشد برم تا که زخم لاف از او + هست مرافق دیگر غیر فنون شعرا +
 و سخنانی برین معنی شاهد است چنانکه میگوید به صورت من همه او شد صفت من همه او + و لاجرم
 کس من و من نشنود اندر سخنم + ز زخم بیج درمی تمام گویند آن کیست + چون که گویند مرا با گفتن
 که منم + حلقه یافتم دو عالم را + دل دران حلقه چون نگین دیدم + و در محله دیگر می گوید +
 عشق بیشتر دیا بر خط کبریا + بر و بدست نخست هستی ما را ز ما + و او شایسته تقدیر خودی و غور است
 را که نخبه در روز محنت ما و شما + و ازین قبیل در سخنان هست بسیار است و ازینها بوی
 آن می آید که وے را از مشرب صافی صوفیان قدس الله تعالی اسرار هم شرب

تمام بوده است وی در زمان خلافت المستفی نور الله بوده است و در قصیده عربی که در مدح بغداد گفته
 ذکر وی کرده و توفی المستفی فی سنه خمسین و ستمایه وی نیز قصیده را به حکیم سنائی را جواب گفته است
 و عدد ابیات آن ز صد و ششاد گذشته و آن را سه مطلع نهاده و مطلع اولش نیست به صبح صبح
 کار کلاه انشا را انتشار که دیار کار فی روشنی چو آب خزان سیرا ز خورشید با دیار چرخ بر کار با بوقت صبح +
 می کند لعلبان دیده شمار + و در آخر قصیده میگوید به این قصیده بجمع سبعیات + شائست از غرائب
 اشعار از دیکه گرد آورید + کعبه بر من نشاندهی استار + ز دقتانیک را قفالی نیست + و اندر این
 قلند از کار شیخ نظامی رحمه الله تعالی ویرا از علوم ظاهری و مصطلحات رسمی بهره تمام
 بوده است اما از بهر دست باز داشته بوده است و وی بحضرت حق سبحانه آورده چنانکه می گوید به
 هر چه هست از دقیقه های نجوم + یا یکایک نهفته بای علوم + خواندم و سر هر ورق جستم + چون ترا
 یا خرم و سق ششم + همه را روی در خدادیدم + و آن خدا بر همه ترا دیدم + و عمر گرانمایه را از اول
 تا آخر بقاعدت و تقوی و تعوی عزالت و انزوا گذرانیده است هرگز چون سائر شعرا از غلبه عرض
 ملازمت اهل مارت نکرده بلکه سلاطین روزگار بوی تبرک می جستند چنانکه می گوید به چون
 بعد جوانی از در تو + بدر کس فرم از تو + هر چه بودم فرستادی + من نمی خواستم تویی داوی + چون که برگه تو گشتم پیر +
 ز آنچه ترسیدی است دستم گیر + فتویات پنج گانه وی که به پنج کعبه مشهور است اکثر آنها
 باستغای سلاطین روزگار واقع شده است اسیر واری آن را که نام ایشان بواسطه نظم
 به بر صفحہ روزگار بماند است دعای نموده اند و اکثر آنها اگر چه بحسب صورت افسانه است اما
 از روی حقیقت کشف حقایق و میان معارف را بهانه است یکجا در بیان آن معنی که
 صوفیه گفته اند که طالبان وصال و مشتاقان جمال حضرت حق را دلیل وجود او هم
 وجود او است و برهان شهود او هم شهود او می گوید به پیر دهنده را یاده زان شد کلید +
 که اندازه خوشتن در تو دید + کسی که تو در تو نظاره کند + و در قمار بهوده پاره کند +
 نشاید ترا جز بتویافتن + عنان باید از هر دری تافتن + و جای دیگر در همین معنی می گوید
 عقل بلبای و کوی تاریک + و الگاہ بهی چو موی باریک + توفیق تو گر نه ره
 نماید + این عقده بعقل کی کشاید + غفلت از در تو بصر فروزد + اگر پاس

نیک

سفر

بیت

قصیده است

کافور و اکبشی ماکوشت بخوریم من بی آنکه او را قوت باشد گاوار بکشم و از آن طعای میا ساقم بخت
 خاطر من از آن گوشت بخور و در زاده که در تبریز داشته خلوقی بوده است که شب در آنجا بسر می برده است
 و کسی دیگر کم آنجایی رسیده چون بعد از وفات وی آن لایه اندر غیر از بوریانی که بر آنجایی نشسته یامی
 و شکی که زیر سر می نهاده چیزی دیگر نیافتند خدمت شیخ زین الدین خوانی رحمه الله می گفته است که در
 وقت تحصیل علوم و تبریز بصحبت وی رسیدم بر این طریق دلالت می کرد می گفت که نسبت
 ارادت ما و رای من گفتم که مرا نسبت بشما و غدا در خاطر می کرد و گفت بگوی تا از آن جواب گویم من
 نگفتم اما در آخر که باین طریق درآمد و مرا در آن کشادی شد دانستم که وی را در مرتبه ارشاد که پیش می
 کار توان کرد بوده است گویند در آن وقت که در سرای می بوده است مضعی بوده است که در آن
 وقت که آب طغیان می کرده در آن موضع خرابی بسیاری کرده چون وقت طغیان آب نزدیک
 رسیده آن قصه با وی گفته اند فرموده است که خیمه مرا در آن موضع بزنید خیمه می را آنجا زدند در آنجا
 می بوده است چندانکه وقت طغیان آب گذشته است در آن موضع هیچ خرابی واقع نشده وفات می
 در شش ثلث و ثمان مایه بوده است و قبر وی در تبریز است به لوح قبر وی بن بیت نوشته اند
 بیت کمال ز کعبه رفتی بر دریا ره هزارت آفرین مروانه رفتی مولانا محمد شیرین مشهور
 بمغربی رحمه الله تعالی وی میر شیخ اسمعیل سیسی است که وی از اصحاب شیخ نور الدین عبدالکریم
 اسفرائینی است قدس سره می گویند که در بعضی سیاحت بدیار مغرب رسیده است و از آنجا از دست یکی
 از مشایخ که نسبت می بشیخ بزرگوار شیخ محی الدین بن العربی قدس الله تعالی روجه می رسیده
 است خرقة پوشیده باشیخ کمال خجندی رحمه الله معاصر بوده و صحبت می داشته است گویند که در آن
 وقت که شیخ این مطلع گفته بوده است چشم اگر نیست و ابرو این دنا و خوشه این + اوداع
 ای زهد و تقوی الفراق ای عقل و دین + چون بمولانا مغربی می گفته است که شیخ بسیار بزرگ
 است چرا شعری باید گفت که جز معنی مجازی محملی دیگر نداشته باشد شیخ آن شنیده
 است از وی استدعا صحت کرده و خود بطبع قیام نموده و مولانا نیز در آن خدمت
 موافقت کرده در آن اثنا شیخ این مطلع را خوانده است و فرموده است که
 چشم عین است پس می شاید که بلسان اشارت از عین قدیم که ذات است آن تعبیر کند و از آنجا

است پس می تواند بود که آن را اشارت بصفت که حجاب ذات است دارند خدمت مولانا توفیق
نموده است و انصاف داده وقتی شیخ اسماعیل سیسی رحمه الله درویشان را در این می نشاند
خدمت مولانا را نیز طلب داشته است مولانا این غزل گفته است و بعضی رسانیده غزل
تا مهر تو دیدیم ز ذرات گذشتهیم و ز جمله صفات ازین آن ذات گذشتهیم و در خلوت تاریک ریاضات
کشیدیم و در واقعه از سبع سموات گذشتهیم و دیدیم که اینها همه خواب است و خیال است و مردان ازین
خواب خیالات گذشتهیم و با ما سخن از کشف و کرامات چه گوئی و چون ما ز سر کشف و کرامات گذشتهیم ای
شیخ اگر چه کرامات توانیست و خوش باش کزین جمله کمالات گذشتهیم و اینها بحقیقت همه کلمات طریقت اند
ما در طلب از جمله آفات گذشتهیم و ما ازین نوری که بود مشرق انوار و از مغرب و کواکب و مشکوات گذشتهیم
چون شیخ این غزل را شنید وقت وی خوش شد و سحمان نمود خدمت مولانا در سن شصت سالگی
وفات کرد سنه تسع و ثمانیایه رحمه الله تعالی شمس الدین محمد الحافظ الشیرازی رحمه الله تعالی
عسایان الغیب و ترجمان الاسرار است بسیار غیبیه و معانی حقیقیه که در کسوت صورت لباس
مجاز باز نموده هر چند معلوم نیست که وی دست ارادت پیری گرفته و در تصوف یکی از این طایفه
نسبت درست کرده اما سخنان وی چنان بر مشرب این طایفه واقع شده است که هیچ کس را آن اطلاق
نینداهد یکی از عزیزان سلسله و خواجگان قدس الله تعالی اسرار بهم فرموده است که هیچ دیوان به از
دیوان حافظ نیست اگر مرد صوفی باشد چون اشعار وی از آن مشهور تر است که بایراد احتیاج
داشته باشد لاجرم عنان قلم از آن مصروف می گردد و وفات وی در سنه اثنین و تسعین
و سبعمایه بوده است رحمه الله تعالی فی ذکر النساء العارفات الوااصلات الی مراتب
الرجال صاحب فتوحات رحمه الله تعالی در باب هفتاد و سوم از فتوحات بعد از آنکه ذکر بعضی
از طبقات رجال شده است می گویند که کل ما ندک ذکره من هؤلاء الرجال یا ستم
الرجال فقد یكون منهم النساء و لیکن یقول ذکر الرجال قبل بعضهم
ثم لا بد ان قل انهم نفسا فیقول له لیس لا نقول انهم یبعون رجلا فقال
قد یكون فیهم نساء و شیخ ابو عبد الرحمن السبکی صاحب طبقات المشایخ رحمه الله تعالی

قوه فی حکمات
 المولودات
 الخ یعنی در
 و نیز خانی
 که عارف
 اند در سیده
 اندکبر
 سردان
 در طریقت
 ع

۵۲ قوله
وکل مانند که روح یعنی
هر چه کل که نزد کرمی میسر
ازین طایفه با سم
بجای کلاه است که از ایشان
زمان داخل زردوب
سبیل تعلیب اسم جان
بیشتر منطلق گردو
چشم شیشه میگرد که از بعض
این طایفه میگردند
که در دایره ای چند
است گفت چهل تن
میگردند که چنانچه
گفتی که چهل مرتبه جواب
داد که در میان
ایران زنان می
باشند ۵۳

ترجیحاً حافظ با نسخه خطی علی قاری در آئینه زریه (که بنام امام احمد رضا است) و اولی که در دست
کتابخانه قدیمی دهخداست نفیست و از متن نوشته شده این کتاب به شدت در احوال این نسخه و در اثر کثرت

بعضی از مشایخ وی را از قول رسول صلی الله علیه و سلم که از حضرت حق سبحانه حکایت کرده است که آنجا
 بچلیبی من ذکر فی سوال کرو ساعتی با آن سائل سخنان گفت پس گفت ان الله ذکر آن
 تشهد ذکر الله ذکر الله مع دوام ذکر الله فی فنی ذکر الله فی ذکره کف و یقی ذکره
 ذکر حیث لا یکان ولا زمان ام علی زوجه احمد بن خضر و یه رحمهما الله
 تعالی وی از اولاد اکابر بود و مال بسیار داشت همه را بر فقر انفق کرد و با احمد را آنچه بود
 موافقت نمود باینکه پدر را و ابو حفص را قدس الله تعالی روحها دیده بود و از باینکه بیانات کرده بود
 ابو حفص گفته است که همیشه حدیث زنان را مکرر میباشتم تا آن وقت که ام علی زوجه احمد
 خضر و یه را دیدم پس دانستم که حق سبحانه معرفت و شناخت خود را آنجا که می خواهم می دهد باینکه
 قدس سره گفته است هر که تصوف در زد باید که بهستی در زد چون هست ام علی زوجه احمد خضر و یه
 یا با حالی همچون حال و ام علی گفته است که خدای تعالی خلق را بخود خواند با انواع لطائف و کونی
 اجابت نکردند پس برایشان ریخت بلایهای گوناگون تا ایشان را ببلایسوی خود بازگرداند
 زیرا که ایشان را دوست میداد و بهم وی گفته است فوت حاجت آسان ترست از خواری
 کشیدن از برای آن زنی از اهل بیت بوی آمده که ام که خدای تعالی تقرب جویم بوسیله خدمت
 مراد گفت چرا بواسطه خدمت خدای تعالی بمن تقرب نمی جوی ام محمد و الله شیخ ابو جعفر
 بن خفیف رحمهما الله تعالی کانت من العابدات القانتات همراه پسر خود ابو عبد الله بن
 خفیف از راه بحر بفرحجاز رفت و در راه مکاشفات و مجاهدات بسیار است گویند که شیخ در عشر
 اخیر رمضان احیاء شب میکرد تا شب قدر در یابد بام بر آمده بود و نماز می گذارد و
 والده و سه ام محمد درون خانه متوجه حق سبحانه نشسته بود ناگاه اندر شب قدر بر دسه
 ظاهر شدن گرفت آواز داد که ای محمد ای فرزند من آنچه تو آنگاه می طلبی اینجاست شیخ فرود آمد و آن

ابی
مشایخ

ان الذکر ان تفسد
 فی فی ذکر این است که با وجود
 است ذکر حق سبحانه را ملاحظ نمائید که در هر وقت که بخواهید
 و این ایستادی که در ذکر حق سبحانه فانی گردید
 سر فی سجده نکرست باقی فانی و سجده نکرست و سجده نکرست
 و این ایستادی که در ذکر حق سبحانه فانی گردید
 و این ایستادی که در ذکر حق سبحانه فانی گردید
 و این ایستادی که در ذکر حق سبحانه فانی گردید

انوار

انوار را دید و در قدم والده و افتاد و بعد از آن شیخ می گفت که از آن وقت باز قدر والده خود را شمر
 فاطمه بنت ابی بکر الکلتانی رحمهما الله تعالی وی در مجلس سمون محب وقتی که از
 محبت سخن می گفت جان بداد و با وی سه نفر دیگر از مردان جان بداد و نصیحه رحمهما الله تعالی
 شیخ ابو الریح مالتی رحمه الله گفته است که شنیدم حال زنی از صاحبات در بعضی از دیهوار اوعیه
 زیارت می شد از برای اطلاع بر گرامتی که از وی شهرت گرفته بود و آن زن را فتنه می خواندند چون
 بان دید که آن زن آنجا بود رسیدیم حکایت کردند که گو سفندی دارد که از وی شیر و عسل می دوشد
 ما قد می نو خریدیم و بیادیم پیش آن زن و بروی سلام کردیم پس گفتیم که می خواهیم به بنیم آنچه
 می گویند از گو سفند شما گو سفند را حاضر آورند بدو سفیدیم در آن قوح و بیاشا میدیم شیر و عسل
 از تفسه وی پرسیدیم گفت ما را گو سفندی بود و ما قومی فقیریم روز عید شوهر من گفت دوی مرده
 صالح بود که ما مرده این گو سفند را قربان می کنیم گفتیم نه زیرا که ما را رخصت هست و ترک قربان و
 خداست تعالی احتیاج ما می داند باین گو سفند اتفاقا در آن روز همانی رسید شوهر را گفتیم با اگر
 ضیف ما سوریم بر خیز و آن را بکش اما جایکه طفلکان مانده بینند که بر کشتن آن گریه کنند آن را
 بیرون برد که در پس دیوار قربان کند ناگاه دیدیم که گو سفندی از دیوار خانه بر جست و بخانه
 فرود آمد من گفتیم مگر آن گو سفند از شوهر من گر بخته است بیرون رفتیم دیدیم که آن را پو است
 می کند در محب مانده و تفسه باشو گفتیم گفت شاید که خدای تعالی عوض داده باشد بهتر از آن که
 همان را گرامی داشتیم بعد از آن گفت ای فرزند بدرستی که این گو سفند در دلهای مریدان چرا
 می کند چون دلهای ایشان خوشست شیر و خوشست و اگر متغیرست شیر و نیز متغیر است
 پس شاد دلهای خوش گردانید امام یا فی رحمهما الله می گوید که مراد بر بدان که آن زن گفت دسه شوهر
 دیست ولیکن عام ذکر کرد از برای ستر و تلبیس و از برای تحریص مریدان بر طیب قلوب و معنی
 آن است که چون خوشست دلهای ما خوشست آنچه نزد ما است پس شبانیز خوش گردانید
 دلهای خود تا خوش شود آنچه نزد شماست تلمیذی سری سقطی رحمهما الله تعالی
 زنی بود شاگرد سری سقطی و آن زن را پسر بود پیش معلم معلم آن پسر را با سیاه فرستاد و
 در آب افتاد و غرق شد معلم شیخ سری را از آن خبر داد سری گفت بر خیز پدر و با من بیایید

نجات

كَذَلِكَ مَنْ آذَنَ عَلَى شَوْقٍ وَكَأَيُّهَا يَحْتَبِرُ حَتَّى يَرَاهُ
 بيش از آنکه چون مراد میگفت ای سر می گفتم بیک تو گیتی که خدای بر تو رحمت کند و گفت که ای
 لا اله الا الله بعد از شناختن ناشناختن واقع شدن تخم ام و در همچون خیالی شده بود گفتم
 ای تخم چه فائده دیدی بعد از آن که تنهایی اختیار کردی از خلق گفت خدای تعالی مرا قرب
 خود خواند و انس بخشید و از غیر خود در حشت و اوقتم این شئی مراد گفت رحمه الله خدای تعالی وی را
 از کرامتها چندان بخشید که هیچ چشم ندیده است و همسایه من است و در بهشت گفتم خواجه تو که
 ترا آنرا ذکر دامن آمده است دعای پنهان کرد و در برابر کعبه بیفتاد و میر و چون خواجده و بیام
 و و در آمده و دید بر و در افتاد و بر فتم و را بجنبانیدم مرده بود و تمیز و تکفین ایشان کرد
 خاک سپردیم رحما الله تعالی ام محمد رحما الله تعالی وی غم شمع می الدین عبد القادر گیلانی
 است رضی الله تعالی عنها از نساء صالحات بوده است گویند یکبار در گیلان خشک سال شد
 مردم با ستقا بیرون رفتند باران نیامد همه مردم بدر خانه ام محمد آمدند و دعای باران خواستند
 ام محمد پیش خانه خود را بر رفت و گفت خداوند من جا رو ب گردم تو آب پاش چندان در
 نیامد که باران در ایستاد چنانکه گوی و همدما مشکلا کشته اند باران بسیار بیامید یک
 مرویه رحما الله تعالی شیخ ابوسعید ابو الخیر قدس الله تعالی سره گوید که بر بودیم پیرانی
 که او را بیک مرویه گفتندی بنزدیک ما آمد و گفت ای ابوسعید بظلم آمده ام ما گفتیم بر گوی گفت
 مردمان دعا می کنند که ما را یک نفس بجا باز گذاری سال است که می گویم که مرا یک طرفه زمین
 من باز گذارتا بنیمیم کمیم با من خودم منور اتفاق نیفتاده است و دختر کعب رحما الله
 تعالی شیخ ابوسعید ابو الخیر قدس الله تعالی سره گفته است که دختر کعب عاشق بود بر غلامی
 اما پیران همه اتفاق کردند که این سخن که او می گوید نه آن سخن باشد که بر مخلوق توان گفت او را
 جاسک و گیر کار افتاده بود روزی آن غلام آن دختر را ناگاه دریافت سر آستین وی گرفت
 دختر بانگ بر غلام زد و گفت ترا این بس نیست که من با خدا و ندوم و آنجا بتلایم بر تو بیرون
 و آدم که طمع می کنی شیخ ابوسعید گفت سخنی که او گفته است نه چنان است که کسی را در مخلوق افتاده
 باشد و گفته است عشق را باز اندر آورد و بد و کوشش بسیار نامد و سوزند

اینکه در این
 ادبی یعنی چنین
 است کسی که در
 شوق و غلبه
 و در غلبه
 و در غلبه
 و در غلبه

عشق در یابی کرانه ناپدید کی توان کردن شنای هو شمنند به عشق را خواهی که تا پایان
 بری به بسکه پسندید باید ناپسند زشت باید دید و انکارید خوب به نه باید خورد
 و انکارید قند به تو سنی کردم ندانستم همی به که کشیدن تنگ تر گردد کند فاطمه بنت
 المثنی رحما الله تعالی شیخ محی الدین بن عربی رضی الله عنه در فتوحات می گوید که من
 سالها بنفس خود خدمت می کرده ام و سن وی آن وقت بر بود و پنج سال زیاده بود و من شرم
 می داشتم که بر روی وی نگرم از تازگی و تازگی خساره وی هر که وی را بدیدی پنداشتی که چاره ساله
 است و وی را با حضرت حق سجاده حلی عجیب بود و مرا بر همه کسانی که از انبای منس من خدمت می
 می رسیدند اختیار کرده بود و می گفت مثل فلان کسی ندیده ام وقتی که پیش من می آید بهیگی خود می آید
 و در بدن هیچ نمی گزارد و وقتی که بیرون می رود بهیگی خود بیرون می رود پیش من هیچ باقی
 نمی گزارد و بهم شیخ می گوید که از و شنیدم که می گفت مرا عجب می آید کسی که می گوید که حق را
 سجاده دوست می دارم و بوی شادمانی نمی کند و حال آنکه حق سجاده مشهود و نیست و چشم وی ناظر
 باوست در هر چیزی بیک طرفه العین غائب نمی شود این مردمان چون دعوی محبت می کنند
 می گویند آيا شرم نمی دارند قرب محب از همه مقربان زیادت است پس برای چه می گیرند
 پس گفت ای فرزند چه می گویی در آنچه من می گویم گفتم سخن آن است که تو می گویی بعد از آن گفت
 و الله مرا که تعجب می آید حبیب من فاطمه الکتاب را خدمت من فرموده است و آمده که هرگز مرا فاطمه
 از وی مشغول نساخته است و حجاب من نشده و بهم شیخ می گوید در میان آنکه ما پیش وی نشسته
 بودیم ضعیفه و رآمد و شهری را نام برد که شوهر من آنجا رفته است و داعیه داشته است که زنی دیگر بکند
 گفتم می خواهی که باز آید گفت آری روی فاطمه کردم گفتم ای مادر من شنوی که چه می گوید که گفت
 تو چه می خواهی گفتم قضای حاجت وی و حاجت وی آن است که شوهر وی بیاید گفت سمعنا و طاعت
 حالی فاطمه الکتاب را می فرستم وی را و صیت می کنم که شوهر این زن را بیا رود و فاطمه را بخواند
 گرفت و من بهم با وی خواندم دانستم که از قرائت فاطمه صورتی جسدانی انشا کرد و وی را فرستاد و در
 وقت فرستادن گفت ای فاطمه الکتاب می روی بفلان شهر شوهر این زن را می بینی دوی را نمی گزاری
 تا نمی آری شیخ می گوید که از فرستادن فاطمه تا آمدن شوهر و پیش از آن فرصت نشد

مستند

باشد و گرسنه باشد حق تعالی آن را قوت فرستد و قوت هر چیزی مناسب آن چیز رساند و قوت حاجت پس قوت این ظروف غده است چون تهی شکمی وی ظاهر گردد و پر غله و حبوب گردد پس چون آن زن این تصرف کرد و در حال حق تعالی چندان گندم فرستاد که آن ظروف پر کرد و شد و آن زن از او لیا س خدا س تعالی بود و با تمام رسید و با تمام انجامید کتاب نفحات الانس من حضرت القدس که مقصود از ان شرح اخلاق و افعال و بیان مقامات و احوال گرم روانی بود که بقدم صدق راه بادی طلب راه سپرده اند و بدو گام خطوتین و قد وصلت پی بکعبه مطلوب برده و مورد اخلاق الهی گشته اند و مظهر اسماء ناتهایی شده اند حکمت در ایجاد عالم وجود ایشان است و مقصود از اظهار این نبات آدم مقام کشف و ظهور ایشان

محل

جنتا قومی که دید حق بود و دیدارشان جمله در کعبه فنا از هستی خود خفته اند که چه اند ایند خورشید جمال خود بگل یابی اند فقر یکدینارشان گر چیه ندید ریخته باران عرفان از سحاب کرمیت از خدا خواهند ستر ذات خود در ذات او هر یکی را باز خود از سودای دل بازار با یکدم از طوف در و دیوارشان نشین که هست کارشان جز نفی ذات و وصف فعل خویش نیست	محو باشد در ظهور سر غیب اسرارشان لیک پندارند خواب آلودگان بیدارشان مشرق و مغرب گرفته پر تو انوارشان کس چرا بر ایمان ایمان الیک دینارشان شسته نقش حرف غیر از صفی پندارشان این بیدار بامت بساعت سر تنظارشان ز آتش شوق محبت گرمی بازارشان صد کشایش از در و صد پستی از دیوارشان ای خدا چه بود که جامی را کنی و کارشان
--	---

رباعیه فی تاریخ اتمام

این نسخه مقبوس از انفس کرام از هجرت خیر البشر و فخر انام	کز دے نفحات انس آید بمشام در هشت صد و هشتاد و سوم گشت تمام
--	--

خاتمه الطبع از جانب کار بر و ازان مطبع

الوف ستایش برگاه خالق جل و علا و صنوف نیایش نثار مرقد مطهر محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم که دین زمان بکست از انزل معات انظار و توفیقات یزدانی و تجلیات انوار تائیدات بانی آفتاب عالمات حقیقت از افق اقبال طالع شد و ماه شب افروز طریقت از اوج اجلال سطح یعنی فتح کنوز اسرار الهی منشور لامع النور فیض ناتهایی مدد عرفان و جذبات مخزن معارف و کرامات کتاب مستطاب هر دل عزیز و کیا ب معارف به نفحات الانس از ارشاد حضرت با عظمت نهانی منازل تصدیق خضر طریق تحقیق شهاب عرش آشیان عنقای قاف لامکان قطب الولاية و ارشاد غوث العارفین و الاوتاد و حیدر عصره فی المعقول و المنقول فرید و مهرة فی الفروع و الاصل المعروف بمنائب السامی حضرت مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره اگر چه محامد و معارف حضرت معصوم محمد روح از غایت اشتها معروف دیار و امصار است فاما تینا و تبرکات بنی ازان المومنی از خرد و ویکی از هزار برای تفریح طالع ناظرین نگاشته می آید - اصل وی از اصفهان و مولدش بلده جام از توابع ولایت خراسان است چنانکه خود فرموده اند **مولد مولد جام و خرم** - جرعه جام شیخ الاسلامی است بزنان سبب در جریده اشعار به بدوئی شخص جامی است - نام الدماجدش نظام الدین احمد دشتی بود صاحب تصانیف کثیره مثل تحفه الاحرار و حقه الابرار و یوسف زلیخا - و بهارستان و انشای جامی و سلسله الذهب و نفحات الانس و عقاید نامه و فوائد ضیائیة معروف به شرح طالع و غیره و تصانیف عالیله در اکثر علوم که فی زمانه بر صفت ر و نما مشهور و یادگار است عددش پنجاه و چهار است موافق عدد اسم سامی وی که جامی است - ولانا از بد و فطرت تا زمان رحلت عارف با صد و در عدد خویش مرجع خاص عام بود شمار میران اخلاصش از صد و گذشته حتی که بادشاه وقت سلطان حسین هم در خدمت مولانا مالک حسن عقیدت می داشت و نظام الدین میر علی شیر وزیر بادشاه از ارشد طایفه دوست و از مرده عقیدت مند از اسخ الاعتقاد - با انیمه مولانا دین را بنیاد فروخت و از مال فانی چیزی نیندوخت طبع و الالبیبه فقر و تصوف مائل بود و در مجاهده نفس هر دم شاغل و در ادراک سخن و نحو اسی بحر فن گو به بخت از همه دور بوده که از هم عصران کس به تائیدش

نبوده - در فصاحت و بلاغت و موثنگانی و ایراد سخن هم بدیوئی میداشت و گویند که رحمان خاطر شر
برند هب همه دوست بود چنانچه روزی مولانا در عین وجد شعر میخواندند **بکدر جان**
نگار چشمم بیدارم توئی بهر که پیدا می شود از دور پندارم توئی بهر که میسر است که حاضر وقت
بود گفت اگر خری پیدا شود - مولانا فرمودند پندارم توئی در روزی که از ارا و تمدن
بخدمت ایشان خایه غلامان فرستاده تلمیذی نشسته بود گفت که در باغ ماریش بابا بسیار
خوب می شود مولانا فرمودند که از ریش بابای شما خایه غلامان مابهر است و هر دو قسم است
از انگور - در قرن معاصر هم دخلی تمام داشت از دست بهر اسم علی که تا حال منش نشده
چشم بکش از لطف بشکن جان من بهر تسکین دل بریان من شرح معما از چشم باعتبار
ترا دقت عین مسمی مراد است - و از بکش بعل نژاد دقت امر کرده بفتح و ان عین - و از لطف
باعتبار تشبیه لام مستفاد است - و بشکن بعل ترا دقت امر به کسر دادن لام است -
و تسکین دل بریان عبارت از سکون تخلفانی است که در وسط لفظ بریان واقع شده -
و معنی ظاهری شعر ظاهر است - تاریخ و فالتش میر علی شیر چنین گفته **کاشف سر آبی**
بود بیشک زان سبب - گفت تاریخ و فالتش کاشف ستراله - بالجملة این کتاب مستطاب
مخزنی است در حالات سنییه و واقعات بهیه بزرگان دین مع نام نامی و اسم گرامی مقامات
سکونت آنها و هم آنچه از ایشان در حین حیات از خرق عادات و حاجت برداری اهل
مرادات و کشف و کرامات بطور پیوسته بطرز مفصل و مجمل حواله قلم صداقت رقم مولانا
شده چنانچه تعداد اسمای مبارک اولیا و ائمه که درین کتاب ذکر شده اند از روی شمار
ششصد و هجده است - در در القائل پس لجمید علی احسانه که این گوهر شاهوار از صد
مطبع عالی و قار نامی و گرامی مشهور نزدیک و دور **منشی نو کشور** واقع لکهنوبالی بهی قای
نامدار جناب معالی القاب رای بهادر **منشی پراگ** ترا سن صاحب دام اقباله و عم نواله
مالک مطبع موصوف باه مارچ ۱۹۰۵ مطابق ماه رجب الثانی ۱۳۲۵ هجری قمری به تصحیح و تحشییه از
نسخه قدیمه مولانا سید فرید الدین و مطبوعه کلکته برآمده زین گوشواره مترسقه ردان عالم گردیده
حق سبحانه و تعالی مقبول و الهامی خاص و عام کند بحق محمد و آله و اصحابه الامجاد و فقط

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
صمصام الاسلام - یعنی منظوم فتوح الشام	ع ۱۲	خزینة الاصفیا - حالات انبیا و اولیا -	ع ۱۲
مولفه منشی سید محمد عبدالرزاق صاحب	ع ۱۲	اسرار الاولیا - از مولوی نظیر اسحاق -	ع ۱۲
مقام الاسلام - مولفه سید محمد عبدالرزاق صاحب	ع ۱۲	روضه الصفا - کامل سات جلدین کجایی	ع ۱۲
تالیخ مدنیة منوره - اردو ترجمه جلد لعلوب	ع ۱۲	از محمد خاوند شاه -	ع ۱۲
ترجمه مجموعه فتوحات و اقدی - هر چهار	ع ۱۲	شواهد النبوة - از ملا عبدالرحمن جامی در	ع ۱۲
حصه یعنی فتوح عرب و شام و مصر و عجم -	ع ۱۲	احوال حضرت پیغمبر صلعم و آل و اصحاب -	ع ۱۲
منهاج النبوة - اردو ترجمه مدارج النبوة	ع ۱۲	معالمج النبوة - احوال نبوت مستند	ع ۱۲
از خواجہ عبدالحمید خان -	ع ۱۲	معروف از ملا معین الدین کاشفی -	ع ۱۲
ترجمه سیر الاقطاب - از سید محمد علی -	ع ۱۲	تحریر الشهادتین - شرح سیر الشهادتین از	ع ۱۲
تالیخ مکمل معظمه مرتبه حاجی محمد خضر الدین خان -	ع ۱۲	مولانا سلامت الله -	ع ۱۲
کتب حالات انبیا و اولیا فارسی	ع ۱۲	جامع طبیبی - از شاه طیب نعمت الکی حالات	ع ۱۲
سفینه رحمانی - از حافظ عبدالرحمن صاحب	ع ۱۲	ختم نبوت شرح تمام -	ع ۱۲
سیر الاقطاب - تذکره اولیا از شاه	ع ۱۲	تذکره علماء ہند مصنف رحمان علی صاحب	ع ۱۲
الهدی حشیتی -	ع ۱۲	کشنه کوشل دیوان -	ع ۱۲
گنجینه سروری - حالات اولیا مع مصرع	ع ۱۲	روضه الشہداء - احوال شہداء کربلا از	ع ۱۲
تاریخ ولادت و وفات از مفتی غلام سرور	ع ۱۲	ملاحسین واعظ کاشفی -	ع ۱۲
لاہوری مرحوم عمده کتاب ہو -	ع ۱۲	سفینة الاولیا - از شاہزادہ داراشکوہ	ع ۱۲
مجالس العشاق - مصنف سلطان حسین حنا	ع ۱۲	بہادر مرحوم -	ع ۱۲
سلطان تیموریہ -	ع ۱۲	رشیات تذکرہ اولیا - نہایت نفیس کتاب	ع ۱۲
مدارج النبوة - از مولانا عبدالحق محدث	ع ۱۲	از ملا حسین واعظ کاشفی -	ع ۱۲
دہلوی نہایت نفیس کتاب دو جلدین -	ع ۱۲	جامع التواریخ - مولفه جناب عالم علوم	ع ۱۲
جلد اول اور جلد دوم علیحدہ علیحدہ بھی فروخت	ع ۱۲	غزبہ مولوی فقیر محمد صاحب -	ع ۱۲
ہوتی ہیں -	ع ۱۲	جذب القلوب الی دیار المحبوب - مولفه	ع ۱۲
ایضاً - جلد اول -	ع ۱۲	شاہ عبدالحق صاحب -	ع ۱۲
ایضاً - جلد دوم -	ع ۱۲	کنت متفرقات و مینیہ اردو	ع ۱۲
	ع ۱۲	صدائق الخفیه - مصنف مولوی حافظ	ع ۱۲

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۱۵	فتح علی - کاغذ خوانی - فضائل الشہور و الصیام - سال کے ہر ماہ کے فضائل و عبادات بہ ثبوت احادیث و آیات -	۱۵	فقر محمد صاحب حسن مین بعد جناب رسالت تیرہویں صدی تک کے زمانہ میں جس قدر فقہاء اور علمائے کرام نے ہر سب کے حالات مشہور مولد اور مسکن اور فقیر سوانح عمری اور کیفیت تلمذ و وقائع ہدایت وغیرہ وغیرہ بتفصیل مرقوم ہیں -
۳۰	مہربنوت - از نواب محمد مردان علیخان -	۱۵	احیاء القلوب فی میلاد المہبوب - مولد شریف حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان اور دیگر حالات از ابتدا خلقت نور محمدی تا حال و وفات سرور کائنات و میان معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع اشعار نعتیہ - فی الواقع میلاد مبارک کے بیان میں اس کتاب کے ساتھ دوسری کتاب کی ضرورت نہیں ہے مصنفہ مولوی عبدالجلیل صاحب -
۱۰	رموز القرآن - اوقات قرآن کا بیان -	۱۵	اعجاز یوسفی - مجموعہ وظائف و تعویذات و اعمال و دعا وغیرہ از حافظ محمد یوسف -
۲۰	آسمان محشر - منظوم ذکر علامات قیامت -	۱۵	ارشید المؤمنین - عربی و اردو رسالہ نایاب متضمن احوال و دنو و قیامت از محمد سلطان - کاغذ سفید -
۱۰	صبح کا ستارہ - حالات قیامت بہشت و دوزخ از مولوی عباس علی -	۱۵	گلزار نعت - از منشی رحمان علی صاحب مطبوعہ نظامی -
۱۰	قیامت نامہ و بہشت نامہ - از مولوی فیاض الحق صاحب -	۱۵	حماد البنی - مولفہ مولوی حامد علی صاحب -
۱۰	قیامت نامہ - منشی بہ آئینہ شہور - از مولوی شمس الدین احمد -	۱۵	علامات القیامت - مصنفہ مولوی محمد خلیل الرحمان - کاغذ سفید -
۱۰	تحفہ درود - ملقب بہ خیر الکلام از مولوی منظور احمد صاحب -	۱۵	کلمات قدسیہ الہامات غوثیہ - از شیخ
۱۰	رسالہ کسب الانبیاء از مولوی ظہور الحق -		
۱۰	مجموعہ نو و نو نہ نامہ باری تعالیٰ - شامل چھ رسالہ (۱) دعائے مغنی (۲) قصیدہ بردہ (۳) قصیدہ بانس سعادت (۴) قصیدہ غوثیہ (۵) دعائے سریانی (۶) قصیدہ حضرت یونس علیہ السلام -		
۱۰	قالنامہ یوسفی - مولفہ منشی محمد یوسف -		
۱۰	تذکرہ رسول اکبر - حال پیغمبر از حکیم امانت علی صاحب -		
۱۰	دیوان نعتیہ - از مولوی احمد علی صاحب		
	بیخبر نو کشف پر بس حیفہ بکھڑو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم		

در اردل ایضا ۱۲۱۹ فی ج ۱۰۰ از حکایت یک نسخه نفیست از خط که در اردل
مکتوب نوشته شده در اردل ایضا و در خط و علم در اردل ایضا و نام آن ایضا
از حیدر ایضا و در اردل ایضا و در خط و علم در اردل ایضا و نام آن ایضا
از اردل ایضا و در اردل ایضا و در خط و علم در اردل ایضا و نام آن ایضا

فصل در بیان فضیلت و کمالات

۱- جلد چوم قدم از اند

فصل فی بیان احوال و سیرت حضرت امام حسن مجتبی علیه السلام

مخطوطات - جلد دوم - خط نستعلیق

تھی کہ میرا دل لہر لہتی ہے۔ اس قدر تیرا دل کہ۔ غنہ میں مکتبہ روز اول

داستان مجید نام این عورت

ہر سطحی میں خطوط ۱۰۰۰ ہر خط ۱۰۰۰ ہر خط ۱۰۰۰ ہر خط ۱۰۰۰

محمّد ادرک - تخریب و بیابانی است که در این

در این کتاب که به خط مصنف است ۲۰۰ بیت

در کتب و در این انوشه ۸۱: «خط مبارک مختلف قدس که»

[illegible]

۵- در روز ۲۷ سن ۱۱ صبح (از ساعت ۱۰ به بعد) از بیمار خروجی، حواجم علی حسن الکرکلی

خط سلف است در درگاه خیر و در راه خیر و در راه خیر و در راه خیر

ادخل "موسم" 2/1

ضمیمہ نمبر ۱ - ادارت کے پیش - ایک لکھنؤ کے ایک شخص کے نام سے لکھا گیا ہے۔

در بیان رساله تاریخ ولس لوته که در شهر بادرالامان ۱۰۵۲

نسخه ملک در تعریفن کردستان است و از انعامش گوید که

[illegible]

22

18
14

[Faint purple ink scribbles]

[Handwritten purple ink signature]